فتنوں کا دور

(رسول اللہ ﷺ کی پیشن گوئیاں)

استاذہ نگہت ہاشمی

النور پبلیکیشنز

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فتنوں کا دور

(رسول اللہ ﷺ کی پیشن گوئیاں)

استاذہ نگہت ہاشمی

جملہ حقوق بحق ادارہ محفوظ ہیں

نام کتاب : **فتنوں کا دور** (رسول اللہ ﷺ کی پیشن گوئیاں)

مُرتبہ : نگہت ہاشمی

طبع اوّل : دسمبر 2009

تعداد : 1000

ناشر : النور انٹرنیشنل

لاہور : 102-H ، گلبرگ III ، فون : 0332-5545019
042-5748737

ای میل : alnoorint@hotmail.com

ویب سائٹ : www.alnoorpk.com

النّور کی پراڈکٹس حاصل کرنے کے لیے رابطہ کریں:

مومن کمیونیکیشنز 48-B گرین مارکیٹ بہاولپور، فون نمبر: 062-2886296

قیمت : روپے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

فہرست

1	ابتدائیہ	6
2	فتنوں کا دور	9
3	فتنوں کا دور کیسا ہوگا؟	26
4	قیامت کی علامات	88
5	فتنوں کے دور میں کیا کرنا چاہیے؟	159
6	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فتنوں سے پناہ مانگنا سکھائی	174

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ابتدائیہ

تمام تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جس کے سوا کوئی معبودِ برحق نہیں اور درود وسلام ہو محمد رسول اللہ ﷺ پر جن کے بعد کوئی نبی آنے والا نہیں۔

تمام تعریفیں اس ذات کے لیے ہیں جس کے ارادے سے یہ کائنات بنی، جو کائنات کا بادشاہ ہے۔ صرف اُسی کا حکم اس کائنات میں چلتا ہے۔ جس نے ہر چیز کو ایک مقررہ مدت کے لیے بنایا ہے۔ صرف وہی باقی رہنے والا ہے، اس کے سوا ہر چیز فانی ہے۔

تمام تعریفیں اس ذات کے لیے ہیں جس کے پاس قیامت کا علم ہے۔ جس نے انسانوں کی راہ نمائی کے لیے رسول اور کتابیں بھیجیں۔ اُسی نے انسان کو اس جہان کے خاتمے کی خبر دی ہے اور اس کے بعد آنے والے وقت کے لیے تیاری کرنے کی فکر دی ہے۔ جن لوگوں کو جہان کے خاتمے کا قیامت کے آنے کا یقین تھا ان کے سوالات سے ان کے یقین کا اظہار ہوتا ہے۔

عَنْ اَنَسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَجُلًا سَأَلَ النَّبِیَّ ﷺ عَنِ السَّاعَةِ ، فَقَالَ : مَتَی السَّاعَةُ ؟

قَالَ: وَمَا ذَا اَعْدَدْتَ لَهَا ؟

قَالَ : لَا شَیْءَ ، اِلَّا اَنِّیْ اُحِبُّ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ ﷺ

فَقَالَ : اَنْتَ مَعَ مَنْ اَحْبَبْتَ (بخاری:3688)

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ ایک صاحب نے رسول اللہ ﷺ سے قیامت کے بارے میں پوچھا۔

وہ کہنے لگا: قیامت کب قائم ہوگی؟

آپ ﷺ نے فرمایا: تم نے قیامت کے لیے کیا تیاری کی ہے؟

انہوں نے عرض کیا: کچھ بھی نہیں سوائے اس کے کہ میں اللہ تعالیٰ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت رکھتا ہوں۔

آپ ﷺ نے فرمایا: تم انہی کے ساتھ ہوگے جن سے تم محبت رکھتے ہو۔

حقیقت یہ ہے کہ قیامت کا یقین آتا ہے تو انسان کی زندگی کے رنگ ڈھنگ بدل جاتے ہیں۔ یہ یقین دل کی گہرائیوں کے اندر اترتا ہے تو قیامت کا انتظار لگ جاتا ہے۔ جو لوگ قیامت کے آنے سے خوف کھا گئے تھے انہیں محمد رسول اللہ ﷺ نے قیامت سے قبل آنے والے فتنوں کے بارے میں آگہی دی۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:

بَادِرُوْا بِالْاَعْمَالِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا ، يَبِيْعُ اَحَدُهُمْ دِيْنَهُ بِعَرَضٍ مِّنَ الدُّنْيَا . (ترمذی:2195)

”تاریک رات کے ٹکڑوں کی طرح فتنوں کے واقع ہونے سے پہلے تم نیک اعمال کی جلدی کرو۔ صبح کو آدمی ایمان دار ہوگا اور شام کو کافر ہو جائے گا اور شام کو ایمان دار ہوگا اور صبح کو کافر ہو جائے گا لوگ دین کو دنیا کے سامان کی خاطر فروخت کر دیں گے۔“

ان فتنوں کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے واضح فرما دیا کہ یہ کہاں سے اٹھیں گے؟ حضرت ابنِ عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے اس حال میں سنا کہ آپ ﷺ مشرق کی طرف منہ کیے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا:

”اَلَا ! اِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا ، اَلَا ! اِنَّ الْفِتْنَةَ هٰهُنَا ، مِنْ حَيْثُ يَطْلُعُ قَرْنُ الشَّيْطَانِ .“ (مسلم:7292)

”آگاہ رہو! فتنہ اس جگہ ہوگا، آگاہ رہو! فتنہ اس جگہ ہوگا جہاں سے شیطان کا سینگ طلوع ہوتا ہے۔“

صحابہ رضی اللہ عنہم فتنوں کے دور کو پہچانتے تھے۔ حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ہر اُس بات کی خبر دے دی جو قیامِ قیامت تک پیش آنے والا ہے اور ہر چیز کے بارے میں آپ ﷺ سے سوال کیا گیا سوائے اس کے کہ میں نے آپ ﷺ سے یہ سوال نہیں کیا کہ اہل مدینہ کو کون سی چیز مدینہ سے نکالے گی؟ (مسلم:7265)

فتنوں کے دور کے بارے میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:

”لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُوْلُ : يَا لَيْتَنِي مَكَانَهُ .“ (بخاری:7115)

”قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ ایک شخص دوسرے کی قبر کے پاس سے گزرے گا اور کہے گا کاش! میں بھی اسی جگہ ہوتا!“

فتنوں کا دور کیسا ہوگا؟ اسلام اجنبی ہوجائے گا، علم اٹھالیا جائے گا، جہالت عام ہوجائے گی، عمل کم ہوجائے گا، علماء وفات پا جائیں گے، حلال وحرام میں تمیز نہیں رہے گی، دین میں نئی باتیں نکال لی جائیں گی، یہود ونصاریٰ کی پیروی کی جائے گی، امت میں اختلاف و تفرقہ بازی ہوگی، دنیا سے محبت اور موت سے نفرت ہوگی، لوگ صبح کو مومن اور شام کو کافر ہوں گے، بتوں کی پرستش ہوگی، زنا، شراب اور موسیقی کو حلال کرلیا جائے گا، بدکاری اور فسق وفجور بڑھ جائے گا، بے حیائی وفحش گوئی عام ہوجائے گی، خواہشات گمراہ کریں گی، عورتیں باریک لباس پہنیں گی، حیا، امانت اور رحمت دل سے نکال لی جائیں گی، قتل وغارت گری عام ہوگی، گمراہ حکمران مسلط کردیئے جائیں گے، دلوں میں لالچ اور بخیلی ڈال دی جائے گی، امانت دلوں سے نکال لی جائے گی، حق تلفی عام ہوگی، جھوٹ کثرت سے بولا جائے گا، ہر طرف دھوکہ دہی عام ہوگی، حق کو چھپایا جائے گا، جھوٹی گواہیاں دی جائیں گی، وعدے کو ضائع کیا جائے گا، عزت کا معیار بدل جائے گا، اولاد والدین کی نافرمان ہوگی، قطع رحمی عام ہوگی، ہمسائیوں سے برا سلوک کیا جائے گا، اچھے اور برے لوگ گھلے ملے ہوں گے، صرف جان پہچان والوں کو سلام کیا جائے گا، لوگ سیاہ خضاب لگائیں گے، عمریں کم ہوں گی، اچانک موت عام ہوگی، زمانہ جلدی جلدی گزرے گا، مال ودولت کی کثرت ہوگی، عمارتوں پر فخر کیا جائے گا، تجارت عام ہوگی، عورتوں کی کثرت ہوگی، کم عمر اور کم عقل لوگ ہوں گے، کئی کذاب اور دجال ہوں گے، سرزمینِ عرب چراگاہوں اور نہروں سے بھر جائے گی، زلزلے کثرت سے آئیں گے، بارش ہونے کے باوجود زمین کچھ نہیں اگائے گی، زمین میں دھنسنے، شکلیں مسخ ہونے اور پتھروں کی بارش کے واقعات ہوں گے اور آنے والا دور پہلے دور سے بدتر ہوگا۔

اس کے بعد قیامت کی دس علامات ظاہر ہوجائیں گی اور قیامت آجائے گی۔ اس لیے رسول اللہ ﷺ نے اپنی امت کے لیے واضح کیا کہ فتنوں سے کیسے پناہ مانگنی چاہیے اور فتنوں کے دور میں کیا کرنا چاہیے۔ کل محمد رسول اللہ ﷺ نے فتنوں کے جس دور کے بارے میں آگاہ کیا تھا آج ہم اسی دور سے گزر رہے ہیں۔ اللہ سبحانہ وتعالیٰ سے دعا ہے کہ وہ ہمیں اور ہماری آنے والی نسلوں کو دنیا وآخرت کے فتنوں سے بچالے اور قیامت کے آنے سے پہلے اس کے لیے تیاری کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

خاک پائے رسول

نگہت ہاشمی

(1) فتنوں کا دور

(1.1) میری امت کو فتنوں سے دوچار ہونا پڑے گا

[001] حَدَّثَنَا عُثْمانُ بنُ أبي شَيْبَةَ قالَ: حَدَّثَنا كَثِيرُ بنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنا المَسْعُودِيُّ عن سَعِيدِ بنِ أبي بُرْدَةَ، عن أبِيهِ، عن أبِي مُوسَى قالَ: قالَ رَسُولُ الله ﷺ: «أُمَّتِي هٰذِهِ أُمَّةٌ مَرْحُومَةٌ، لَيْسَ عَلَيْهَا عَذَابٌ في الآخِرَةِ، عَذابُهَا في الدُّنْيَا: الْفِتَنُ وَالزَّلَازِلُ وَالْقَتْلُ».

حضرت ابو بردہ رضی اللہ عنہ اپنے والد ابو موسی رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ”میری یہ امت مرحومہ ہے اس کو آخرت میں ہمیشہ باقی رہنے والا عذاب نہ ہوگا البتہ دنیا میں اس کو عذاب کے طور پر فتنوں، زلزلوں اور قتل سے دوچار ہونا پڑے۔“

(ابو داود:4278)

(1.2) دنیا میں سوائے فتنے کے کچھ باقی نہیں

[002] حَدَّثَنَا غِيَاثُ بْنُ جَعْفَرٍ الرَّحَبِيُّ: أَنْبَأَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: سَمِعْتُ ابْنَ جَابِرٍ يَقُولُ: قَالَ: سَمِعْتُ أَبَا عَبْدِ رَبٍّ يَقُولُ: سَمِعْتُ مُعَاوِيَةَ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا بَلَاءٌ وَفِتْنَةٌ».

حضرت معاویہ بن ابی سفیان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے: ”دنیا میں اب کچھ باقی نہیں رہا سوائے مصیبت اور فتنے کے۔“

(ابن ماجه:4035)

(1.3) مکر اور فریب کے سال قریب ہیں

[003] حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ قُدَامَةَ الْجُمَحِيُّ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي الْفُرَاتِ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «سَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ سَنَوَاتٌ خَدَّاعَاتٌ. يُصَدَّقُ فِيهَا الْكَاذِبُ وَيُكَذَّبُ فِيهَا الصَّادِقُ. وَيُؤْتَمَنُ فِيهَا الْخَائِنُ وَيَخُونُ فِيهَا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ”قریب ہیں وہ مکر اور فریب کے سال جو لوگوں پر آئیں گے ان میں جھوٹے کو سچا کریں گیا ور سچے کو جھوٹا اور چور کو ایماندار اور ایماندار کو چور اور کمینہ (رو بیضہ) اس زمانہ میں بات کرے گا (وہ بادشاہ کا مشیر اور حاکم ہوگا)“۔ لوگوں نے عرض کیا: رو بیضہ کیا ہے یا رسول اللہ

الأَمِينُ. وَيَنْطِقُ فِيهَا الرُّوَيْبِضَة قِيلَ: وَمَا الرُّوَيْبِضَةُ؟ قَالَ: الرَّجُلُ التَّافِهُ فِي أَمْرِ الْعَامَّةِ».

ﷺ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”حقیر اور کمینہ آدمی وہ لوگوں کے عام انتظام میں دخل دے گا۔“

(ابن ماجہ:4036)

(1.4) فتنے اتار دیئے گئے

[004] حَدَّثَنَا سُوَيْدُ بْنُ نَصْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْمُبَارَكِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ هِنْدٍ بِنْتِ الْحَارِثِ، عَنْ أُمِّ سَلَمَةَ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ اسْتَيْقَظَ لَيْلَةً فَقَالَ: «سُبْحَانَ اللهِ! مَاذَا أُنْزِلَ اللَّيْلَةَ مِنَ الْفِتْنَةِ؟ مَاذَا أُنْزِلَ مِنَ الْخَزَائِنِ؟ مَنْ يُوقِظُ صَوَاحِبَ الْحُجُرَاتِ؟ يَا رُبَّ كَاسِيَةٍ فِي الدُّنْيَا، عَارِيَةٌ فِي الآخِرَةِ».

نبی کریم ﷺ کی زوجہ مطہرہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ گھبرائے ہوئے بیدار ہوئے اور فرمایا: ”اللہ کی ذات پاک ہے۔ اللہ تعالی نے کیا خزانے نازل کئے ہیں اور کتنے فتنے اتارے ہیں ان حجرہ والیوں کو کوئی بیدار کیوں نہ کرے!“ آپ ﷺ کی مراد ازواج مطہراتؓ سے تھی تا کہ یہ نماز پڑھیں۔ ”بہت سی دنیا میں کپڑے باریک پہننے والیاں آخرت میں ننگی ہوں گی۔“

(بخاری:7069)ترمذی:2196

(1.5) فتنے بارش کے قطروں کی طرح تمہارے گھروں میں داخل ہو رہے ہیں

[005] حدَّثَنا أَبُو نُعَيمٍ: حدَّثَنا ابْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ.
وَحدَّثَنِي مَحْمُودٌ: أَخبرَنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبرَنا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ أُسامَةَ بْنِ زَيْدٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُما قالَ: أَشْرَفَ النَّبِيُّ ﷺ على أُطُمٍ مِنْ آطامِ المَدِينَةِ فَقالَ: «هَلْ تَرَوْنَ ما أَرَى؟» قَالُوا: لَا، قالَ: «فَإِنِّي لَأَرَى الفِتَنَ تَقَعُ خِلالَ بُيُوتِكُمْ كَوَقْعِ القَطْرِ». [راجع: ١٨٧٨]

حضرت اسامہ بن زید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ مدینہ کے محلوں میں سے ایک محل پر چڑھے پھر فرمایا: ”میں جو کچھ دیکھتا ہوں تم بھی دیکھتے ہو؟“ لوگوں نے کہا کہ نہیں۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ”میں فتنوں کو دیکھتا ہوں کہ وہ بارش کے قطروں کی طرح تمہارے گھروں میں داخل ہو رہے ہیں۔“

(بخاری:7060)

(1.6) فتنے رات کے ٹکڑوں کی طرح نازل ہوں گے

[006] حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «بَادِرُوا بِالأَعْمَالِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا، وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا، يَبِيعُ أَحَدُهُمْ دِينَهُ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا».

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تاریک رات کے ٹکڑوں کی طرح فتنوں کے واقع ہونے سے پہلے تم نیک اعمال کی جلدی کرو۔ صبح کو آدمی ایمان دار ہوگا اور شام کو کافر ہو جائے گا اور شام کو ایمان دار ہوگا اور صبح کو کافر ہو جائے گا لوگ دین کو دنیا کے سامان کی خاطر فروخت کر دیں گے۔''

(ترمذی:2195)عن انس رضی اللہ عنہ ترمذی:2197

[007] حَدَّثَنا مُحمَّد بنُ يَحْيَى بن فارِسٍ قال: حَدَّثَنا عَفَّانُ بنُ مُسْلِمٍ قال: حَدَّثَنا عَبْدُ الْوَاحِدِ بنُ زِيَادٍ: حَدَّثَنا عَاصِمٌ الأَحْوَلُ عن أبي كَبْشَةَ قال: سَمِعْتُ أَبَا مُوسَى يَقُولُ: قالَ رَسُولُ الله ﷺ: «إنَّ بَيْنَ أَيْدِيكُمْ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ المُظْلِمِ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا، وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا، الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ، وَالْقَائِمُ فيها خَيْرٌ مِنَ المَاشِي، وَالْمَاشِي فيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي». قالُوا: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قال: «كُونُوا أَحْلَاسَ بُيُوتِكُمْ».

حضرت موسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''تم لوگوں کے سامنے فتنے برپا ہونے والے ہیں (اس طرح) کہ جس طرح اندھیری رات کے اندھیرے ٹکڑے۔ ان فتنوں میں انسان، صبح کو مومن ہوگا تو شام کو کافر اور شام کے وقت مومن ہوگا تو صبح کو کافر ہوگا اور اس زمانے میں بیٹھا ہوا شخص چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ آپ ہم لوگوں کو ایسے وقت کے لیے کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تم لوگ اپنے گھروں کے ٹاٹ بن جانا (یعنی چھپے رہنا)۔''

(ابو داود:4262)

(1.7) فتنے سمندر کی موجوں کی طرح اٹھیں گے

[008] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَ أَبِي، عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: كُنَّا جُلُوسًا عِنْدَ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کے پاس بیٹھے تھے۔ اتنے میں انہوں نے کہا: تم میں سے کس کو آنحضرت ﷺ کی حدیث یاد ہے فتنے کے باب

عُمَرَ، فَقَالَ: أَيُّكُمْ يَحْفَظُ حَدِيثَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي الْفِتْنَةِ؟ قَالَ حُذَيْفَةُ: فَقُلْتُ: أَنَا. قَالَ: إِنَّكَ لَجَرِيءٌ. قَالَ: كَيْفَ؟ قَالَ: سَمِعْتُهُ يَقُولُ: «فِتْنَةُ الرَّجُلِ فِي أَهْلِهِ وَوَلَدِهِ وَجَارِهِ تُكَفِّرُهَا الصَّلَاةُ وَالصِّيَامُ وَالصَّدَقَةُ. وَالأَمْرُ بِالْمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ الْمُنْكَرِ». فَقَالَ عُمَرُ: لَيْسَ هٰذَا أُرِيدُ. إِنَّمَا أُرِيدُ الَّتِي تَمُوجُ كَمَوْجِ الْبَحْرِ. فَقَالَ: مَا لَكَ وَلَهَا؟ يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ إِنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَهَا بَابًا مُغْلَقًا. قَالَ: فَيُكْسَرُ الْبَابُ أَوْ يُفْتَحُ؟ قَالَ: لَا. بَلْ يُكْسَرُ. قَالَ: ذَاكَ أَجْدَرُ أَنْ لَا يُغْلَقَ.
قُلْنَا لِحُذَيْفَةَ: أَكَانَ عُمَرُ يَعْلَمُ مَنِ الْبَابُ؟ قَالَ: نَعَمْ. كَمَا يَعْلَمُ أَنَّ دُونَ غَدٍ اللَّيْلَةَ. إِنِّي حَدَّثْتُهُ حَدِيثًا لَيْسَ بِالأَغَالِيطِ.
فَهِبْنَا أَنْ نَسْأَلَهُ: مَنِ الْبَابُ؟ فَقُلْنَا لِمَسْرُوقٍ: سَلْهُ. فَسَأَلَهُ. فَقَالَ: عُمَرُ.

میں؟ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: مجھ کو۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تم بڑے بہادر ہو کہ آنحضرت ﷺ سے دوسرے لوگ ایسی باتیں پوچھتے ہوئے ڈرتے تھے اور تم پوچھ لیتے تھے اور یاد رکھنے میں بھی بہادر ہو کہ دوسرے لوگ بھول گئے اور تم کو یاد ہے۔ اچھا کیسا ہے وہ حدیث بیان کرو۔ انہوں نے کہا: میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے: ”آدمی کو فتنہ ہوتا ہے اس کے گھر والوں (بیوی کا) اور اولاد کا اور ہمسایہ (دوست آشنا کا) کا۔ کبھی ان میں مصروف ہو کر خدا سے غافل ہو جاتا ہے لیکن اس کا کفارہ ہے نماز اور روزہ اور صدقہ اور امر بالمعروف اور نہی عن المنکر۔“ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا: میری مراد اس فتنے سے نہیں ہے بلکہ وہ فتنہ بیان کرو جو سمندر کی موج کی طرح امنڈ آئے گا۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: تم کو اس سے کیا مطلب! تمہارے اور اس کے بیچ میں ایک بند دروازہ ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے فرمایا: وہ دروازہ ٹوٹ جائے گا کہ پھر کبھی نہ بند ہو سکے گا یا کھل سکے گا؟ انہوں نے کہا کہ نہیں وہ ٹوٹ جائے گا۔ حضرت عمر نے کہا: تو پھر کبھی بند ہونے کے لائق نہ رہے گا۔

(ابن ماجہ:3955)

(1.8) فتنے گرمی کی ہواؤں کی طرح ہوں گے

[009] حَدَّثَنِي حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَىٰ التُّجِيبِيُّ: أَخْبَرَنَا ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، أَنَّ أَبَا إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيَّ

حضرت ابوادریس خولانی رحمۃ اللہ علیہ سے روایت ہے کہ حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ نے کہا: اللہ کی قسم! میں لوگوں میں سب سے زیادہ جانتا ہوں کہ کون کون سے واقعات

كَانَ يَقُولُ: قَالَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ: وَاللهِ! إِنِّي لَأَعْلَمُ النَّاسِ بِكُلِّ فِتْنَةٍ هِيَ كَائِنَةٌ، فِيمَا بَيْنِي وَبَيْنَ السَّاعَةِ، وَمَا بِي إِلَّا أَنْ يَكُونَ رَسُولُ اللهِ ﷺ أَسَرَّ إِلَيَّ فِي ذَلِكَ شَيْئًا، لَمْ يُحَدِّثْهُ غَيْرِي، وَلَكِنْ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ وَهُوَ يُحَدِّثُ مَجْلِسًا أَنَا فِيهِ، عَنِ الْفِتَنِ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، وَهُوَ يَعُدُّ الْفِتَنَ: «مِنْهُنَّ ثَلَاثٌ لَا يَكَدْنَ يَذَرْنَ شَيْئًا، وَمِنْهُنَّ فِتَنٌ كَرِيَاحِ الصَّيْفِ، مِنْهَا صِغَارٌ وَمِنْهَا كِبَارٌ».

قَالَ حُذَيْفَةُ: فَذَهَبَ أُولَئِكَ الرَّهْطُ كُلُّهُمْ غَيْرِي.

میرے اور قیامت کے درمیان پیش آنے والے ہیں اور مجھے ان فتنوں کے بتانے سے صرف یہی بات مانع ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے بعض راز کی باتیں مجھے بتائیں جنہیں میرے علاوہ کسی سے بھی ذکر نہیں کیا لیکن رسول اللہ ﷺ نے فتنوں کے بارے میں فرمایا اس حال میں کہ آپ ﷺ ایک مجلس میں تھے جس میں میں بھی موجود تھا۔ رسول اللہ ﷺ نے فتنوں کو شمار کرتے ہوئے فرمایا: ''ان میں تین ایسے ہیں جو کسی بھی چیز کو نہ چھوڑیں گے۔ ان میں سے کچھ فتنے گرمی کی ہواؤں کی طرح ہوں گے۔ ان میں سے بعض چھوٹے اور بعض بڑے ہوں گے۔'' حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا: میرے علاوہ باقی سب قوم مجلس اب اس دُنیا سے رخصت ہو چکے ہیں۔

(مسلم:7262)

(2) صحابہ رضی اللہ عنہم فتنوں کے دور کو پہچانتے تھے

[010] حدثني بِشرُ بْن خالِدٍ: اخبرَنا مُحَمَّدُ بْن جَعْفَرٍ عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ سُلَيمانَ: سَمِعْتُ أَبَا وَائِلٍ قالَ: قِيلَ لِأُسامَةَ: ألا تُكَلِّمُ هٰذا؟ قالَ: قَدْ كَلَّمْتُهُ ما دونَ أنْ أفْتَحَ بابًا أكُونُ أوَّلَ مَنْ يَفْتَحُهُ، وَما أنا بِالَّذي أقُولُ لِرَجُلٍ - بَعْدَ أنْ يَكُونَ أمِيرًا عَلى رَجُلَينِ -: أنْتَ خَيرٌ، بَعْدَما سَمِعْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «يُجاءُ بِرَجُلٍ فَيُطْرَحُ في النَّارِ فَيَطْحَنُ فِيهَا كَطَحْنِ الحِمَارِ بِرَحاهُ، فَيُطِيفُ بِهِ أَهْلُ النَّارِ فَيَقُولُون: أي فُلانُ، ألسْتَ كُنْتَ تَأمُرُ بِالْمَعْرُوفِ وتَنْهَى عَنِ الْمُنْكَرِ؟ فيقول: إنّي كُنْتُ آمُرُ بِالمَعْرُوفِ

سلیمان کہتے ہیں کہ انہوں نے ابووائل سے سنا، انہوں نے کہا کہ اسامہ رضی اللہ عنہ سے کہا گیا کہ آپ (عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ) سے گفتگو کیوں نہیں کرتے (کہ عام مسلمانوں کی شکایت کا خیال رکھیں۔ انہوں نے کہا کہ میں نے (خلوت میں) ان سے گفتگو کی ہے لیکن (فتنہ کے) دروازہ کو کھولے بغیر کہ اس طرح میں سب سے پہلے اس دروازہ کو کھولنے والا ہوں گا۔ میں ایسا آدمی نہیں ہوں کہ کسی شخص سے جب دو آدمیوں پر امیر بنا دیا جائے یہ کہوں کہ تو سب سے بہتر ہے

وَلا أفْعَلهُ، وأنهَى عَنِ المُنْكَرِ وَأَفْعَلهُ». [راجع: ٣٢٦٧]

جبکہ میں رسول اللہ ﷺ سے سن چکا ہوں، آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایک شخص کو قیامت کے دن لایا جائے گا اور اسے آگ میں ڈال دیا جائے گا۔ پھر وہ اس میں اس طرح چکی پیسے گا جیسے گدھا پیستا ہے۔ پھر دوزخ کے لوگ اس کے چاروں طرف جمع ہو جائیں گے اور کہیں گے: اے فلاں! کیا تم نیکیوں کا حکم کرتے ہو اور برائیوں سے روکا نہیں کرتے تھے؟ وہ شخص کہے گا کہ میں اچھی بات کے لیے کہتا تو ضرور تھا لیکن خود نہیں کرتا تھا اور بری بات سے روکتا بھی تھا لیکن خود کرتا تھا۔''

(بخاری:7098)

[011] [و]حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ؛ ح: وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ: حَدَّثَنَا غُنْدَرٌ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ عَدِيِّ بْنِ ثَابِتٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ يَزِيدَ، عَنْ حُذَيْفَةَ؛ أَنَّهُ قَالَ: أَخْبَرَنِي رَسُولُ اللهِ ﷺ بِمَا هُوَ كَائِنٌ إِلَىٰ أَنْ تَقُومَ السَّاعَةُ، فَمَا مِنْهُ شَيْءٌ إِلَّا قَدْ سَأَلْتُهُ، إِلَّا أَنِّي لَمْ أَسْأَلْهُ: مَا يُخْرِجُ أَهْلَ الْمَدِينَةِ مِنَ الْمَدِينَةِ؟.

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے ہر اُس بات کی خبر دے دی جو قیام قیامت تک پیش آنے والا ہے اور ہر چیز کے بارے میں آپ ﷺ سے سوال کیا گیا سوائے اس کے کہ میں نے آپ ﷺ سے یہ سوال نہیں کیا کہ اہل مدینہ کو کون سی چیز مدینہ سے نکالے گی؟

(مسلم:7265)

[012] [و]حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّىٰ وَمُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُعَاذُ بْنُ مُعَاذٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ جُنْدُبٌ: جِئْتُ يَوْمَ الْجَرَعَةِ(1)، فَإِذَا رَجُلٌ جَالِسٌ، فَقُلْتُ: لَيُهْرَاقَنَّ(2) الْيَوْمَ هَٰهُنَا دِمَاءٌ، فَقَالَ ذَاكَ الرَّجُلُ: كَلَّا، وَاللهِ! قُلْتُ: بَلَىٰ، وَاللهِ!

حضرت جندب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جرعہ واقعہ کے دن آیا تھا (جرعہ کوفہ میں ایک جگہ ہے جہاں کوفہ والے حضرت سعید بن عاص رضی اللہ عنہ سے لڑنے کے لیے جمع ہوئے تھے، جب انہیں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے کوفہ کا حاکم بنا کر بھیجا تھا)۔ وہاں ایک آدمی بیٹھا ہوا تھا تو میں نے کہا: آج کے دن تو یہاں بہت

قَالَ: كَلَّا، وَاللهِ! قُلْتُ: بَلَىٰ، وَاللهِ! قَالَ: كَلَّا، وَاللهِ! إِنَّهُ لَحَدِيثُ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَدَّثَنِيهِ، قُلْتُ: بِئْسَ الْجَلِيسُ لِي أَنْتَ مُنْذُ الْيَوْمِ، تَسْمَعُنِي أُخَالِفُكَ(٣) وَقَدْ سَمِعْتَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَلَا تَنْهَانِي؟ ثُمَّ قُلْتُ: مَا هَٰذَا الْغَضَبُ؟ فَأَقْبَلْتُ عَلَيْهِ وَأَسْأَلُهُ، فَإِذَا الرَّجُلُ حُذَيْفَةُ.

خونریزی ہوگی تو اُس آدمی نے کہا: اللہ کی قسم! نہیں۔ میں نے کہا: اللہ کی قسم! کیوں نہ ہوگی؟ اُس نے کہا: اللہ کی قسم! ہرگز نہیں۔ میں نے کہا: اللہ کی قسم! کیوں نہ ہوگی؟ اُس نے کہا: اللہ کی قسم! ہرگز نہیں کیونکہ رسول اللہ ﷺ کی حدیث ہے جو آپ ﷺ نے مجھے بیان کی تھی۔ میں نے کہا: تو میرے لیے بُرا ہمنشین ہے۔ آج سے اس لیے کہ تو سنتا ہے میں تیری مخالفت کر رہا ہوں حالانکہ تُو بھی رسول اللہ ﷺ سے اس بارے میں حدیث سن چکا ہے مگر مخالفت کرنے سے تُو نے مجھے منع کیوں نہیں کیا۔ پھر میں نے کہا: یہ کیا غضب ہے۔ الغرض میں نے اس کی طرف متوجہ ہوکر اُس سے حدیث معلوم کرنا چاہی تو وہ آدمی حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ تھے۔

(مسلم:7271)

[013] حَدَّثَنَا عُبَيْدُ بْنُ يَعِيشَ وَإِسْحَٰقُ بْنُ إِبْرَٰهِيمَ - وَاللَّفْظُ لِعُبَيْدٍ - قَالَ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ آدَمَ بْنِ سُلَيْمَانَ مَوْلَىٰ خَالِدِ بْنِ خَالِدٍ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ عَنْ سُهَيْلِ بْنِ أَبِي صَالِحٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَنَعَتِ الْعِرَاقُ دِرْهَمَهَا وَقَفِيزَهَا، وَمَنَعَتِ الشَّأْمُ مُدْيَهَا وَدِينَارَهَا، وَمَنَعَتْ مِصْرُ إِرْدَبَّهَا وَدِينَارَهَا، وَعُدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ، وَعُدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ، وَعُدْتُمْ مِنْ حَيْثُ بَدَأْتُمْ». شَهِدَ عَلَىٰ ذَٰلِكَ لَحْمُ أَبِي هُرَيْرَةَ وَدَمُهُ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”عراق اپنے درہم اور قفیز کو روک لے گا اور شام اپنے مد اور دینار روک لے گا اور مصر اپنے اردب اور دینار روک لے گا اور تم جہاں سے چلے تھے وہیں لوٹ آؤ گے اور تم جہاں سے چلے تھے وہیں لوگ آؤ گے اور تم جہاں سے چلے تھے وہیں لوٹ آؤ گے“ اور اس بات پر ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کا گوشت اور خون گواہ ہے۔

(مسلم:7277)

[014] حَدَّثَنَا عُمَرُ بْنُ حَفْص بْن غِيَاثٍ:

شقیق نے بیان کیا انہوں نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں

حدَّثَنا أبي: حدَّثَنا الأعْمَشُ: حَدَّثَنا شَقِيقٌ: سَمِعْتُ حُذَيْفَةَ يَقُولُ: بَيْنَا نَحْنُ جُلُوسٌ عِنْدَ عُمَرَ إذ قالَ: أيُّكُمْ يَحْفَظُ قَوْلَ النَّبِيِّ ﷺ في الفِتْنَةِ؟ قالَ: «فِتْنَةُ الرَّجُلِ في أهْلِهِ ومالِهِ وَوَلَدِهِ وَجارِهِ تُكَفِّرُها الصَّلاةُ وَالصَّدَقَةُ وَالأمْرُ بِالمَعْرُوفِ وَالنَّهْيُ عَنِ المُنْكَرِ»، قالَ: لَيْسَ عَنْ هٰذا أسْألُكَ، وَلٰكِنِ الَّتِي تَمُوجُ كمَوْجِ البَحْرِ، فَقالَ: لَيْسَ عَلَيْكَ مِنْها بَأسٌ يا أمِيرَ المُؤمِنِينَ، إنَّ بَيْنَكَ وَبَيْنَها بابًا مُغْلَقًا. قالَ: عُمَرُ أيُكْسَرُ البابُ أمْ يُفْتَحُ؟ قالَ: لا، بَلْ يُكْسَرُ. قالَ عُمَرُ: إذًا لا يُغْلَقُ أبَدًا. قُلْتُ: أجَلْ، قُلْنا لِحُذَيْفَةَ: أكانَ عُمَرُ يَعْلَمُ البابَ؟ قالَ: نَعَمْ، كمَا يَعْلَمُ أنَّ دُونَ غَدٍ لَيْلَةً، وَذٰلكَ أنِّي حَدَّثْتُهُ حَديثًا لَيْسَ بالأغالِيطِ، فَهِبْنَا أنْ نَسْألَهُ: مَنِ البابُ؟ فَأمَرْنا مَسْروقًا فَسَألَهُ فقالَ: مَنِ البَابُ؟ قالَ: عُمَرُ.
[راجع: ٥٢٥]

نے بیان کیا کہ ہم حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں بیٹھے ہوئے تھے کہ انہوں نے پوچھا تم میں سے کس فتنہ کے بارے میں نبی کریم ﷺ کا فرمان یاد ہے؟ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ انسان کا فتنہ (آزمائش) اس کی بیوی، اس کے مال، اس کے بچے اور پڑوسی کے معاملات میں ہوتا ہے جس کا کفارہ نماز، صدقہ، امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کر دیتا ہے۔ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں اس کے متعلق نہیں پوچھتا بلکہ اس فتنے کے بارے میں پوچھتا ہوں جو دریا کی طرح ٹھاٹھیں مارے گا۔ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ امیر المومنین تم پر اس کا کوئی خطرہ نہیں۔ اس کے اور تمہارے درمیان ایک بند دروازہ رکاوٹ ہے۔ عمر رضی اللہ عنہ نے پوچھا کیا: وہ دروازہ توڑ دیا جائے یا کھولا جائے گا؟ بیان کیا کہ توڑ دیا جائے گا۔ عمر رضی اللہ عنہ نے اس پر کہا کہ پھر تو وہ کبھی بند نہ ہو سکے گا۔ میں نے کہا: جی ہاں! ہم نے حذیفہ رضی اللہ عنہ سے پوچھا: کیا عمر رضی اللہ عنہ اس دروازہ کے متعلق جانتے تھے؟ فرمایا: ہاں! جس طرح میں جانتا ہوں کہ کل سے پہلے رات آئے گی کیونکہ میں نے ایسی بات بیان کی تھی جو بے بنیاد نہیں تھی۔ ہمیں ان سے یہ پوچھتے ہوئے ڈر لگا کہ وہ دروازہ کون تھے چنانچہ ہم نے مسروق سے کہا (کہ وہ پوچھیں)۔ جب انہوں نے پوچھا کہ وہ دروازہ کون تھا تو انہوں نے کہا کہ وہ دروازہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ تھے۔

(بخاری:7096)

[015] [و]حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ رسول

أَبِي شَيْبَةَ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ، - قَالَ عُثْمَانُ: حَدَّثَنَا وَقَالَ إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا - جَرِيرٌ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَامَ فِينَا رَسُولُ اللهِ ﷺ مَقَامًا، مَا تَرَكَ شَيْئًا يَكُونُ فِي مَقَامِهِ ذَلِكَ إِلَىٰ قِيَامِ السَّاعَةِ، إِلَّا حَدَّثَ بِهِ، حَفِظَهُ مَنْ حَفِظَهُ وَنَسِيَهُ مَنْ نَسِيَهُ، قَدْ عَلِمَهُ أَصْحَابِي هَؤُلَاءِ، وَإِنَّهُ لَيَكُونُ مِنْهُ الشَّيْءُ قَدْ نَسِيتُهُ فَأَرَاهُ فَأَذْكُرُهُ، كَمَا يَذْكُرُ الرَّجُلُ وَجْهَ الرَّجُلِ إِذَا غَابَ عَنْهُ، ثُمَّ إِذَا رَآهُ عَرَفَهُ.

اللہ ﷺ نے ہمارے درمیان کھڑے ہوکراس کھڑے ہونے کے وقت سے لے کر قیامِ قیامت تک کے تمام حالات کو بیان کردیا۔ پس جس نے انہیں یادرکھا اُس نے انہیں یادرکھا اور جو بھول گیا سو بھول گیا اور اس واقعہ کو میرے یہ ساتھی بھی جانتے ہیں اور ان میں سے بعض باتوں کو میں بھول گیا لیکن جب وہ چیزیں سامنے آجاتی ہیں تو یاد آجاتی ہیں۔ جیسے کوئی آدمی کسی کے سامنے سے غائب ہوجائے تو اُسے بھول جاتا ہے اور جب سامنے آتا ہے تو وہ اُسے پہچان لیتا ہے۔

(مسلم:7263)ابو داؤد:4240

[016] حَدَّثَنِي يَعْقُوبُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ الدَّوْرَقِيُّ وَحَجَّاجُ بْنُ الشَّاعِرِ، جَمِيعًا عَنْ أَبِي عَاصِمٍ - قَالَ حَجَّاجٌ: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ -: أَخْبَرَنَا عَزْرَةُ بْنُ ثَابِتٍ: أَخْبَرَنَا عِلْبَاءُ ابْنُ أَحْمَرَ: حَدَّثَنِي أَبُو زَيْدٍ [يَعْنِي عَمْرَو بْنَ أَخْطَبَ] قَالَ: صَلَّىٰ بِنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ الْفَجْرَ، وَصَعِدَ الْمِنْبَرَ فَخَطَبَنَا حَتَّىٰ حَضَرَتِ الظُّهْرُ، فَنَزَلَ فَصَلَّىٰ، ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ، فَخَطَبَنَا حَتَّىٰ حَضَرَتِ الْعَصْرُ، ثُمَّ نَزَلَ فَصَلَّىٰ، ثُمَّ صَعِدَ الْمِنْبَرَ، فَخَطَبَنَا حَتَّىٰ غَرَبَتِ الشَّمْسُ، فَأَخْبَرَنَا بِمَا كَانَ وَبِمَا هُوَ كَائِنٌ، فَأَعْلَمُنَا أَحْفَظُنَا.

حضرت ابوزید عمرو بن اخطب رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ہمیں نمازِ فجر پڑھائی اور منبر پر چڑھے تو ہمیں خطبہ دیا یہاں تک کہ نماز کی نماز (کا وقت) آگیا۔ آپ ﷺ اُترے اور نماز (ظہر) پڑھائی۔ پھر منبر پر چڑھے اور ہمیں خطبہ دیا یہاں تک کہ عصر کی نماز (کا وقت) آگیا۔ آپ ﷺ اُترے اور نماز (عصر) پڑھائی۔ پھر منبر پر چڑھے اور ہمیں خطبہ دیا یہاں تک کہ سورج غروب ہوگیا تو (اس دن) ہمیں آپ ﷺ نے ان تمام باتوں کی خبر دی جو پہلے ہوچکی ہیں اور جو آئندہ پیش آنے والی تھیں۔ پس ہم میں سے سب سے بڑا عالم وہی ہے جس نے ہم میں سے ان باتوں کو زیادہ یادرکھا۔

(مسلم:7267)

[017] حَدَّثَنا مُحمَّدُ بنُ يَحْيَى بنِ فَارِسٍ قالَ: حَدَّثَنا عَبْدُ الرَّزَّاقِ عن مَعْمَرٍ، عن قَتَادَةَ، عن نَصْرِ بنِ عَاصِمٍ، عن خَالِدِ بْنِ خَالِدٍ الْيَشْكُرِيِّ بِهَذَا الْحَدِيثِ. قالَ: قُلْتُ: بَعْدَ السَّيْفِ؟ قالَ: «بَقِيَّةٌ عَلَى أَقْذَاءٍ، وَهُدْنَةٌ عَلَى دَخَنٍ» ثُمَّ سَاقَ الْحَدِيثَ.

قالَ: وَكَانَ قَتَادَةُ يَضَعُهُ عَلَى الرِّدَّةِ الَّتِي في زَمَنِ أَبي بَكْرٍ. «عَلَى أَقْذَاءٍ». يَقُولُ: قَذًى، «وَهُدْنَةٌ». يَقُولُ: صُلْحٌ، «عَلَى دَخَنٍ»: عَلَى ضَغَائِنَ.

خالد بن خالد یشکری سے روایت ہے جس میں اس طرح ہے کہ حذیفہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! تلوار کے بعد کیا ہوگا؟ (یعنی کیا پیش آئے گا) آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: (دنیا میں) انسان رہیں گے لیکن ان کے قلوب میں (فتنہ) فساد ہوگا اور ان کے ظاہر میں صلح ہوگی۔ اس کے بعد آخر تک حدیث کو بیان فرمایا۔ قتادہ رضی اللہ عنہ اس تلوار کو اس فتنہ پر محمول فرماتے تھے کہ جو فتنہ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ کے دور میں پیش آیا کہ جب عرب کے کچھ قبیلے دین سے منحرف ہو گئے تھے اور انھوں نے زکوۃ ادا کرنے سے انکار کر دیا تھا پھر وہ لوگ تلوار سے تابدار بنا لئے گئے۔ علی اقذآء سے مراد یہ ہے کہ گندگی پر رہیں گے۔ هدنة سے مراد صلح ہے اور دخن سے مراد کینہ ہے۔

(ابو داود:4245)

(3) فتنوں کا دور کیسا ہوگا؟

[018] حَدَّثَنا يَحْيَى بنُ عُثْمانَ بنِ سَعِيدٍ الْحِمْصِيُّ: حَدَّثَنا أَبُو الْمُغِيرَةِ قالَ: حدَّثني عَبْدُ اللهِ بنُ سَالِمٍ قالَ: حدَّثني الْعَلَاءُ بنُ عُتْبَةَ عن عُمَيْرِ بنِ هَانِئٍ الْعَنْسِيِّ قالَ: سَمِعْتُ عَبْدَاللهِ بْنَ عُمَرَ يَقُولُ: كُنَّا قُعُودًا عِنْدَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فَذَكَرَ الْفِتَنَ فَأَكْثَرَ في ذِكْرِهَا حَتَّى ذَكَرَ فِتْنَةَ الأَحْلَاسِ، فقالَ قائِلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ! وَمَا فِتْنَةُ الأَحْلَاسِ؟ قالَ: «هِيَ هَرَبٌ وَحَرْبٌ، ثُمَّ فِتْنَةُ السَّرَّاءِ دَخَنُهَا مِنْ تَحْتِ قَدَمَيْ رَجُلٍ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي، يَزْعُمُ أَنَّهُ مِنِّي وَلَيْسَ مِنِّي، وَإِنَّما أَوْلِيَائِي الْمُتَّقُونَ، ثُمَّ

عمیر بن ہانی کہتے ہیں کہ میں نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے سنا وہ کہتے تھے کہ ہم رسول کریم ﷺ کے پاس بیٹھے ہوئے تھے کہ آپ ﷺ نے فتنوں کے بارے میں تذکرہ فرمایا اور بڑی تفصیل سے فرمایا یہاں تک کہ آپ ﷺ نے بیان میں احلاس کے فتنے کا تذکرہ فرمایا تو اس سلسلہ میں ایک شخص نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! احلاس کا فتنہ کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ تو فرار ہونا اور لوٹ مار کرنا ہے۔ پھر سراء کا فتنہ ہے جس کا دھواں ایسے شخص کے پاؤں کے نیچے

يَصْطَلِحُ النَّاسُ عَلَى رَجُلٍ كَوَرِكٍ عَلَى ضِلَعٍ، ثُمَّ فِتْنَةُ الدُّهَيْمَاءِ: لا تَدَعُ أَحَدًا مِنْ هٰذِهِ الأُمَّةِ إِلَّا لَطَمَتْهُ لَطْمَةً، فَإِذَا قِيلَ انْقَضَتْ تَمَادَتْ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا وَيُمْسِي كَافِرًا، حَتَّى يَصِيرَ النَّاسُ إِلَى فُسْطَاطَيْنِ: فُسْطَاطِ إِيمَانٍ لا نِفَاقَ فِيهِ، وَفُسْطَاطِ نِفَاقٍ لا إِيمَانَ فِيهِ، فَإِذَا كَانَ ذَاكُمْ فَانْتَظِرُوا الدَّجَّالَ مِنْ يَوْمِهِ أَوْ مِنْ غَدِهِ».

سے نکلے گا جو کہ میرے اہل خانہ سے ہونے کا گمان کرے گا۔ حقیقت یہ ہے کہ وہ میرے اہل خانہ سے نہیں ہوگا کیونکہ میرے اولیاء وہ لوگ ہیں جو کہ پرہیز گار ہیں۔ پھر لوگ ایسے شخص پر اتفاق کرلیں گے (یعنی ایسے شخص کو متفقہ طور پر امیر بنا لیں گے) جیسے کہ سرین، ایک پسلی پر (جو کسی طریقہ سے نہیں ملتا)۔ اس کے بعد دھیماء کا فتنہ ہوگا۔ وہ اس امت میں کسی شخص کو بغیر طمانچہ مارے ہوئے نہیں چھوڑے گا۔ پھر جب لوگ بولیں گے اب فساد جاتا رہا تو پھر صبح کے وقت وہ (فتنہ) اور زیادہ بڑھ جائے گا جس میں (ایسا حال ہوجائے گا کہ) انسان صبح کے وقت مومن ہوگا تو شام کے وقت کافر ہوجائے گا جہاں تک کہ لوگ دو خیموں کی طرف اکٹھا ہوں گے۔ ایک خیمہ اہل ایمان کا ہوگا جس میں کوئی منافق شخص نہیں ہوگا اور دوسرا خیمہ منافق لوگوں کا ہوگا جس میں کوئی ایماندار شخص نہ ہوگا تو جب اس قسم کا فتنہ (پیدا) ہو تو اسی دن یا اس کے دوسرے دن سے دجال کے منتظر رہو۔

(ابو داود:4242)

(3.1) جہنم کی طرف بلانے والے دوزخ کے دروازوں پر کھڑے ہوں گے

[019] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى: حَدَّثَنَا الوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ جَابِرٍ: حَدَّثَنِي بُسْرُ ابْنُ عُبَيْدِ اللهِ الْحَضْرَمِيُّ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا إِدْرِيسَ الخَوْلانِيَّ: أَنَّهُ سَمِعَ حُذَيْفَةَ بنَ اليَمَانِ يَقُولُ: كَانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الخَيرِ،

حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے سنا گیا، انہوں نے بیان کیا کہ لوگ رسول اللہ ﷺ سے خیر کے بارے میں پوچھا کرتے تھے لیکن میں شر کے بارے میں پوچھتا تھا اس خوف سے کہ کہیں میری زندگی میں ہی شر نہ پیدا ہوجائے۔ میں نے پوچھا: یارسول اللہ ﷺ! ہم جاہلیت اور شر کے

وَكُنْتُ أسألُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخافةَ أنْ يُدْرِكَنِي، فَقُلْتُ: يا رَسُولَ اللهِ، إنَّا كُنَّا في جاهِلِيَّةٍ وَشَرٍّ فَجاءَنَا اللهُ بهٰذا الخَيرِ، فَهَلْ بَعْدَ هٰذا الخَيرِ مِنْ شَرٍّ؟ قالَ: «نَعَمْ»، قُلْتُ: وَهَلْ بَعْدَ ذٰلكَ الشَّرِّ مِنْ خَيرٍ؟ قالَ: «نَعَمْ، وَفِيهِ دَخَنٌ»، قُلْتُ: وَما دَخَنُهُ؟ قالَ: «قَوْمٌ يَهْدُونَ بِغَيرِ هَدْيِي تَعْرِفُ مِنْهم وَتُنْكِرُ». قُلْتُ: فَهَلْ بَعْدَ ذٰلكَ الخَيرِ مِنْ شَرٍّ؟ قالَ: «نَعَمْ، دُعاةٌ عَلى أبْوَابِ جَهَنَّمَ، مَنْ أجابَهمْ إلَيها قَذَفُوهُ فِيهَا». قُلْتُ: يا رَسُولَ اللهِ صِفْهُمْ لَنا، قالَ: «هُمْ مِنْ جِلْدَتِنَا وَيَتَكَلَّمُونَ بِألْسِنَتِنا». قُلْتُ: فَما تَأمُرُنِي إنْ أدْرَكَنِي ذٰلكَ؟ قالَ: «تَلْزَمُ جَماعَةَ المُسْلِمينَ وَإمامَهُمْ». قُلْتُ: فَإنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ جَماعَةٌ وَلا إمامٌ؟ قالَ: «فاعْتَزِلْ تِلْكَ الفِرَقَ كُلَّها وَلَوْ أنْ تَعَضَّ بِأصْلِ شَجَرَةٍ حتى يُدْرِكَكَ المَوْتُ وَأنْتَ عَلىٰ ذٰلكَ».
[راجع: ٣٦٠٦]

دور میں تھے۔ پھر اللہ تعالی نے ہمیں اس خیر سے نوازا تو کیا اس خیر کے بعد پھر شر کا زمانہ آئے گا؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''ہاں لیکن اس خیر میں کمزوری ہوگی۔ میں نے پوچھا کہ کمزوری کیا ہوگی؟ فرمایا: ''کچھ لوگ ہوں گے جو میرے طریقے کے خلاف چلیں گے۔ ان کی بعض باتیں اچھی ہوں گی لیکن بعض میں تم برائی دیکھو گے۔'' میں نے پوچھا: کیا پھر دور خیر کے بعد دور شر آئے گا؟ فرمایا: ''ہاں جہنم کی طرف بلانے والے دوزخ کے دروازوں پر کھڑے ہوں گے۔ جو ان کی بات مان لے گا وہ اس میں انہیں جھٹک دیں گے۔'' میں نے کہا: یارسول اللہ! ان کی کچھ صفت بیان کیجئے۔ فرمایا: ''وہ ہمارے ہی جیسے ہوں گے اور ہماری ہی زبان عربی بولیں گے۔'' میں نے پوچھا: پھر اگر میں نے وہ زمانہ پایا تو آپ ﷺ مجھے ان کے بارے میں کیا حکم دیتے ہیں جب مسلمانوں کی جماعت نہ ہو اور نہ ان کا کوئی امام ہو؟ فرمایا: ''پھر ان تمام لوگوں سے الگ ہو کر خواہ تمہیں جنگل میں جا کر درختوں کی جڑیں چبانی پڑیں یہاں تک کہ اسی حالت میں تمہاری موت آجائے۔''

(بخاری:7084)ابو داؤد:4246

[020] حَدَّثَنا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنا عَبْدُ الْوَارِثِ: حَدَّثَنا أَبُو التَّيَّاحِ عن صَخْرِ بنِ بَدْرٍ الْعِجْلِيِّ، عن

حضرت حذیفہ ﷺ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اگر ان دونوں میں کوئی خلیفہ تمہیں

سُبَيْعِ بن خَالِدٍ بِهذا الْحَدِيثِ عن حُذَيْفَةَ عن النَّبِيِّ ﷺ قالَ: «فإنْ لَمْ تَجِدْ يَوْمَئِذٍ خَلِيفَةً، فَاهْرُبْ حَتَّى تَمُوتَ، فإنْ تَمُتْ وَأَنْتَ عَاضٌ»، وَقَالَ في آخِرِهِ: قالَ: قُلْتُ: فَما يَكُونُ بَعْدَ ذلِكَ؟ قال: «لَوْ أَنَّ رَجُلًا نَتَجَ فَرَسًا لَمْ تُنْتَجْ حَتَّى تَقُومَ السَّاعَةُ».

ملے تو تم بھاگ جاؤ یہاں تک کہ تمہیں موت آ جائے ۔اگر تم درخت کو کاٹ کر کھا لو اور اس حالت میں تمہیں موت آ جائے (تو یہ بہتر ہے)۔" اس روایت کے اخیر میں یہ ہے: میں نے عرض کیا: پھر اس کے بعد کیا ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "اگر کوئی شخص اپنی گھوڑی کا بچہ کرنا چاہے گا تو وہ گھوڑی بچہ پیدا نہ کر پائے گی کہ قیامت آ جائے گی۔"

(ابو داود:4247)

(3.2) انسان قبر میں ہونے کی تمنا کرے گا

[021] حدَّثَنَا إسْماعِيلُ: حدَّثَنِي مالكٌ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الأعْرَجِ، عَن أبي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ: «لا تَقُومُ السَّاعَةُ حتى يَمُرَّ الرَّجُل بِقبرِ الرَّجُلِ فَيَقُولُ: يا لَيْتَنِي مَكانَهُ».
[راجع: ٨٥]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ ایک شخص دوسرے کی قبر کے پاس سے گزرے گا اور کہے گا کاش! میں بھی اسی جگہ ہوتا!"

(بخاری:7115)

(3.3) سوائے آزمائشوں کے دین نہ ہوگا

[022] حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ ابْنِ مُحَمَّدِ بْنِ أَبَانَ بْنِ صَالِحٍ، وَمُحَمَّدُ بْنُ يَزِيدَ الرِّفَاعِيُّ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ أَبَانَ - قَالَا: حَدَّثَنَا ابْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّىٰ يَمُرَّ الرَّجُلُ عَلَىٰ الْقَبْرِ فَيَتَمَرَّغُ عَلَيْهِ، وَيَقُولُ: يَا لَيْتَنِي كُنْتُ مَكَانَ صَاحِبِ هَٰذَا الْقَبْرِ، وَلَيْسَ بِهِ الدِّينُ إِلَّا الْبَلَاءُ».

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اُس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! دُنیا ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ آدمی قبر کے قریب سے گزرے گا تو اُس پر لیٹے گا اور کہے گا: اے کاش! اس قبر والے کی جگہ میں ہوتا اور اس کے ساتھ سوائے آزمائشوں کے دین نہ ہوگا۔"

(مسلم:7302)

(3.4) انسان دنیا کی بلا اور آفت کی وجہ سے موت کی آرزو کرے گا

[023] حَدَّثَنَا وَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الأَعْلَىٰ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ الأَسْلَمِيِّ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ عَلَى الْقَبْرِ، فَيَتَمَرَّغَ عَلَيْهِ، وَيَقُولَ: يَا لَيْتَنِي كُنْتُ مَكَانَ صَاحِبِ هٰذَا الْقَبْرِ. وَلَيْسَ بِهِ الدِّينُ. إِلَّا الْبَلَاءُ».

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! دنیا ختم نہ ہوگی یہاں تک کہ ایک شخص ایک قبر پر گزرے گا اور اس پر لیٹے گا اور کہے گا: کاش میں اس قبر والے کے بدل قبر میں ہوتا اور اس کو دین وایمان کا کوئی رنج نہ ہوگا بلکہ دنیا کی بلا اور آفت کی وجہ سے وہ موت کی آرزو کرے گا“ (ایسے قتل وفساد اور فتنے پھیلیں گے)

(ابن ماجه:4037)

(3.5) اچھے لوگ مر جائیں گے اور برے رہ جائیں گے

[024] حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا طَلْحَةُ بْنُ يَحْيَىٰ عَنْ يُونُسَ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ أَبِي حُمَيْدٍ، يَعْنِي مَوْلَىٰ مُسَافِعٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَتُنْتَقَوُنَّ كَمَا يُنْتَقَىٰ التَّمْرُ مِنْ أَغْفَالِهِ. فَلْيَذْهَبَنَّ خِيَارُكُمْ، وَلَيَبْقَيَنَّ شِرَارُكُمْ. فَمُوتُوا إِنِ اسْتَطَعْتُمْ».

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ”تم صاف کئے جاؤ گے جیسے کھجور صاف کی جاتی ہے بری کھجوروں سے، یعنی اچھے لوگ مر جائیں گے اور برے رہ جائیں گے، پھر اگر مرسکو تو مر جاؤ۔“

(ابن ماجه:4038)

(4) اس دور کے تمام افراد متاثر ہوں گے

وَاتَّقُوْا فِتْنَةً لَّا تُصِيْبَنَّ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا مِنْكُمْ خَآصَّةً وَاعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ شَدِيْدُ الْعِقَابِ.

”اور اس فتنے سے ڈرو جو خاص انہی لوگوں پر نہیں آئے گا جنہوں نے تم میں سے ظلم کیا ہو۔ اور جان لو کہ یقیناً اللہ تعالیٰ سخت سزا دینے والا ہے۔(25)“

(الانفال:25)

[025] حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُثْمَانَ: أَخْبَرَنَا

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے سنا انہوں نے بیان کیا کہ

عَبْدُ اللهِ: أَخْبَرَنَا يُونُسُ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي حَمْزَةُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ: أَنَّهُ سَمِعَ ابْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُما يَقُولُ: قالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا أَنْزَلَ اللهُ بِقَوْمٍ عَذابًا أَصابَ العَذابُ مَنْ كانَ فِيهِمْ ثُمَّ بُعِثُوا عَلى أعمالِهِمْ».

رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’جب اللہ کسی قوم پر عذاب نازل کرتا ہے تو عذاب ان سب لوگوں پر آتا ہے جو اس قوم میں ہوتے ہیں پھر انہیں ان کے اعمال کے مطابق اٹھایا جائے گا۔‘‘

(بخاری:7108)

(5) خوش قسمت ہے وہ جو فتنوں سے بچ گیا

[026] حَدَّثَنا إبراهِيمُ بنُ الْحَسَنِ المِصِّيصِيُّ قالَ: حَدَّثَنا حَجَّاجٌ يَعني ابنَ مُحمَّدٍ قال: حَدَّثَنا اللَّيْثُ بنُ سَعْدٍ قال: حدَّثني مُعَاوِيَةُ بنُ صَالِحٍ؛ أَنَّ عَبْدَ الرَّحْمٰنِ بنَ جُبَيْرٍ حَدَّثَهُ عن أبيهِ، عَنِ المِقْدَادِ بنِ الأَسْوَدِ قالَ: أَيْمُ اللهِ! لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ السَّعِيدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ، إِنَّ السَّعِيدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ، إِنَّ السَّعِيدَ لَمَنْ جُنِّبَ الْفِتَنَ، وَلَمَنِ ابْتُلِيَ فَصَبَرَ، فَوَاهًا».

حضرت مقداد بن اسود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اللہ کی قسم! میں نے رسول کریم ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے: ’’خوش نصیب وہ شخص ہے جو فتنہ وفساد سے دور رہا اور خوش قسمت وہی ہے جو فتنہ سے بچا رہا جو کہ فتنوں سے دور رہا (یعنی محفوظ رہا) اور جو شخص اس میں پھنس جائے اور صبر سے کام لے تو ایسے شخص کا کیا کہنا!‘‘

(ابو داؤد:4263)

[027] حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ وَ عَبْدُ الرَّحْمٰنِ الْمُحَارِبِيُّ وَ وَكِيعٌ عَنِ الأَعْمَشِ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ ابْنِ عَبْدِ رَبِّ الْكَعْبَةِ قَالَ: انْتَهَيْتُ إِلَى عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَمْرِو بْنِ الْعَاصِ، وَهُوَ جَالِسٌ فِي ظِلِّ الْكَعْبَةِ. وَالنَّاسُ مُجْتَمِعُونَ عَلَيْهِ. فَسَمِعْتُهُ يَقُولُ: بَيْنَا نَحْنُ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِي سَفَرٍ. إِذْ نَزَلَ مَنْزِلًا. فَمِنَّا مَنْ يَضْرِبُ خِبَاءَهُ. وَمِنَّا مَنْ يَنْتَضِلُ. وَمِنَّا مَنْ هُوَ فِي جَشَرِهِ. إِذْ نَادَىٰ مُنَادِيهِ. الصَّلَاةُ جَامِعَةٌ. فَاجْتَمَعْنَا. فَقَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فَخَطَبَنَا، فَقَالَ: «إِنَّهُ لَمْ يَكُنْ نَبِيٌّ قَبْلِي

حضرت عبدالرحمٰن بن عبدرب کعبہ سے روایت ہے میں حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کے پاس گیا۔ وہ کعبہ کے سائے میں بیٹھے ہوئے تھے اور لوگ ان کے پاس جمع تھے۔ میں نے ان سے سنا وہ کہہ رہے تھے کہ ایک بار ہم آنحضرت ﷺ کے ساتھ تھے سفر میں۔ اتنے میں آپ ﷺ ایک مقام میں اترے تو ہم میں سے کوئی اپنا خیمہ لگا رہا تھا، کوئی تیر مار رہا تھا، کوئی اپنے جانوروں کو چرانے لے گیا تھا کہ آنحضرت ﷺ کے مؤذن نے آواز دی کہ نماز کے لیے جمع ہو جاؤ۔ ہم سب جمع ہو گئے۔ آپ ﷺ کھڑے ہوئے

إِلَّا كَانَ حَقًّا عَلَيْهِ أَنْ يَدُلَّ أُمَّتَهُ عَلَى مَا يَعْلَمُهُ خَيْرًا لَهُمْ. وَيُنْذِرَهُمْ مَا يَعْلَمُهُ شَرًّا لَهُمْ. وَإِنَّ أُمَّتَكُمْ هٰذِهِ، جُعِلَتْ عَافِيَتُهَا فِي أَوَّلِهَا. وَإِنَّ آخِرَهُمْ يُصِيبُهُمْ بَلَاءٌ وَأُمُورٌ تُنْكِرُونَهَا. ثُمَّ يَجِيءُ فِتَنٌ تُرَقِّقُ بَعْضُهَا بَعْضًا. فَيَقُولُ الْمُؤْمِنُ: هٰذِهِ مُهْلِكَتِي. ثُمَّ تَنْكَشِفُ. ثُمَّ تَجِيءُ فِتْنَةٌ فَيَقُولُ الْمُؤْمِنُ: هٰذِهِ مُهْلِكَتِي. ثُمَّ تَنْكَشِفُ. فَمَنْ سَرَّهُ أَنْ يُزَحْزَحَ عَنِ النَّارِ وَيُدْخَلَ الْجَنَّةَ، فَلْتُدْرِكْهُ مَوْتَتُهُ وَهُوَ يُؤْمِنُ بِاللهِ وَالْيَوْمِ الآخِرِ. وَلْيَأْتِ إِلَى النَّاسِ الَّذِي يُحِبُّ أَنْ يَأْتُوا إِلَيْهِ. وَمَنْ بَايَعَ إِمَامًا فَأَعْطَاهُ صَفْقَةَ يَمِينِهِ، وَثَمَرَةَ قَلْبِهِ، فَلْيُطِعْهُ مَا اسْتَطَاعَ. فَإِنْ جَاءَ آخَرُ يُنَازِعُهُ، فَاضْرِبُوا عُنُقَ الآخَرِ».

قَالَ: فَأَدْخَلْتُ رَأْسِي مِنْ بَيْنِ النَّاسِ، فَقُلْتُ: أَنْشُدُكَ اللهَ أَنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: فَأَشَارَ بِيَدِهِ إِلَى أُذُنَيْهِ، فَقَالَ: سَمِعَتْهُ أُذُنَايَ، وَوَعَاهُ قَلْبِي.

اور خطبہ بیان کیا تو فرمایا: ''مجھ سے پہلے کوئی نبی نہیں گزرا مگر اس پر یہ ضروری تھا کہ اپنی امت کو وہ باتیں بتلائے جوان کے لیے بہتر جانتا ہو اور ان باتوں سے ڈرادے جوان کے لیے بری سمجھتا ہو اور تمہاری یہ امت اس کی سلامتی شروع حصہ میں ہے اور اس کے اخیر حصے پر بلا آئے گی اور ایسے کام ہوں گے جن کو تم برا جانتے ہو۔ پھر فتنے آئیں گے ایسے کہ ایک کے سامنے دوسرا ہلکا معلوم ہوگا یعنی فساد پیدا ہوں گے۔ مومن کہے گا بس اسی میں میری تباہی ہے۔ پھر وہ فتنہ موقوف ہو جائے گا اور دوسرا آئے گا۔ مومن کہے گا اس میں میری تباہی ہے۔ پھر وہ بھی اڑ جائے گا تو جس شخص کو یہ اچھا لگے کہ دوزخ سے دور رہے اور جنت میں جائے تو وہ اس کی کوشش کرے کہ مرتے وقت اس کو یقین ہو اللہ تعالی اور قیامت پر اور لوگوں سے وہ سلوک کرے جس کو وہ پسند کرتا ہو کہ لوگ اس کے ساتھ کریں اور جو شخص کسی سے بیعت کرے اور اس کو اپنی قسم کا ہاتھ دے دے اور دل کا عہد تو اب اس کی اطاعت کرے جہاں تک ہو سکے۔ اب اگر دوسرا امام آئے اس سے جھگڑنے کو اور اپنے سے بیعت کرنے کو کہے تو دوسرے کی گردن مارو جو بعد میں آیا کیونکہ جب پہلے سے بیعت کر چکے تو اس کی امامت صحیح ہوگئی۔ اب اس کے ہوتے ہوئے دوسرا امام نہیں ہوسکتا۔'' عبدالرحمٰن نے کہا میں نے یہ سن کر اپنا سر لوگوں میں سے نکالا اور میں نے عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے کہا: میں تم کو قسم دیتا ہوں اللہ کی! کیا تم نے یہ سنا ہے آنحضرت ﷺ سے

؟انہوں نے اشارہ کیا اپنے کانوں کی طرف اور کہا: میرے دونوں کانوں نے اس کو سنا اور میرے دل نے یاد رکھا۔

(ابن ماجه:3956)

فتنوں کا دور کیسا ہوگا؟

1۔ اسلام اجنبی ہو جائے گا

[028] حَدَّثَنَا حَرْمَلَةُ بْنُ يَحْيَىٰ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ وَهْبٍ: أَنْبَأَنَا عَمْرُو بْنُ الْحَارِثِ وَ ابْنُ لَهِيعَةَ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي حَبِيبٍ، عَنْ سِنَانِ ابْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ الْإِسْلَامَ بَدَأَ غَرِيبًا، وَسَيَعُودُ غَرِيبًا. فَطُوبَىٰ لِلْغُرَبَاءِ».

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور انس بن مالک رضی اللہ عنہ دونوں سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ”بے شک اسلام کی ابتداء اس حال میں ہوئی کہ یہ اجنبی تھا اور عنقریب یہ پھر اسی طرح اجنبی ہو جائے گا جس طرح شروع ہوا تھا۔ پس خوشخبری ہے اجنبیوں کے لیے۔“

(مسلم:372،ابن ماجه:3987)

2۔ علم اٹھالیا جائے گا

[029] حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَىٰ عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللهِ وَأَبِي مُوسَىٰ فَقَالَا: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ لَأَيَّامًا يَنزِلُ فِيهَا الجَهْلُ وَيُرْفَعُ فِيهَا العِلْمُ وَيَكْثُرُ فِيهَا الهَرْجُ»، وَالهَرْجُ: القَتْلُ. [انظر: ٧٠٦٤، ٧٠٦٥، ٧٠٦٦]

شقیق نے بیان کیا کہ میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور ابو موسیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ ان دونوں حضرات نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن سے پہلے ایسے دن ہوں گے جن میں جہالت اتر پڑے گی اور علم اٹھالیا جائے گا اور ہرج بڑھ جائے گا اور ہرج قتل ہے۔“

(بخاری:7062)

[030] حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ: حَدَّثَنَا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّه قَالَ: أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ لَا يُحَدِّثُكُمْ أَحَدٌ بَعْدِي أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ [قَالَ]: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ وَيَفْشُوَ الزِّنَا وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَكْثُرَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا: میں تم میں سے ایک ایسی حدیث بیان نہ کروں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ میرے بعد تم سے وہ حدیث کوئی بیان نہ کرے گا (کیونکہ تمام صحابہ رضی اللہ عنہم اب گذر گئے ہیں)۔ میں نے آپ ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے: ”قیامت کی نشانیوں میں سے ہے: علم کا اٹھ

النِّسَاءُ وَيَقِلَّ الرِّجَال حَتَّى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةً قَيِّمٌ وَاحِدٌ».

جانا(یعنی علمِ دین کا)اور جہل پھیل جانااور زنا پھیل جانا، شراب کا پیا جانا(کثرت سے)اور مردوں کا مر جانا اور عورتوں کا رہ جانا یہاں تک کہ پچاس عورتوں کا ایک مرد انتظام کرے گا۔"

(ابن ماجه:4045)ترمذی:2205

3۔علم گھٹ جائے گا

[031] حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَىٰ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، يَرْفَعُهُ قَالَ: «يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ، وَيَنْقُصُ الْعِلْمُ، وَيُلْقَىٰ الشُّحُّ، وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ، وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا الْهَرْجُ؟ قَالَ: «الْقَتْلُ».

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا:"زمانہ چھوٹا ہو جائے گا(یعنی جلدی گزر جائے گا بوجہ عیش وعشرت کے بابرکت نہ ہونے کی وجہ سے یا یہ مراد ہے کہ عمریں چھوٹی ہوگی اور بعضوں نے کہا لوگ فکروں میں مصروف ہوں گے بوجہ فتنوں کے معلوم نہ ہوگا کہ کتنے دن گزر گئے)اور علم گھٹ جائے گا اور لوگوں کے دلوں میں بخیلی ڈال دی جائے گی اور فتنے ظاہر ہوں گے اور ہرج بہت ہوگا" لوگوں نے عرض کیا:یارسول اللہ ﷺ!ہرج کیا ہے؟آپ ﷺ نے فرمایا:"قتل۔"

(ابن ماجه:4052)

4۔جہالت عام ہو جائے گی

[032] حَدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللهِ وَأَبِي مُوسَى فَقَالَا: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ لَأَيَّامًا يَنزِلُ فِيهَا الجَهْلُ وَيُرْفَعُ فِيهَا العِلْمُ وَيَكْثُرُ فِيهَا الهَرْجُ»، وَالهَرْجُ: القَتْلُ. [انظر: ٧٠٦٤، ٧٠٦٥، ٧٠٦٦]

شقیق نے بیان کیا کہ میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور ابو موسی رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ان دونوں حضرات نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:"قیامت کے دن سے پہلے ایسے دن ہوں گے جن میں جہالت اتر پڑے گی اور علم اٹھالیا جائے گا اور ہرج بڑھ جائے گا اور ہرج قتل ہے۔"

(بخاری:7062)

5۔ عمل کم ہو جائے گا

[033] حدَّثنا عيَّاشُ بْنُ الوَليدِ: أخبرَنا عَبْدَ الأعْلَى: حدَّثنا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أبي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ: «يَتقارَبُ الزَّمانُ وَيَنْقُصُ العَمَلُ، وَيُلْقَى الشُّحُّ، وَتَظْهَرُ الفِتَنُ وَيَكْثُرُ الهَرْجُ». قالُوا: يا رَسُولَ اللهِ، أيُّما هُوَ؟ قالَ: «القَتْلُ القَتْلُ». [راجع: ٨٥]
وَقالَ يُونُسُ وشُعَيْبٌ وَاللَّيْثُ وَابْنُ أخِي الزُّهْرِيِّ عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أبي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ:

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”زمانہ قریب ہوتا جائے گا اور عمل کم ہوتا جائے گا اور لالچ دلوں میں ڈال دیا جائے گا اور فتنے ظاہر ہونے لگیں گے اور ہرج کی کثرت ہو جائے گی۔“ لوگوں نے سوال کیا: یارسول اللہ ﷺ! یہ ہرج کیا چیز ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا: ”قتل قتل۔“ اور یونس اور لیث اور زہری کے بھتیجے نے بیان کیا، ان سے زہری نے، ان سے حمید نے، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے۔

(بخاری:7061)

6۔ علماء وفات پا جائیں گے

[034] عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرِو ابْنِ الْعَاصِ رضي الله عنه قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: ”اِنَّ اللهَ لَا يَقْبِضُ الْعِلْمَ انْتِزَاعًا يَنْتَزِعُهُ مِنَ الْعِبَادِ وَلٰكِنْ يَقْبِضُ الْعُلَمَاءِ حَتّٰى اِذَا لَمْ يَبْقَ عَالِمٌ اتَّخَذَ النَّاسُ رُؤُوْسًا جُهَّالًا فَسُئِلُوْا فَاَفْتَوْا بِغَيْرِ عِلْمٍ فَضَلُّوْا وَاَضَلُّوْا .رواه البخاری

حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ”اللہ تعالیٰ دین کا علم بندوں سے چھین کر ختم نہیں کرے گا بلکہ علماء کی موت سے علمِ دین کو ختم کر دے گا حتیٰ کہ جب ایک عالم بھی نہیں بچے گا تو لوگ جاہلوں کو اپنا راہ نما بنالیں گے۔ ان سے مسئلے دریافت کئے جائیں گے اور وہ بغیر علم کے فتویٰ دے کر خود بھی گمراہ ہوں گے اور لوگوں کو بھی گمراہ کریں گے۔“

(بخاری:100)

7۔ حلال وحرام میں تمیز نہیں رہے گی

[035] عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ: يَأْتِي عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يُبَالِي الْمَرْءُ مَا اَخَذَ مِنْهُ اَمِنَ الْحَلَالِ اَمْ مِنَ الْحَرَامِ؟

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ”لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ آدمی کچھ پرواہ نہیں کرے گا کہ اس نے

مال حرام طریقے سے کمایا یا حلال طریقے سے۔''

(بخاری:2059)

8۔دین میں نئی باتیں نکال لی جائیں گی

[036] حدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حدَّثَنَا بِشْرُ بْنُ السَّرِيِّ: حدَّثَنا نافِعُ بْنُ عُمَرَ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قالَ: قالَتْ أَسماءُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ: «أنا عَلى حَوْضِي أَنْتظِرُ مَنْ يَرِدُ عَلَيَّ، فَيُؤخَذُ بِناسٍ مِنْ دُوني فَأقُولُ: أُمَّتي، فَيَقُولُ: لا تَدْرِي مَشَوْا عَلى القَهْقَرَى».

قالَ ابْنُ أبي مُلَيْكَةَ: اللَّهُمَّ إنَّا نَعُوذُ بِكَ أنْ نَرْجِعَ عَلى أعْقَابِنا أوْ نُفْتَنَ. [راجع: ٦٥٩٣]

حضرت ابن ابی ملیکہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا:''(قیامت کے دن) میں حوض کوثر پر ہوں گا اور اپنے پاس آنے والوں کا انتظار کرتا رہوں گا۔ پھر (حوض کوثر) پر کچھ لوگوں کو مجھ تک پہنچنے سے پہلے ہی گرفتار کر لیا جائے گا تو میں کہوں گا کہ یہ تو میری امت کے لوگ ہیں۔ جواب ملے گا کہ آپ کو معلوم نہیں کہ یہ لوگ الٹے پاؤں پھر گئے تھے۔'' ابن ابی ملیکہ اس حدیث کو روایت کرتے وقت دعا کرتے:''اے اللہ! ہم تیری پناہ مانگتے ہیں کہ ہم الٹے پاؤں پھر جائیں یا فتنہ میں پڑ جائیں۔''

(بخاری:7048)

[037] قالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أنا فَرَطُكُمْ عَلى الحَوْضِ، فَلَيُرْفَعَنَّ إلَيَّ رِجالٌ مِنْكُمْ حتَّى إذا أَهْوَيْتُ لِأُناوِلَهُمُ اخْتُلِجُوا دُونِي، فأقُولُ: أَيْ رَبِّ، أَصْحابِي، فَيَقُولُ: لا تَدْرِي ما أَحْدَثُوا بَعْدَكَ». [راجع: ٦٥٧٥]

اس حدیث میں یہ الفاظ ملتے ہیں:''اللہ تعالیٰ فرمائے گا کہ آپ کو معلوم نہیں کہ انہوں نے آپ کے بعد دین میں کیا نئی باتیں نکال لی تھیں۔''

(بخاری:7049)

[038] حدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ بُكَيرٍ: حدَّثَنا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْد الرَّحْمٰنِ عَنْ أبي حازِمٍ قالَ: سَمِعْتُ سَهْلَ بْنَ سَعْدٍ يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «أنا فَرَطُكُمْ عَلى الحَوْضِ، مَنْ وَرَدَهُ شَرِبَ مِنْهُ وَمَنْ شَرِبَ مِنْهُ لَمْ يَظْمَأْ [بَعْدَهُ] أبَدًا، لَيَرِدَنَّ عَلَيَّ أقْوَامٌ أَعْرِفُهُمْ ويَعْرِفُونَني ثُمَّ يُحَالُ

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ نے بیان کیا، وہ کہتے تھے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے:'' میں حوضِ کوثر پر تم سے پہلے رہوں گا۔ جو وہاں پہنچے گا تو اس کا پانی پیئے گا اور جو اس کا پانی پی لے گا وہ اس کے بعد کبھی پیاسا نہیں ہوگا۔ میرے پاس ایسے لوگ بھی آئیں گے جنہیں

بَيْنِي وَبَيْنَهُمْ».

قالَ أَبُو حَازِمٍ: فَسَمِعَنِي النُّعْمَانُ بْنُ أَبِي عَيَّاشٍ وَأَنَا أُحَدِّثُهُمْ هٰذا فَقالَ: هٰكَذا سَمِعْتَ سَهْلًا؟ فَقُلْتُ: نَعَمْ، قالَ: وَأَنَا أَشْهَدُ عَلى أَبِي سَعِيدٍ الخُدْرِيِّ لَسَمِعْتُه يَزِيدُ فِيهِ: قالَ: «إِنَّهُمْ مِنِّي، فَيُقالُ: إِنَّكَ لا تَدْرِي ما بَدَّلُوا بَعْدَكَ، فَأَقُولُ: سُحْقًا سُحْقًا لِمَنْ بَدَّلَ بَعْدِي». [راجع: ٦٥٨٣، ٦٥٨٤]

میں پہچانتا ہوں گا اور وہ مجھے پہچانتے ہوں گے۔ پھر میرے اوران کے درمیان پردہ ڈال دیا جائے گا۔" ابوحازم نے بیان کیا کہ نعمان بن ابی عیاش نے بھی سنا کہ میں ان سے یہ حدیث بیان کرر ہا ہوں تو انہوں نے کہا کہ کیا تو نے سہل رضی اللہ عنہ سے اسی طرح یہ حدیث سنی تھی؟ میں نے کہا کہ ہاں۔ انہوں نے کہا کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ میں نے ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے یہ حدیث اسی طرح سنی تھی۔ ابوسعید رضی اللہ عنہ اس میں اتنا بڑھاتے تھے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "یہ لوگ مجھ میں سے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم سے اس وقت کہا جائے گا کہ آپ کو معلوم نہیں کہ آپ کے بعد انہوں نے کیا تبدیلیاں کر دی تھیں؟ میں کہوں گا کہ دوری ہو دوری ہو ان کے لیے جنہوں نے میرے بعد دین میں تبدیلیاں کر دی تھیں۔"

(بخاری 7050،7051)

9۔ یہود و نصاریٰ کی پیروی کی جائے گی

[039] عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ :"لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَأْخُذَ اُمَّتِی بِأَخْذِ الْقُرُوْنِ قَبْلَهَا شِبْرًا بِشِبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ " فَقِيْلَ :يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ! كَفَارِسِ وَالرُّوْمِ فَقَالَ :"وَمَنِ النَّاسِ اِلَّا اُولٰئِکَ".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک میری امت پہلے امتوں کے طور طریقے اختیار نہ کرلے۔ اگر وہ ایک بالشت چلیں گے تو تم بھی ایک بالشت چلو گے، اگر وہ ایک ہاتھ چلیں گے تو تم بھی ایک ہاتھ چلو گے۔" عرض کیا گیا: یا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! کیا اگلی امتوں سے مراد آتش پرست اور عیسائی ہیں؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: "پھر اور کون؟"

(بخاری:7319)

[040] حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَمْرٍو، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَتَتَّبِعُنَّ سُنَّةَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ، بَاعًا بِبَاعٍ، وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ، وَشِبْرًا بِشِبْرٍ. حَتَّى لَوْ دَخَلُوا فِي جُحْرِ ضَبٍّ، لَدَخَلْتُمْ فِيهِ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ الْيَهُودُ وَالنَّصَارَىٰ؟ قَالَ: «فَمَنْ، إِذًا؟».

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ”بے شک تم اگلے لوگوں کی راہ پر چلو گے باع باع اور زراع زراع اور شبر شبر یہاں تک کہ وہ اگر گوہ کے سوراخ میں گھسے ہوں گے تو تم بھی گھسو گے (حالانکہ گوہ کا سوراخ نہایت تنگ ہوتا ہے اور اس میں آدمی گھس نہیں سکتا)۔“ لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! اگلے لوگوں سے یہود اور نصاریٰ مراد ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اور کون؟“

(ابن ماجه:3994)

[041] عَنِ الْمُسْتَوْرِدِ بْنِ شَدَّادٍ اَنَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ: ”لَا تَتْرُكُ هٰذِهِ الْاُمَّةُ شَيْئًا مِنْ سُنَنِ الْاَوَّلِيْنَ حَتّٰى تَأتِيَهِ.

حضرت مستور بن شداد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”یہ امت پہلی امتوں کے طریقے اختیار کرنے میں کسی سے پیچھے نہیں رہے گی۔“

(مجمع الزوائد:12107)

[042] عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُولَ اللهِ ﷺ ”لَتَرْكَبُنَّ سُنَنَ مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ شِبْرًا بِشِبْرٍ وَذِرَاعًا بِذِرَاعٍ وَبَاعًا بِبَاعٍ حَتّٰى لَوْ اَنَّ اَحَدَهُمْ دَخَلَ جُحْرَ ضَبٍّ لَدَخَلْتُمْ وَحَتّٰى لَوْ اَنَّ اَحَدَهُمْ جَامَعَ اُمَّهُ لَفَعَلْتُمْ.

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم لوگ اپنے سے پہلی امتوں کے نقشِ قدم پر چلو گے۔ اگر وہ ایک بالشت چلیں گے تو تم بھی ایک بالشت چلو گے اور اگر وہ ایک ہاتھ چلیں گے تو تم بھی ایک ہاتھ چلو گے اور اگر وہ دو ہاتھ چلیں گے تو تم بھی دو ہاتھ چلو گے حتیٰ کہ اگر وہ گوہ کے سوراخ میں داخل ہوں گے تو تم بھی اس میں داخل ہو گے۔ اگر ان میں سے کوئی اپنی ماں سے زنا کرے گا تو تم بھی اپنی ماں سے زنا کرو گے۔ اسے بزار نے روایت کیا ہے۔

(مجمع الزوائد:12105)

10۔ امت میں اختلاف اور تفرقہ بازی ہوگی

[043] حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «تَفَرَّقَتِ الْيَهُودُ عَلَى إِحْدَىٰ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً. وَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً».

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''یہود کے فرقے ہوگئے میری امت کے تہتر فرقے ہوں گے۔''

(ابن ماجه:3991)

[044] حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ عُثْمَانَ بْنِ سَعِيدِ ابْنِ كَثِيرِ بْنِ دِينَارٍ الْحِمْصِيُّ: حَدَّثَنَا عَبَّادُ بْنُ يُوسُفَ: حَدَّثَنَا صَفْوَانُ بْنُ عَمْرٍو عَنْ رَاشِدِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ عَوْفِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «افْتَرَقَتِ الْيَهُودُ عَلَى إِحْدَىٰ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً. فَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ، وَسَبْعُونَ فِي النَّارِ. وَافْتَرَقَتِ النَّصَارَىٰ عَلَى ثِنْتَيْنِ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً. فَإِحْدَىٰ وَسَبْعُونَ فِي النَّارِ، وَوَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ. وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَتَفْتَرِقَنَّ أُمَّتِي عَلَى ثَلَاثٍ وَسَبْعِينَ فِرْقَةً. وَاحِدَةٌ فِي الْجَنَّةِ وَثِنْتَانِ وَسَبْعُونَ فِي النَّارِ» قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ مَنْ هُمْ؟ قَالَ: «الْجَمَاعَةُ».

حضرت عوف بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''یہود کے اکہتر فرقے ہوئے۔ ان میں سے ایک جنتی ہے اور ستر دوزخ میں جائیں گے۔ نصاریٰ کے بہتر فرقے ہوئے۔ ان میں سے اکہتر دوزخی ہیں اور ایک جنتی۔ قسم اس کی جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! میری امت تہتر فرقے ہوجائے گی۔ ان میں سے ایک جنتی ہے اور بہتر دوزخ میں جائیں گے۔'' لوگوں نے عرض کیا: وہ جنتی فرقہ کون سا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''الجماعۃ۔''

(ابن ماجه:3992)

[045] حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ شَابُورٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ الْجَرْمِيِّ، عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ، عَنْ ثَوْبَانَ، مَوْلَىٰ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «زُوِيَتْ لِيَ الْأَرْضُ حَتَّى رَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا. وَأُعْطِيتُ الْكَنْزَيْنِ:

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو مولیٰ تھے۔ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری لیے زمین سمیٹ لی گئی ہے یہاں تک کہ میں نے اس کے پورب اور پچھم دیکھے اور مجھے دونوں خزانے دیئے گئے زرد یا سرخ اور سفید (روم کا سکہ اکثر سونے کا اور ایران کا چاندی کا) اور مجھ سے کہا گیا تمہاری امت کی سلطنت وہیں تک ہوگی جہاں تک زمین تمہارے

الأَصْفَرَ أَوِ الأَحْمَرَ وَالأَبْيَضَ يَعْنِي الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَقِيلَ لِي: إِنَّ مُلْكَكَ إِلَى حَيْثُ زُوِيَ لَكَ. وَإِنِّي سَأَلْتُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ ثَلَاثًا: أَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَىٰ أُمَّتِي جُوعًا فَيُهْلِكَهُمْ بِهِ عَامَّةً. وَأَنْ لَا يَلْبِسَهُمْ شِيَعًا وَيُذِيقَ بَعْضَهُمْ بَأْسَ بَعْضٍ. وَإِنَّهُ قِيلَ لِي: إِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً، فَلَا مَرَدَّ لَهُ. وَإِنِّي لَنْ أُسَلِّطَ عَلَىٰ أُمَّتِكَ جُوعًا فَيُهْلِكَهُمْ [فِيهِ.] وَلَنْ أَجْمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ بَيْنَ أَقْطَارِهَا، حَتَّى يُفْنِيَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، وَيَقْتُلَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا. وَإِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِي أُمَّتِي، فَلَنْ يُرْفَعَ عَنْهُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. وَإِنَّ مِمَّا أَتَخَوَّفُ عَلَى أُمَّتِي أَئِمَّةً مُضِلِّينَ. وَسَتَعْبُدُ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي الأَوْثَانَ. وَسَتَلْحَقُ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي بِالْمُشْرِكِينَ. وَإِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ دَجَّالِينَ كَذَّابِينَ. قَرِيبًا مِنْ ثَلَاثِينَ. كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ. وَلَنْ تَزَالَ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ مَنْصُورِينَ، لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللهِ، عَزَّ وَجَلَّ».

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ: لَمَّا فَرَغَ أَبُو عَبْدِ اللهِ مِنْ هٰذَا الْحَدِيثِ، قَالَ: مَا أَهْوَلَهُ

لیے سمیٹی گئی اور میں نے اللہ سے تین بار چاہا یہ کہ میری امت کو قحط سے ہلاک نہ کرے یعنی ساری امت کو یا اکثر امت کو اور ان کو ٹکڑے ٹکڑے نہ کرے (یعنی الگ الگ گروہ) اور ان کی آپس میں لڑائی نہ کرا اور مجھ سے کہا گیا کہ میں جب کوئی قضا (حکم) کرتا ہوں تو وہ رد نہیں ہوسکتا۔ بیشک میں تیری امت کو ہلاک نہ کروں گا اور میں ان کے اوپر سارے مخالف زمین کے تمام کناروں سے جمع نہ کروں گا یہاں تک کہ وہ خود آپس میں لڑنا شروع کریں گے اور ایک دوسرے کو قتل کریں گے اور جب میری امت میں آپس میں تلوار چلے گی تو قیامت تک وہ تلوار ان میں سے نہ اٹھے گی مگر قیامت کے قریب یعنی امام مہدی علیہ السلام کے وقت اور میں سب سے زیادہ جو ڈرتا ہوں اپنی امت پر وہ گمراہ حاکموں سے سبب سے (یعنی فاسق اور فاجر بادشاہوں سے کیونکہ ان کے سبب سے رعایا بھی گمراہ ہوگی) اور قریب ہے کہ میری امت کے بعض قبیلے بتوں (اور تھانوں اور جھنڈوں اور مزاروں اور قبروں اور چلوں) کو پوجیں گے۔ عنقریب میری امت کے بعض قبیلے مشرکوں سے مل جائیں گے اور قیامت کے سامنے (یعنی قریب) جھوٹے لوگ نکلیں گے دجال کے قریب۔ ان میں سے ہر شخص یہ دعویٰ کرے گا کہ میں اللہ کا نبی ہوں اور ہمیشہ میری امت میں سے ایک گروہ حق پر قائم رہے گا اور جو کوئی ان کا مخالف وہ ان کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا یہاں تک کہ اللہ کا حکم آئے۔"

(ابن ماجہ:3952)

[046] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ رَجَاءٍ الأَنْصَارِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ شَدَّادِ بْنِ الْهَادِ، عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ، يَوْمًا، صَلَاةً، فَأَطَالَ فِيهَا. فَلَمَّا انْصَرَفَ قُلْنَا أَوْ قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ أَطَلْتَ، الْيَوْمَ، الصَّلَاةَ. قَالَ: «إِنِّي صَلَّيْتُ صَلَاةَ رَغْبَةٍ وَرَهْبَةٍ. سَأَلْتُ اللهَ، عَزَّ وَجَلَّ، لِأُمَّتِي ثَلَاثًا. فَأَعْطَانِي اثْنَتَيْنِ، وَرَدَّ عَلَيَّ وَاحِدَةً. سَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ، فَأَعْطَانِيهَا. وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُهْلِكَهُمْ غَرَقًا، فَأَعْطَانِيهَا، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يَجْعَلَ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ، فَرَدَّهَا عَلَيَّ».

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک دن آنحضرت ﷺ نے نماز پڑھی اور اس میں طول کیا اور جب نماز سے فارغ ہوئے تو ہم نے کہا یا اور لوگوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! آج آپ ﷺ نے نماز کو لمبا کیا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”آج میں نے بہت رغبت اور ڈر کے ساتھ نماز پڑھی۔ میں نے اللہ سے تین باتیں چاہیں اپنی امت کے لیے تو اللہ تعالی نے دو باتیں تو عنایت کیں اور تیسری نہیں دی۔ میں نے اللہ سے یہ مانگا کہ میری امت پر غیر دشمن مسلط نہ ہو (یعنی ساری امت پر) اللہ نے یہ قبول کرلیا اور میں نے یہ مانگا کہ میری ساری امت ڈوب کر ہلاک نہ ہو یہ بھی قبول کیا اور میں نے مانگا کہ میری امت آپس میں نہ لڑے یہ دعا قبول نہیں ہوئی۔“

(ابن ماجه:3951)

11۔ دنیا سے محبت اور موت سے نفرت ہوگی

[047] حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بنُ إبراهِيمَ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنا بِشْرُ بنُ بَكْرٍ: حَدَّثَنا ابنُ جابِرٍ: حدثني ابو عَبْدِ السَّلامِ عن ثَوْبَان قال: قال رَسُولُ الله ﷺ: «يُوشِكُ الأُمَمُ أَنْ تَدَاعَى عَلَيْكُم كَمَا تَدَاعَي الأَكَلَةُ إِلَى قَصْعَتِهَا»، فقالَ قَائِلٌ: وَمِنْ قِلَّةٍ نَحْنُ يَوْمَئِذٍ؟ قالَ: «بَلْ أَنْتُمْ يَوْمَئِذٍ كَثِيرٌ، وَلَكِنَّكُم غُثَاءٌ كَغُثَاءِ السَّيْلِ، وَلَيَنْزِعَنَّ اللهُ مِنْ صُدُورِ عَدُوِّكُمُ المَهَابَةَ مِنْكُمْ، وَلَيَقْذِفَنَّ اللهُ في قُلُوبِكُم الوَهْنَ»، فقالَ قَائِلٌ: يَا رَسُولَ الله! وَمَا الْوَهْنُ؟ قالَ: «حُبُّ الدُّنْيَا وَكَرَاهِيَةُ

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”عنقریب تم لوگوں پر دوسری قومیں چڑھیں گی جس طریقے سے کھانے والے لوگ کٹورے پر آتے ہیں۔“ ایک شخص نے عرض کیا: کیا ہم لوگ اس دور میں بہت تھوڑے ہوں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”تم لوگ اس دور میں تعداد کے اعتبار سے زیادہ ہو گے لیکن تم لوگ ایسے ہو گے جیسے دریا کے پانی پر (کوڑے کرکٹ کا میل) ہوتا

الْمَوْتِ».

ہے۔اللہ تعالیٰ تم لوگوں کا رعب اور دبدبہ تمہارے دشمنوں کے دلوں سے نکال دیں گے اور اللہ تعالیٰ تم لوگوں کے دلوں میں ''وہن'' پیدا فرما دیں گے۔ایک شخص نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! وہن کا کیا مطلب ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''دنیا کی محبت اور موت کی کراہت۔''

(ابو داؤد:4297)

12۔ لوگ صبح کو مومن اور شام کو کافر ہوں گے

[048] حدَّثَنَا خَلَّادُ بْنُ يَحْيَى: حدَّثَنا مِسْعَرٌ عَنْ حَبِيبِ بْنِ أبي ثابِتٍ، عَنْ أبي الشَّعْثَاءِ، عَنْ حُذَيْفَةَ قالَ: إنَّما كانَ النِّفاقُ على عَهْدِ النَّبِيِّ ﷺ، فَأَمَّا اليَوْمَ فإنَّما هُوَ الكُفْرُ بَعْدَ الإيمَانِ.

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ کے زمانے میں نفاق تھا، آج تو ایمان کے بعد کفر اختیار کرنا ہے۔''

(بخاری:7114)

[049] حَدَّثَنَا قتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «بَادِرُوا بِالأَعْمَالِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ المُظْلِمِ، يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا ويُمْسِي كَافِرًا، ويُمْسِي مُؤْمِنًا ويُصْبِحُ كَافِرًا، يَبِيعُ أَحَدُهُمْ دِينَهُ بِعَرَضٍ مِنَ الدُّنْيَا».

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تاریک رات کے ٹکڑوں کی طرح فتنوں کے واقع ہونے سے پہلے تم نیک اعمال کی جلدی کرو۔صبح کو آدمی ایمان دار ہوگا اور شام کو کافر ہو جائے گا اور شام کو ایمان دار ہوگا اور صبح کو کافر ہو جائے گا۔لوگ دین کو دنیا کے سامان کی خاطر فروخت کر دیں گے۔''

(ترمذی:2195)

[050] حَدَّثَنَا صَالِحُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنْ هِشَامٍ، عَنِ الْحَسَنِ قَالَ: كَانَ يَقُولُ فِي هٰذَا الْحَدِيثِ: يُصْبِحُ الرَّجُلُ مُؤْمِنًا ويُمْسِي كَافِرًا، ويُمْسِي مُؤْمِنًا ويُصْبِحُ كَافِرًا، قَالَ: يُصْبِحُ [الرَّجُلُ] مُحَرِّمًا لِدَمِ أَخِيهِ وَعِرْضِهِ

حضرت ہشام فرماتے ہیں حضرت حسن رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کے بارے میں فرمایا: ''آدمی صبح کو ایماندار ہوگا اور شام کو کافر ہو جائے گا اور شام کو ایماندار ہوگا اور صبح کو کافر ہو جائے گا اور آدمی صبح کو اپنے بھائی کا خون، عزت اور مال حرام

وَمَالِهِ وِيُمْسِي مُسْتَحِلًّا لَهُ، وِيُمْسِي مُحَرِّمًا لِدَمِ أَخِيهِ وَعِرْضِهِ وَمَالِهِ وِيُصْبِحُ مُسْتَحِلًّا لَهُ.

سمجھے گا اور شام کو حلال سمجھنے لگے گا۔"

(ترمذی:2198)

13۔ بتوں کی پرستش ہوگی

[051] حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ شَابُورٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ الْجَرْمِيِّ، عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ، عَنْ ثَوْبَانَ، مَوْلَىٰ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «زُوِيَتْ لِيَ الأَرْضُ حَتَّى رَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا. وَأُعْطِيتُ الْكَنْزَيْنِ: الأَصْفَرَ أَوِ الأَحْمَرَ وَالأَبْيَضَ يَعْنِي الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَقِيلَ لِي: إِنَّ مُلْكَكَ إِلَى حَيْثُ زُوِيَ لَكَ. وَإِنِّي سَأَلْتُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ ثَلَاثًا: أَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَىٰ أُمَّتِي جُوعًا فَيُهْلِكَهُمْ بِهِ عَامَّةً. وَأَنْ لَا يَلْبِسَهُمْ شِيَعًا وَيُذِيقَ بَعْضَهُمْ بَأْسَ بَعْضٍ. وَإِنَّهُ قِيلَ لِي: إِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً، فَلَا مَرَدَّ لَهُ. وَإِنِّي لَنْ أُسَلِّطَ عَلَىٰ أُمَّتِكَ جُوعًا فَيُهْلِكَهُمْ [فِيهِ.] وَلَنْ أَجْمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ بَيْنَ أَقْطَارِهَا، حَتَّى يُفْنِيَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، وَيَقْتُلَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا. وَإِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِي أُمَّتِي، فَلَنْ يُرْفَعَ عَنْهُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. وَإِنَّ مِمَّا أَتَخَوَّفُ عَلَى أُمَّتِي أَئِمَّةً مُضِلِّينَ. وَسَتَعْبُدُ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي الأَوْثَانَ. وَسَتَلْحَقُ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي بِالْمُشْرِكِينَ. وَإِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ دَجَّالِينَ كَذَّابِينَ. قَرِيبًا مِنْ ثَلَاثِينَ. كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ. وَلَنْ تَزَالَ طَائِفَةٌ

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو مولیٰ تھے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میری لیے زمین سمیٹ لی گئی ہے یہاں تک کہ میں نے اس کے پورب اور پچھم دیکھے اور مجھے دونوں خزانے دیئے گئے زرد یا سرخ اور سفید (روم کا سکہ اکثر سونے کا اور ایران کا چاندی کا) اور مجھ سے کہا گیا تمہاری امت کی سلطنت وہیں تک ہوگی جہاں تک زمین تمہارے لیے سمیٹی گئی اور میں نے اللہ سے تین بار چاہا یہ کہ میری امت کو قحط سے ہلاک نہ کرے یعنی ساری امت گویا اکثر امت کو اور ان کو ٹکڑے ٹکڑے نہ کرے (یعنی الگ الگ گروہ) اور ان کی آپس میں لڑائی نہ کرا اور مجھ سے کہا گیا کہ میں جب کوئی قضا (حکم) کرتا ہوں تو وہ رد نہیں ہوسکتا۔ بیشک میں تیری امت کو ہلاک نہ کروں گا اور میں ان کے اوپر سارے مخالف زمین کے تمام کناروں سے جمع نہ کروں گا یہاں تک کہ وہ خود آپس میں لڑنا شروع کریں گے اور ایک دوسرے کو قتل کریں گے اور جب میری امت میں آپس میں تلوار چلے گی تو قیامت تک وہ تلوار ان میں سے نہ اٹھے گی مگر قیامت کے قریب یعنی امام مہدی علیہ السلام کے وقت اور میں سب سے زیادہ جو ڈرتا ہوں اپنی امت پر وہ گمراہ حاکموں سے سبب سے (یعنی فاسق اور فاجر بادشاہوں سے کیونکہ ان کے سبب سے

مِنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ مَنْصُورِينَ، لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللهِ، عَزَّ وَجَلَّ».
قَالَ أَبُو الْحَسَنِ: لَمَّا فَرَغَ أَبُو عَبْدِ اللهِ مِنْ هٰذَا الْحَدِيثِ، قَالَ: مَا أَهْوَلَهُ

رعایا بھی گمراہ ہوگی)اورقریب ہے کہ میری امت کے بعض قبیلے بتوں (اورتھانوں اورجھنڈوں اورمزاروں اورقبروں اورچلوں) کو پوجیں گےعنقریب میری امت کے بعض قبیلے مشرکوں سے مل جائیں گے اور قیامت کے سامنے (یعنی قریب) جھوٹے لوگ نکلیں گے دجال کے قریب۔ان میں سے ہرشخص یہ دعویٰ کرے گا کہ میں اللہ کا نبی ہوں اور ہمیشہ میری امت میں سے ایک گروہ حق پرقائم رہے گا اور جوکوئی ان کا مخالف وہ ان کوکوئی نقصان نہیں پہنچاسکے گا یہاں تک کہ اللہ کاحکم آئے۔“

(ابن ماجه:3952)

[052] حَدَّثَنَا أَبُو اليَمانِ: أَخْبرَنا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ قالَ: قالَ سَعِيد بْنُ المُسَيَّبِ: أَخْبرَنِي أَبُو هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قالَ: «لا تَقُومُ السَّاعَةُ حتّى تَضْطَرِبَ أَلياتُ نِساءِ دَوْسٍ عَلى ذِي الخَلَصَةِ».
وَذو الخَلَصَةِ: طاغِيَةُ دَوْسٍ الَّتِي كانُوا يَعْبُدُونَ في الجاهِلِيَّةِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے خبردی کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:”قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ قبیلۂ دوس کی عورتوں کا ذُوالخلصہ کا(طواف کرتے ہوئے) کھوے سے کھوا چھلے گا اور ذُوالخلصہ قبیلۂ دوس کا بت تھا جس کو وہ زمانۂ جاہلیت میں پوجا کرتے تھے۔“

(بخاری:7116)مسلم:7298

[053] حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ وَأَبُو مَعْنٍ، زَيْدُ بْنُ يَزِيدَ الرَّقَاشِيُّ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي مَعْنٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَذْهَبُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ حَتَّىٰ تُعْبَدَ اللَّاتُ وَالْعُزَّىٰ» فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنْ كُنْتُ لَأَظُنُّ حِينَ أَنْزَلَ اللهُ:

سیّدہ عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا،آپ ﷺ فرماتے تھے:”رات اوردن نہیں گزریں گے یہاں تک کہ لات اورعزّیٰ کی (دوبارہ) عبادت کی جائے گی۔“میں نے عرض کیا:اے اللہ کے رسول ﷺ! میرا تو یہ گمان تھا کہ جب اللہ نے یہ آیت اتاری تھی:”وہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے اپنے رسول ﷺ

﴿هُوَ ٱلَّذِيٓ أَرۡسَلَ رَسُولَهُۥ بِٱلۡهُدَىٰ وَدِينِ ٱلۡحَقِّ لِيُظۡهِرَهُۥ عَلَى ٱلدِّينِ كُلِّهِۦ وَلَوۡ كَرِهَ ٱلۡمُشۡرِكُونَ﴾ [التوبة: ٣٣] و [الصف: ٩]. أَنَّ ذَلِكَ تَامٌّ، قَالَ: «إِنَّهُ سَيَكُونُ مِنْ ذَلِكَ مَا شَاءَ اللهُ، ثُمَّ يَبْعَثُ اللهُ رِيحًا طَيِّبَةً، فَتَوَفَّى كُلَّ مَنْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ، فَيَبْقَىٰ مَنْ لَا خَيْرَ فِيهِ، فَيَرْجِعُونَ إِلَىٰ دِينِ آبَائِهِمْ».

کو ہدایت اور دینِ حق کے ساتھ بھیجا ہے تا کہ اسے پوری جنسِ دین پر غالب کردے خواہ مشرکوں کو یہ کتنا ہی ناگوار ہو۔" تو میرا غالب گمان یہی تھا کہ آخر تک دین یوں ہی رہے گا۔ فرمایا: "جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا دین اسی حالت پر رہے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا۔ وہ ہر اس شخص کو فوت کردے گی جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا۔ پھر برے لوگ رہ جائیں گے اور اپنے باپ دادا کے دین کی طرف لوٹ جائیں گے۔"

(مسلم:7299)

14۔ امت مسلمہ کے کچھ لوگ زنا، ریشم، شراب اور موسیقی کو حلال کرلیں گے

[054] عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضي الله عنه اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: "سَيَكُونُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ خَسْفٌ وَقَذْفٌ وَمَسْخٌ" قِيلَ وَمَتَى ذَلِكَ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: إِذَا ظَهَرَتِ الْمَعَازِفُ وَالْقَيْنَاتُ وَاسْتُحِلَّتِ الْخَمْرُ.

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "آخری زمانے میں خسف قذف اور مسخ ہوگا۔ عرض کیا گیا کہ یارسول اللہ ﷺ! یہ کب ہوگا؟ آپ نے ارشاد فرمایا: جب گانے بجانے کے آلات اور گانے بجانے والی عورتیں ظاہر ہوں گی نیز شراب کو حلال سمجھ لیا جائے گا۔

(مجمع الزوائد:12589)

[055] عَنْ مَالِكِ بْنِ أَبِي مَرْيَمَ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ غَنْمٍ الأَشْعَرِيِّ، عَنْ أَبِي مَالِكٍ الأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَيَشْرَبَنَّ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي الْخَمْرَ، يُسَمُّونَهَا بِغَيْرِ اسْمِهَا، يُعْزَفُ عَلَى رُؤُسِهِمْ بِالْمَعَازِفِ وَالْمُغَنِّيَاتِ، يَخْسِفُ اللهُ بِهِمُ الأَرْضَ، وَيَجْعَلُ مِنْهُمُ الْقِرَدَةَ

حضرت ابو مالک اشعری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میری امت کے لوگ شراب پئیں گے لیکن اس کا نام کچھ اور رکھ دیں گے۔ ان کی سرپرستی میں باجے بجیں گے، گانے والیاں گائیں گی۔ اللہ تعالیٰ انہیں زمین میں دھنسا دے گا اور (بعض کو) بندر اور خنزیر بنادے

وَالخنَازِيرَ».

گا۔"

(ابن ماجہ:4020)

[055a] حدَّثَنا عَبْدُ الرَّحمٰنِ بنُ غَنْمٍ الأشْعَرِيُّ قالَ: حدَّثَني أبو عامِرٍ - أوْ أبو مالِكٍ - الأشْعَرِيُّ، وَاللهِ ما كَذَبَني: سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَيَكُونَنَّ مِنْ أُمَّتي أقْوَامٌ يَسْتَحِلُّونَ الحِرَ، والحَرِيرَ، والخَمْرَ، والمَعازِفَ،

حضرت ابوعامر اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت کے کچھ لوگ زنا، ریشم، شراب اور موسیقی کو حلال کر لیں گے۔

(بخاری:5590)

15۔ بدکاری اور فسق و فجور بڑھ جائے گا

[056] حدَّثنا مالِكُ بْنُ إسماعِيلَ: حدَّثنا ابْنُ عُيَيْنَةَ أنَّهُ سَمِعَ الزُّهْرِيَّ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُنَّ أنَّها قالَت: اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ النَّوْمِ مُحمَرًّا وَجْهُهُ وَهُوَ يَقُولُ: «لا إلَهَ إلَّا اللهُ، وَيْلٌ لِلعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ، فُتِحَ اليَوْمَ مِنْ رَدْمِ يأجُوجَ ومأجُوجَ مِثْلُ هٰذِهِ» وَعَقَدَ سُفْيانُ تِسْعِينَ أوْ مِائَةً. قِيلَ: أنَهْلِكُ وَفِينا الصَّالِحُونَ؟ قالَ: «نَعَمْ إذَا كَثُرَ الخَبَثُ».

[راجع:٣٣٤٦]

ام المومنین ام حکم زینب بن جحش رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نیند سے بیدار ہوئے تو آپ ﷺ کا چہرہ سرخ تھا اور آپ ﷺ فرما رہے تھے: "اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ عربوں کی تباہی اس بلا سے ہوگی جو قریب ہی آ لگی ہے۔ آج یاجوج ماجوج کی دیوار میں سے اتنا سوراخ ہو گیا ہے۔" اور سفیان نے نوے یا سو کے عدد کے لیے انگلی باندھی۔ پوچھا گیا: کیا ہم اس کے باوجود ہلاک ہو جائیں گے کہ ہم میں صالحین بھی ہوں گے؟ فرمایا: "ہاں جب بدکاری بڑھ جائے گی (تو ایسا ہی ہوگا)۔"

(بخاری:7059، 7135، مسلم:38 - 7235)

[057] حَدَّثَنا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلانَ: حَدَّثَنا النَّضْرُ بْنُ شُمَيْلٍ: حَدَّثَنا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّه قَالَ: أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ لَا يُحَدِّثُكُمْ أَحَدٌ بَعْدِي أَنَّهُ سَمِعَهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ [قَالَ]: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ العِلْمُ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا، میں تم میں سے ایک ایسی حدیث بیان نہ کروں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ میرے بعد تم سے وہ حدیث کوئی بیان نہ کرے گا (کیونکہ تمام صحابہ رضی اللہ عنہم اب

وَيَظْهَرَ الجَهْلُ وَيَفْشُوَ الزِّنَا وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ وَيَكْثُرَ النِّسَاءُ وَيَقِلَّ الرِّجَالُ حَتَّى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةً قَيِّمٌ وَاحِدٌ».

گذر گئے ہیں)۔میں نے آپ ﷺ سے سنا،آپ ﷺ فرماتے تھے:" قیامت کی نشانیوں میں سے ہے :علم کا اٹھ جانا(یعنی علم دین کا)اور جہل پھیل جانااور زنا پھیل جانا ،شراب کا پیا جانا(کثرت سے)اور مردوں کا مر جانا اور عورتوں کا رہ جانا یہاں تک کہ پچاس عورتوں کا ایک مرد انتظام کرے گا۔"

(ابن ماجه:4045)ترمذی:2205

[057a] حدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحمٰنِ بنُ غَنْمٍ الأشْعَرِيُّ قالَ: حدَّثني أبو عامِرٍ - أوْ أبو مالِكٍ - الأشْعَرِيُّ، وَاللهِ ما كَذَبَنِي: سَمِعَ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَيَكُونَنَّ مِنْ أُمَّتِي أَقْوَامٌ يَسْتَحِلُّونَ الحِرَ، والحَرِيرَ، والخَمْرَ، والمَعازِفَ،

حضرت ابو عامر اشعری سے روایت ہے کہ انہوں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا کہ میری امت کے کچھ لوگ زنا، ریشم، شراب اور موسیقی کو حلال کرلیں گے۔

(بخاری:5590)

[058] حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: أَخْبَرَنَا صَيْفِيُّ بْنُ رِبْعِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عُبَيدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عنِ القَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَكُونُ في آخِرِ هَذِهِ الأُمَّةِ خَسْفٌ وَمَسْخٌ وَقَذْفٌ»، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَنُهْلَكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ؟ قَالَ: «نَعَمْ إِذَا ظَهَرَ الْخَبَثُ».

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"اس امت کے آخر میں زمین میں دھنسنا،صورتوں اور شکلوں کا بدل جانا اور آسمان سے پتھروں کا برسنا ہوگا۔"میں نے عرض کیا:اللہ کے رسول!کیا ہمیں نیک لوگوں کے ہوتے ہوئے ہلاک کیا جائے گا؟فرمایا:"ہاں!جب فسق و فجور عام ہوجائے گا۔"

(ترمذی:2185)

16۔ بے حیائی اور فحش گوئی عام ہوجائے گی

[059] عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: "اِنَّ اللهَ لا يُحِبُّ الْفَحْشَ وَالتَّفَحُّشَ اَوْ يُبْغِضُ الْفَاحِشَ وَالْمُتَفَحِّشَ وَلا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَظْهَرَ الْفُحْشُ وَالتَّفَاحُشُ وَقَطِيْعَةُ الرَّحِمِ وَسُوءُ الْمُجَاوَرَةِ وَحَتّٰى يُؤْتَمَنَ الْخَائِنُ وَيَخُوْنُ الْاَمِيْنُ.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں،رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"بے شک اللہ تعالیٰ بے حیائی اور فحش گوئی کو پسند نہیں کرتا۔" یا آپ ﷺ نے یوں فرمایا:"اللہ تعالیٰ

بے حیا اور فحش گو سے بغض رکھتا ہے۔ قیامت قائم نہیں ہو گی یہاں تک کہ بے حیائی اور فحش گوئی عام ہو، قطع رحمی کی جائے، ہمسائے سے برا سلوک کیا جائے، خائن کو امانت دار کہا جائے اور امانت دار کو خائن کہا جائے۔"

(احمد، اشراط الساعة، تالیف خالد بن ناصر الغامدی: 6511/1)

17۔ خواہشات گمراہ کریں گی

[060] عَنْ اَبِی بَرْزَةَ الْاَسْلَمِیّ رَضِیَ اللہُ عَنْہُ عَنِ النَّبِي صَلَّى اللہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَالَ :"اِنَّمَا اَخْشَی عَلَیْکُمْ شَهَوَاتِ الغَيِّ فِي بُطُونِكُمْ وَفُرُوجِكُمْ وَمُضِلَّاتِ الْفِتَنِ.

حضرت ابو برزہ اسلمی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "مجھے تمہارے بارے میں تمہارے پیٹوں کو گمراہ کرنے والی خواہشات، شرمگاہ کو گمراہ کرنے والی خواہشات اور گمراہ کرنے والے فتنوں کے بارے میں بہت زیادہ ڈر ہے۔" اسے بزار نے روایت کیا ہے

(مجمع الزوائد: 12347)

18۔ عورتیں باریک لباس پہنیں گی

[061] حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا جَرِيرٌ عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «صِنْفَانِ مِنْ أَهْلِ النَّارِ لَمْ أَرَهُمَا، قَوْمٌ مَعَهُمْ سِيَاطٌ كَأَذْنَابِ الْبَقَرِ يَضْرِبُونَ بِهَا النَّاسَ، وَنِسَاءٌ كَاسِيَاتٌ عَارِيَاتٌ مُمِيلَاتٌ مَائِلَاتٌ، رُءُوسُهُنَّ كَأَسْنِمَةِ الْبُخْتِ الْمَائِلَةِ، لَا يَدْخُلْنَ الْجَنَّةَ وَلَا يَجِدْنَ رِيحَهَا، وَإِنَّ رِيحَهَا لَيُوجَدُ مِنْ مَسِيرَةِ كَذَا وَكَذَا». [راجع: ٥٥٨٢]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "جہنم میں جانے والی دو قسمیں ایسی ہیں جو میں نے ابھی تک نہیں دیکھیں۔ ان میں سے ایک وہ لوگ ہیں جن کے پاس بیل کی دُموں کی طرح کے کوڑے ہوں گے جن سے وہ لوگوں کو (یعنی اپنی رعایا) کو ماریں گے۔ دوسری قسم ان عورتوں کی ہے جو کپڑے پہننے کے باوجود ننگی ہوتی ہیں، مردوں کو بہکانے والیاں اور خود بہکنے والیاں۔ ان کے سر بختی اونٹوں کی کوہان کی طرح (بالوں میں اونچے جوڑے لگانے

کی وجہ سے) ایک طرف جھکے ہوں گے۔ایسی عورتیں نہ جنت میں جائیں گی، نہ جنت کی خوشبو سونگھ سکیں گی حالانکہ جنت کی خوشبو طویل مسافت سے آتی ہے۔''

(مسلم:7194)

[062] حدَّثَنَا أَبُو اليَمانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ؛ ح: وَحدَّثَنا إسْماعِيلُ: حدَّثَني أخي عَنْ سُلَيمانَ بْنِ بِلَالٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ أَبي عَتِيقٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ هِنْدٍ بِنْتِ الحَارِثِ الفِرَاسِيَّةِ: أَنَّ أُمَّ سَلَمَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ قالَت: اسْتَيْقَظَ رَسُولُ اللهِ ﷺ لَيْلَةً فَزِعًا يَقُولُ: «سُبْحانَ اللهِ، مَاذا أَنْزَلَ اللهُ مِنَ الخَزائِنِ؟ وَماذا أُنْزِلَ مِنَ الفِتَنِ؟ مَنْ يُوقِظُ صَواحِبَ الحُجُرَاتِ - يُرِيدُ أَزْواجَهُ - لِكَيْ يُصَلِّينَ؟ رُبَّ كاسِيَةٍ في الدُّنْيَا عارِيَةٍ في الآخِرَةِ». [راجع: ١١٥]

نبی کریم ﷺ کی زوجۂ مطہرہ ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ ایک رات رسول اللہ ﷺ گھبرائے ہوئے بیدار ہوئے اور فرمایا: ''اللہ کی ذات پاک ہے !اللہ تعالی نے کیا خزانے نازل کئے ہیں اور کتنے فتنے اتارے ہیں !ان حجرے والیوں کو کوئی بیدار کیوں نہ کرے!'' آپ ﷺ کی مراد ازواجِ مطہراتؓ سے تھی تاکہ یہ نماز پڑھیں ۔''بہت سی دنیا میں باریک کپڑے پہننے والیاں آخرت میں ننگی ہوں گی ۔''

(بخاری:7069)

19۔قتل وغارت گری عام ہوگی

[063] حدَّثَنَا عَيَّاشُ بْنُ الوَلِيدِ: أَخْبَرَنا عَبْدَ الأَعْلَى: حدَّثَنا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ: «يَتَقارَبُ الزَّمانُ وَيَنْقُصُ العَمَلُ، وَيُلْقَى الشُّحُّ، وَتَظْهَرُ الفِتَنُ وَيَكْثُرُ الهَرْجُ». قَالُوا: يا رَسُولَ اللهِ، أَيُّما هُوَ؟ قالَ: «القَتْلُ القَتْلُ». [راجع: ٨٥]
وَقالَ يُونُسُ وشُعَيْبٌ وَاللَّيْثُ وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''زمانہ قریب ہوتا جائے گا اور عمل کم ہوتا جائے گا اور لالچ دلوں میں ڈال دیا جائے گا اور فتنے ظاہر ہونے لگیں گے اور ہرج کی کثرت ہوجائے گی ۔'' لوگوں نے سوال کیا: یا رسول اللہ ﷺ !یہ ہرج کیا چیز ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا: ''قتل قتل۔'' اور یونس اور لیث اور زہری کے بھتیجے نے بیان کیا، ان سے زہری نے ان سے حمید نے ان سے ابو ہریرہ

رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے۔

(بخاری:7061)

[064] حدَّثَنا مُسَدَّدٌ: حَدَّثَنا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُوسَى عَنْ الأَعْمَشِ، عَنْ شَقِيقٍ قالَ: كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللهِ وَأَبِي مُوسَى فَقالا: قالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إنَّ بَينَ يَدَيِ السَّاعَةِ لَأَيَّامًا يَنزِلُ فِيها الجَهْلُ وَيُرْفَعُ فِيهَا العِلْمُ وَيَكْثُرُ فِيهَا الهَرْجُ»، وَالهَرْجُ: القَتْلُ. [انظر: ٧٠٦٤، ٧٠٦٥، ٧٠٦٦]

شقیق نے بیان کیا کہ میں عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ اور ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ کے ساتھ تھا۔ان دونوں حضرات نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے دن سے پہلے ایسے دن ہوں گے جن میں جہالت اتر پڑے گی اور علم اٹھا لیا جائے گا اور ہرج بڑھ جائے گا اور ہرج قتل ہے۔“

(بخاری:7062)

[065] حدَّثَنا أَبُو اليَمانِ: أَخبرَنَا شُعَيْبٌ: حدَّثَنا أَبُو الزِّنادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قالَ: «لا تَقُومُ السَّاعَةُ حتى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِيمَتَانِ تَكُونُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ، دَعْوَتُهُمَا وَاحِدَةٌ، وَحتَّى يُبْعَثَ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ قَرِيبٌ مِنْ ثَلاثِينَ، كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللهِ، وَحتَّى يُقْبَضَ العِلْمُ وَتَكْثُرَ الزَّلازِلُ وَيَتَقارَبَ الزَّمانُ وَتَظْهَرَ الفِتَنُ وَيَكْثُرَ الهَرْجُ، وَهُوَ القَتْلُ، وَحتَّى يَكْثُرَ فِيكُمُ المَالُ فَيَفِيضَ حتَّى يُهِمَّ رَبَّ المَالِ مَنْ يَقْبَلُ صَدَقَتَهُ، وحتَّى يَعْرِضَهُ فَيَقُولَ الَّذِي يَعْرِضُهُ عَلَيْهِ: لا أَرَبَ لِي بِهِ، وَحتَّى يَتَطَاوَلَ النَّاسُ فِي البُنْيانِ، وَحتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبرِ الرَّجُلِ فَيَقُولُ: يا لَيْتَنِي مَكانَهُ، وَحتّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا، فإذَا طَلَعَتْ وَرَآهَا النَّاسُ [يعني] آمَنُوا أجمعُونَ، فذلكَ حينَ ﴿لَا يَنفَعُ نَفْسًا إِيمَٰنُهَا لَمْ تَكُنْ ءَامَنَتْ مِن قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِيٓ إِيمَٰنِهَا خَيْرًا﴾ [الأنعام:١٥٨]، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ نَشَرَ الرَّجُلانِ ثَوْبَهُمَا بَيْنَهُمَا فَلا يَتَبايَعَانِهِ وَلا يَطوِيَانِهِ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدِ انْصَرَفَ الرَّجُلُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت اس وقت تک نہ قائم ہوگی جب تک دو عظیم جماعتیں جنگ نہ کریں گی۔ان دونوں جماعتوں کے درمیان بڑی خونریزی ہوگی حالانکہ دونوں کا دعویٰ ایک ہی ہوگا اور یہاں تک کہ بہت سے جھوٹے دجال بھیجے جائیں گے تقریباً تیس دجال۔ان میں سے ہر ایک دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے اور یہاں تک کہ علم اٹھا لیا جائے گا اور زلزلوں کی کثرت ہوگی

اور زمانہ قریب ہو جائے گا اور فتنے ظاہر ہو جائیں گے اور ہرج بڑھ جائے گا اور ہرج سے مراد قتل ہے اور یہاں تک کہ تمہارے پاس مال کی کثرت ہو جائے گی بلکہ بہہ پڑے گا اور یہاں تک کہ صاحبِ مال کو اس کا فکر دامن گیر ہوگا کہ اس کا صدقہ قبول کون کرے اور یہاں تک کہ وہ پیش کرے گا لیکن جس کے سامنے وہ پیش کرے گا وہ کہے گا کہ مجھے اس کی

بِلَبَنِ لِقْحَتِهِ فَلا يَطْعَمُهُ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَهُوَ يُلِيطُ حَوْضَهُ فَلا يَسْقِي فِيهِ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ رَفَعَ أُكْلَتَهُ إِلى فِيهِ فَلا يَطْعَمُهَا». [راجع: ٨٥]

ضرورت نہیں ہے اور یہاں تک کہ لوگ بڑی بڑی عمارتوں میں آپس میں فخر کریں گے ایک سے ایک بڑھ چڑھ کر عمارات بنائیں گے اور یہاں تک ایک شخص دوسرے کی قبر سے گزرے گا اور کہے گا کہ کاش میں بھی اسی جگہ ہوتا اور یہاں تک کہ سورج مغرب سے نکلے گا۔ پس جب وہ اس طرح طلوع ہوگا اور لوگ دیکھ لیں گے تو سب ایمان لے آئیں گے لیکن یہ وہ وقت ہوگا جب کسی ایسے شخص کو اس کا یمان لانا فائدہ نہ پہنچائے گا جو پہلے سے ایمان نہ لایا ہو یا اس نے اپنے ایمان کے ساتھ اچھے کام نہ کئے ہوں اور قیامت اچانک اس طرح قائم ہوجائے گی کہ دو آدمیوں نے اپنے درمیان کپڑا پھیلا رکھا ہوگا اور اسے ابھی بیچ نہ پائے ہوں گے نہ لپیٹ پائے ہوں گے اور قیامت اس طرح برپا ہوجائے گی کہ ایک شخص اپنی اونٹنی کا دودھ نکال کر واپس ہوا ہوگا کہ اسے پیھی نہ پایا ہوگا اور قیامت اس طرح قائم ہوجائے گی کہ وہ اپنے حوض کو درست کررہا ہوگا اور اس میں سے پانی بھی نہ پیا ہوگا اور قیامت اس طرح قائم ہوجائے گی کہ اس نے اپنا لقمہ منہ کی طرف اٹھایا ہوگا اور ابھی اسے کھایا بھی نہ ہوگا۔"

(بخاری:7121)

[066] حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَٰنِ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّىٰ يَكْثُرَ الْهَرْجُ» قَالُوا: وَمَا الْهَرْجُ؟ يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «الْقَتْلُ، الْقَتْلُ».

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ ہرج کی کثرت ہوجائے۔" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ہرج کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: قتل،

قتل۔"

(مسلم:7257)

[067] حَدَّثَنَا ابْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ: حَدَّثَنَا مَرْوَانُ عَنْ يَزِيدَ - وَ هُوَ ابْنُ كَيْسَانَ -، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَيَأْتِيَنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ لَا يَدْرِي الْقَاتِلُ فِي أَيِّ شَيْءٍ قَتَلَ، وَلَا يَدْرِي الْمَقْتُولُ عَلَى أَيِّ شَيْءٍ قُتِلَ».

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "اُس ذات کی قسم جس کے قبضۂ قدرت میں میری جان ہے! لوگوں پر ایسا زمانہ ضرور آئے گا کہ قاتل نہیں جان سکے گا کہ اُس نے کس وجہ سے قتل کیا اور نہ ہی مقتول جان سکے گا کہ اُسے کسی وجہ سے قتل کیا گیا۔"

(مسلم:7303)

[068] وحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ بْنِ أَبَانَ وَوَاصِلُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَى قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِي إِسْمَاعِيلَ الْأَسْلَمِيِّ، عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ! لَا تَذْهَبُ الدُّنْيَا حَتَّى يَأْتِيَ عَلَى النَّاسِ يَوْمٌ، لَا يَدْرِي الْقَاتِلُ فِيمَ قَتَلَ، وَلَا الْمَقْتُولُ فِيمَ قُتِلَ»- فَقِيلَ: كَيْفَ يَكُونُ ذَلِكَ؟ قَالَ: «الْهَرْجُ. الْقَاتِلُ وَالْمَقْتُولُ فِي النَّارِ».

آپ ﷺ سے عرض کیا گیا: ایسا کیسے ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "بکثرت خونریزی ہوگی۔ قاتل ومقتول دونوں آگ میں ہوں گے۔"

(مسلم:7304)

[069] حَدَّثَنَا أَبُو الرَّبِيعِ الْعَتَكِيُّ وَقُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ، كِلَاهُمَا عَنْ حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ - وَاللَّفْظُ لِقُتَيْبَةَ - حَدَّثَنَا حَمَّادٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ، عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ اللهَ زَوَى لِيَ الْأَرْضَ، فَرَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا، وَإِنَّ أُمَّتِي سَيَبْلُغُ مُلْكُهَا مَا زُوِيَ لِي مِنْهَا، وَأُعْطِيتُ الْكَنْزَيْنِ الْأَحْمَرَ وَالْأَبْيَضَ، وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي لِأُمَّتِي أَنْ

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے زمین کو میرے لیے سمیٹ دیا تو میں نے اس کے مشرق ومغرب کو دیکھا اور جہاں تک کی زمین میرے لیے سمیٹ دی گئی تھی وہاں تک عنقریب میری اُمت کی سلطنت وحکومت پہنچ جائے گی اور مجھے سرخ اور سفید دو خزانے عطا کیے گئے اور میں نے اپنے ربّ سے اپنی اُمت

لَا يُهْلِكَهَا بِسَنَةٍ عَامَّةٍ، وَأَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا- مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ - فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ، وَإِنَّ رَبِّي قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنِّي إِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَإِنَّهُ لَا يُرَدُّ، وَإِنِّي أَعْطَيْتُكَ لِأُمَّتِكَ أَنْ لَا أُهْلِكَهُمْ بِسَنَةٍ عَامَّةٍ، وَلَا أُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ، يَسْتَبِيحُ بَيْضَتَهُمْ وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ بِأَقْطَارِهَا - أَوْ قَالَ: مَنْ بَيْنَ أَقْطَارِهَا - حَتَّى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا، وَيَسْبِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا».

کے لیے دُعا مانگی کہ وہ انہیں عام قحط سالی میں ہلاک نہ کرے اور اپنے علاوہ ان پر کوئی دشمن بھی مسلط نہ کرے جو ان سب کی جانوں کی ہلاکت کو مباح و جائز سمجھے اور میرے ربّ نے فرمایا: اے محمد ﷺ! جب میں کسی بات کا فیصلہ کر لیتا ہوں تو اسے تبدیل نہیں کیا جاتا اور بے شک میں نے آپ ﷺ کی امت کے لیے فیصلہ کر لیا ہے کہ انہیں عام قحط سالی کے ذریعے ہلاک نہ کروں گا اور نہ ہی ان کے علاوہ ان پر ایسا کوئی دشمن مسلط کروں گا جو ان سب کی جانوں کو مباح و جائز سمجھ کر ہلاک کر دے۔ اگرچہ ان کے خلاف زمین کے چاروں اطراف سے لوگ جمع ہو جائیں۔ یہاں تک کہ وہ ایک دوسرے کو ہلاک کریں گے اور ایک دوسرے کو خود ہی قیدی بنائیں گے۔“

(مسلم:7258)

[070] حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ؛ ح: وَحَدَّثَنَا ابْنُ نُمَيْرٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ بْنُ حَكِيمٍ: أَخْبَرَنِي عَامِرُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَقْبَلَ ذَاتَ يَوْمٍ مِنَ الْعَالِيَةِ، حَتَّى إِذَا مَرَّ بِمَسْجِدِ بَنِي مُعَاوِيَةَ، دَخَلَ فَرَكَعَ فِيهِ رَكْعَتَيْنِ، وَصَلَّيْنَا مَعَهُ، وَدَعَا رَبَّهُ طَوِيلًا، ثُمَّ انْصَرَفَ إِلَيْنَا، فَقَالَ ﷺ: «سَأَلْتُ رَبِّي ثَلَاثًا، فَأَعْطَانِي اثْنَتَيْنِ وَمَنَعَنِي وَاحِدَةً، سَأَلْتُ رَبِّي أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِالسَّنَةِ فَأَعْطَانِيهَا، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِالْغَرَقِ فَأَعْطَانِيهَا،

حضرت سعد بن ابی وقاص رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک دن مقامِ عالیہ سے تشریف لائے یہاں تک کہ بنو معاویہ کی مسجد کے پاس سے گزرے تو اس میں تشریف لے گئے اور اس میں دو رکعتیں ادا کیں اور ہم نے بھی آپ ﷺ کے ساتھ نماز ادا کی اور آپ ﷺ نے اپنے ربّ سے لمبی دُعا مانگی۔ پھر ہماری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: ”میں نے اپنے ربّ سے تین چیزیں مانگیں، پس دو چیزیں مجھے عطا کر دی گئیں اور ایک چیز سے مجھے روک دیا گیا۔ میں نے اپنے ربّ سے مانگا کہ میری اُمت کو قحط سالی کے ذریعہ ہلاک نہ

وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يَجْعَلَ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ فَمَنَعَنِيهَا».

کرے۔ پس یہ مجھے عطا کر دیا گیا اور میں نے اللہ عزوجل سے مانگا کہ میری اُمت کو غرق کر کے ہلاک نہ کرے۔ پس اللہ عزوجل سے نے یہ چیز بھی مجھے عطا کر دی اور میں نے اللہ عزوجل سے سوال کیا کہ ان کی آپس میں ایک دوسرے سے لڑائی نہ ہو تو مجھے اس سوال سے منع کر دیا گیا۔"

(مسلم:7260)

[071] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا عَوْفٌ عَنِ الْحَسَنِ: حَدَّثَنَا أَسِيدُ بْنُ الْمُتَشَمِّسِ، قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو مُوسٰى: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ لَهَرْجًا» قَالَ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ مَا الْهَرْجُ؟ قَالَ: «الْقَتْلُ» فَقَالَ بَعْضُ الْمُسْلِمِينَ: يَا رَسُولَ اللهِ إِنَّا نَقْتُلُ الآنَ فِي الْعَامِ الْوَاحِدِ، مِنَ الْمُشْرِكِينَ كَذَا وَكَذَا. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَيْسَ بِقَتْلِ الْمُشْرِكِينَ. وَلٰكِنْ يَقْتُلُ بَعْضُكُمْ بَعْضًا، حَتَّى يَقْتُلَ الرَّجُلُ جَارَهُ وَابْنَ عَمِّهِ وَذَا قَرَابَتِهِ» فَقَالَ بَعْضُ الْقَوْمِ: يَا رَسُولَ اللهِ وَمَعَنَا عُقُولُنَا، ذٰلِكَ الْيَوْمَ؟ فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا. تُنْزَعُ عُقُولُ أَكْثَرِ ذٰلِكَ الزَّمَانِ. وَيَخْلُفُ لَهُ هَبَاءٌ مِنَ النَّاسِ لَا عُقُولَ لَهُمْ».

ثُمَّ قَالَ الأَشْعَرِيُّ: وَايْمُ اللهِ إِنِّي لأَظُنُّهَا مُدْرِكَتِي وَإِيَّاكُمْ. وَايْمُ اللهِ مَا لِي وَلَكُمْ مِنْهَا مَخْرَجٌ، إِنْ أَدْرَكَتْنَا فِيمَا عَهِدَ إِلَيْنَا نَبِيُّنَا ﷺ، إِلَّا أَنْ نَخْرُجَ كَمَا دَخَلْنَا فِيهَا.

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ہم سے بیان کیا: "قیامت کے سامنے خونریزی ہوگی یعنی ہرج۔" ہم نے عرض کیا: ہرج کیا ہے یارسول اللہ ﷺ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "قتل۔" بعض مسلمانوں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! ہم تو اب بھی ایک سال میں اتنے مشرکوں کو مارتے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "یہ مشرکوں کا قتل نہ ہوگا بلکہ تم آپس میں ایک دوسرے کو قتل کرو گے یہاں تک کہ آدمی اپنے پڑوسی اور چچا کے بیٹے کو مارے گا اور اپنے رشتہ داروں کو۔" بعض لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! اس وقت ہم میں عقلیں بھی ہوں گی یا نہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "نہیں! اس زمانہ کے اکثر لوگوں کی عقلیں سلب ہو جائیں گی (یعنی جاتی رہیں گی) اور وہ لوگ باقی رہ جائیں گے جو ذلیل اور خوار ہیں ذروں کی طرح جو سورج کی شعاع میں اڑتے ہیں۔ ان میں عقلیں نہ ہوں گی اور ہوس اور حرص کے بندے ہوں گے۔ دنیا کے لیے اپنے عزیزوں اور اپنے دوستوں کو ماریں گے۔ پھر ابوموسیٰ

اشعری رضی اللہ عنہ نے کہا: قسم خدا کی! میں سمجھتا ہوں کہ شاید یہ زمانہ مجھ کو اور تم کو پائے اور قسم خدا کی! اگر یہ زمانہ مجھ کو اور تم کو پائے تو نہ میں نہ تم اس میں سے نکل سکو گے جیسا کہ آنحضرت ﷺ نے ہم سے عہد کیا ہے کہ اس میں سے نہ نکل سکیں گے جیسے اس میں جائیں گے۔

(ابن ماجه:3959)

[072] حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ الْعُثْمَانِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَفِيضَ الْمَالُ، وَتَظْهَرَ الْفِتَنُ، وَيَكْثُرَ الْهَرْجُ» قَالُوا: وَمَا الْهَرْجُ؟ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: «الْقَتْلُ. الْقَتْلُ. الْقَتْلُ» ثَلَاثًا.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ”قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ مال و دولت بہنے لگے اور فتنے ظاہر ہوں اور ہرج بہت ہوگا۔“ لوگوں نے عرض کیا: ہرج کیا ہے یا رسول اللہ ﷺ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ”قتل قتل قتل“ تین بار۔

(ابن ماجه:4047)

[073] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا وَهْبُ بْنُ جَرِيرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي قَالَ: سَمِعْتُ النُّعْمَانَ بْنَ رَاشِدٍ [يُحَدِّثُ] عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الحارِثِ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ خَبَّابِ بْنِ الْأَرَتِّ، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ صَلَاةً فَأَطَالَها فَقَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! صَلَّيْتَ صَلَاةً لَمْ تَكُنْ تُصَلِّيهَا، قَالَ: «أَجَلْ إِنَّهَا صَلَاةُ رَغْبَةٍ وَرَهْبَةٍ، إِنِّي سَأَلْتُ الله فِيهَا ثَلَاثًا فَأَعْطَانِي اثْنَتَيْنِ وَمَنَعَنِي وَاحِدَةً: سَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُهْلِكَ أُمَّتِي بِسَنَةٍ فَأَعْطَانِيهَا، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِم فأَعْطَانِيهَا، وَسَأَلْتُهُ أَنْ لَا يُذِيقَ [illegible] بَأْسَ بَعْضٍ فَمَنَعَنِيهَا».

حضرت خباب بن ارت رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے (ایک بار) نماز پڑھی اور اسے خوب لمبا کیا۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ نے اتنی لمبی نماز کبھی نہیں پڑھی جتنی لمبی یہ نماز پڑھی ہے۔ فرمایا: ”ہاں! یہ رغبت اور ڈر والی نماز تھی۔ میں نے اس نماز میں اللہ تعالیٰ سے تین چیزوں کا سوال کیا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے ان میں سے دو عطا کر دیں اور ایک سے روک دیا۔ میں نے سوال کیا کہ اے اللہ! میری امت کو قحط سے ہلاک نہ کرنا۔ اللہ تعالیٰ نے مجھے یہ عطا کر دی۔ اور میں نے سوال کیا کہ ان پر کسی غیر قوم سے دشمن مسلط نہ کرنا۔ اللہ تعالیٰ نے یہ بھی منظور

فرمائی۔ اور میں نے سوال کیا کہ یہ آپس میں قتل وغارت نہ کریں تو اللہ تعالیٰ نے مجھے اس سے روک دیا۔"

(ترمذی:2175)

[074] **حَدَّثَنَا** قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ [الرَّحبِيِّ]، عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ اللهَ زَوَى لِيَ الأَرْضَ فَرَأَيْتُ مَشَارِقَها وَمَغَارِبَهَا، وإِنَّ أُمَّتِي سَيَبْلُغُ مُلْكُهَا مَا زُوِيَ لِي مِنْهَا، وَأُعْطِيتُ الْكَنْزَيْنِ الأَحْمَرَ والأَصْفَرَ، وَإِنِّي سَأَلْتُ رَبِّي لأُمَّتِي أَنْ لَا يُهْلِكَهَا بِسَنَةٍ عَامَّةٍ، وَأَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ، وإِنَّ رَبِّي قَالَ: يَا مُحَمَّدُ! إِنِّي إِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً فَإِنَّهُ لَا يُرَدُّ، وإِنِّي أَعْطَيْتُكَ لأُمَّتِكَ أَنْ لَا أُهْلِكَهُمْ بِسَنَةٍ عَامَّةٍ وَلَا أُسَلِّطَ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ سِوَى أَنْفُسِهِمْ فَيَسْتَبِيحَ بَيْضَتَهُمْ، وَلَوِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ بِأَقْطَارِهَا - أَوْ قَالَ - : مِنْ بَيْنِ أَقْطَارِهَا حَتَّى يَكُونَ بَعْضُهُمْ يُهْلِكُ بَعْضًا وَيَسْبِي بَعْضُهُمْ بَعْضًا».

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ نے میرے لیے زمین لپیٹ دی۔ میں نے اس کا مشرق اور مغرب دیکھا۔ جتنی زمین میرے لئے لپیٹ دی گئی وہاں تک میری امت کی حکومت پہنچے گی۔ مجھے سرخ اور سفید دو خزانے دیئے گئے۔ میں نے اپنے رب سے اپنی امت کے لیے سوال کیا کہ انہیں قحط سے ہلاک نہ کرنا اور ان پر کوئی غیر دشمن مسلط نہ کرنا جو ان سب کو ہلاک کر دے۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا: اے محمد ﷺ! میں جو فیصلہ کرتا ہوں اسے رد نہیں کیا جاتا۔ میں نے اسے قبول کر لیا ہے کہ تیری امت کو قحط سے ہلاک نہیں کروں گا اور نہ ہی ان پر ان کے غیر سے کوئی دشمن مسلط کروں گا کہ جو ان تمام کو تباہ کر دے خواہ تمام عالم (کفر) ان کے خلاف جمع ہو جائے حتیٰ کہ یہ آپس میں ایک دوسرے کو ہلاک کریں گے اور قیدی بنائیں گے۔"

(ترمذی:2176)

[075] **حَدَّثَنَا** أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَىٰ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، يَرْفَعُهُ قَالَ: «يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ، وَيَنْقُصُ الْعِلْمُ، وَيُلْقَىٰ الشُّحُّ، وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ، وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا الْهَرْجُ؟ قَالَ: «الْقَتْلُ».

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "زمانہ چھوٹا ہو جائے گا (یعنی جلدی گزر جائے گا بوجہ عیش وعشرت کے بابرکت نہ ہونے کی وجہ سے یا یہ مراد ہے کہ عمریں چھوٹی ہوگی اور بعضوں نے کہا لوگ فکروں میں مصروف ہوں گے بوجہ فتنوں کے معلوم نہ ہوگا کہ کتنے دن

گزر گئے)اور علم گھٹ جائے گا اور لوگوں کے دلوں میں بخیلی ڈال دی جائے گی اور فتنے ظاہر ہوں گے اور ہرج بہت ہوگا۔" لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! ہرج کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "قتل۔"

(ابن ماجه:4052)

[076] حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بنُ صَالِحٍ: حَدَّثَنا عَنْبَسَةُ: حدَّثني يُونُسُ عن ابنِ شِهَابٍ قال: حدَّثني حُمَيْدُ بنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؛ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قال: قال رَسُولُ الله ﷺ: «يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ، وَيَنْقُصُ الْعِلْمُ، وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ، وَيُلْقَى الشُّحُّ، وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ». قِيلَ: يَا رَسُولَ الله! أَيَّةُ هُوَ؟ قَالَ: «الْقَتْلُ الْقَتْلُ».

حضرت ابوہریرہ ﷺ سے مروی ہے آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: "قیامت سے پہلے زمانہ قریب ہوجائے گا، علم گھٹ جائے گا، فتنے ظاہر ہوں گے، لوگوں میں کنجوسی ڈال دی جائے گی اور ہرج بہت زیادہ ہوگا۔" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! ہرج سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "قتل۔"

(ابو داؤد:4255)

[077] حَدَّثَنَا ابنُ نُفَيْلٍ: حَدَّثَنَا زُهَيْرٌ: حَدَّثَنَا زِيَادُ بنُ خَيْثَمَةَ: حَدَّثَنَا الأَسْوَدُ بنُ سَعِيدٍ الْهَمْدَانِيُّ عن جَابِرِ بنِ سَمُرَةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ.

زَادَ: فَلَمَّا رَجَعَ إِلَى مَنْزِلِهِ أَتَتْهُ قُرَيْشٌ فقالُوا: ثُمَّ يَكُونُ مَاذَا؟ قالَ: ثُمَّ يَكُونُ الْهَرْجُ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے، پہلی روایت جیسی ہی روایت ہے، آخر میں ان الفاظ کا اضافہ ہے کہ پھر آپ ﷺ گھر کی طرف روانہ ہوئے تو آپ ﷺ کی خدمت میں قبیلۂ قریش کے لوگ حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ پھر اس کے بعد کیا پیش آئے گا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "پھر قتل و قتال ہوگا۔"

(ابو داود:4281)

[078] عَـنْ اَبِی هُـرَيْـرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَـالَ: "لَا تَـقُـوْمُ السَّـاعَةُ حَتَّى تَظْهَرَ الْفِتَنُ وَيَكْثُرَ الْـكَذِبُ وَيَتَقَارَبُ الْاَسْوَاقُ وَيَتَقَارَبَ الزَّمَانُ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک فتنے ظاہر نہ ہوں ۔جھوٹ کی کثرت ہوجائے گی، تجارتی مراکز عام ہوجائیں

قِيلَ وَمَا الْهَرَجُ قِيلَ وَمَا الْهَرَجُ ؟ قَالَ :"الْقَتْلُ" .

گے، وقت گھٹ جائے گا، ہرج بہت زیادہ بڑھ جائے گا۔" عرض کیا گیا: ہرج کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "قتل کرنا۔"

(مسند الامام احمد: 205/1)

20۔ گمراہ حکمران مسلط کر دیئے جائیں گے

[079] حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ شُعَيْبِ بْنِ شَابُورٍ: حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ بَشِيرٍ عَنْ قَتَادَةَ أَنَّهُ حَدَّثَهُمْ عَنْ أَبِي قِلَابَةَ الْجَرْمِيِّ، عَبْدِ اللهِ بْنِ زَيْدٍ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ الرَّحَبِيِّ، عَنْ ثَوْبَانَ، مَوْلَىٰ رَسُولِ اللهِ ﷺ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «زُوِيَتْ لِيَ الأَرْضُ حَتَّى رَأَيْتُ مَشَارِقَهَا وَمَغَارِبَهَا. وَأُعْطِيتُ الْكَنْزَيْنِ: الأَصْفَرَ أَوِ الأَحْمَرَ وَالأَبْيَضَ يَعْنِي الذَّهَبَ وَالْفِضَّةَ وَقِيلَ لِي: إِنَّ مُلْكَكَ إِلَى حَيْثُ زُوِيَ لَكَ. وَإِنِّي سَأَلْتُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ ثَلَاثًا: أَنْ لَا يُسَلِّطَ عَلَىٰ أُمَّتِي جُوعًا فَيُهْلِكَهُمْ بِهِ عَامَّةً. وَأَنْ لَا يَلْبِسَهُمْ شِيَعًا وَيُذِيقَ بَعْضَهُمْ بَأْسَ بَعْضٍ. وَإِنَّهُ قِيلَ لِي: إِذَا قَضَيْتُ قَضَاءً، فَلَا مَرَدَّ لَهُ. وَإِنِّي لَنْ أُسَلِّطَ عَلَىٰ أُمَّتِكَ جُوعًا فَيُهْلِكَهُمْ [فِيهِ.] وَلَنْ أَجْمَعَ عَلَيْهِمْ مَنْ بَيْنَ أَقْطَارِهَا، حَتَّى يُفْنِيَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا، وَيَقْتُلَ بَعْضُهُمْ بَعْضًا. وَإِذَا وُضِعَ السَّيْفُ فِي أُمَّتِي، فَلَنْ يُرْفَعَ عَنْهُمْ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ. وَإِنَّ مِمَّا أَتَخَوَّفُ عَلَى أُمَّتِي أَئِمَّةً مُضِلِّينَ. وَسَتَعْبُدُ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي الأَوْثَانَ. وَسَتَلْحَقُ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي بِالْمُشْرِكِينَ. وَإِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ دَجَّالِينَ كَذَّابِينَ. قَرِيبًا مِنْ

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو مولیٰ تھے جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میرے لیے زمین سمیٹ لی گئی ہے یہاں تک کہ میں نے اس کے پورب اور پچھم دیکھے اور مجھے دونوں خزانے دیئے گئے زرد یا سرخ اور سفید (روم کا سکہ اکثر سونے کا اور ایران کا چاندی کا) اور مجھ سے کہا گیا تمہاری امت کی سلطنت وہیں تک ہوگی جہاں تک زمین تمہارے لیے سمیٹی گئی اور میں نے اللہ سے تین بار چاہا یہ کہ میری امت کو قحط سے ہلاک نہ کرے یعنی ساری امت کو یا اکثر امت کو اور ان کو ٹکڑے ٹکڑے نہ کرے (یعنی الگ الگ گروہ) اور ان کی آپس میں لڑائی نہ کرا اور مجھ سے کہا گیا کہ میں جب کوئی قضا (حکم) کرتا ہوں تو وہ رد نہیں ہوسکتا۔ بیشک میں تیری امت کو ہلاک نہ کروں گا اور میں ان کے اوپر سارے مخالف زمین کے تمام کناروں سے جمع نہ کروں گا یہاں تک کہ وہ خود آپس میں لڑنا شروع کریں گے اور ایک دوسرے کو قتل کریں گے اور جب میری امت میں آپس میں تلوار چلے گی تو قیامت تک وہ تلوار ان میں سے نہ اٹھے گی مگر قیامت کے قریب یعنی امام مہدی علیہ السلام کے وقت اور میں سب سے زیادہ

ثَلَاثِينَ. كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ. وَلَنْ تَزَالَ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ مَنْصُورِينَ، لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَالَفَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللهِ، عَزَّ وَجَلَّ».
قَالَ أَبُو الْحَسَنِ: لَمَّا فَرَغَ أَبُو عَبْدِ اللهِ مِنْ هٰذَا الْحَدِيثِ، قَالَ: مَا أَهْوَلَهُ

جو ڈرتا ہوں اپنی امت پر وہ گمراہ حاکموں سے سبب سے (یعنی فاسق اور فاجر بادشاہوں سے کیونکہ ان کے سبب سے رعایا بھی گمراہ ہوگی) اور قریب ہے کہ میری امت کے بعض قبیلے بتوں (اور تھانوں اور جھنڈوں اور مزاروں اور قبروں اور چلوں) کو پوجیں گے۔ عنقریب میری امت کے بعض قبیلے مشرکوں سے مل جائیں گے اور قیامت کے سامنے (یعنی قریب) جھوٹے لوگ نکلیں گے دجال کے قریب۔ ان میں سے ہر شخص یہ دعویٰ کرے گا کہ میں اللہ کا نبی ہوں اور ہمیشہ میری امت میں سے ایک گروہ حق پر قائم رہے گا اور جو کوئی ان کا مخالف وہ ان کو کوئی نقصان نہیں پہنچا سکے گا یہاں تک کہ اللہ کا حکم آئے۔"

(ابن ماجه:3952)

[080] حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ خَالِدٍ الدِّمَشْقِيُّ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، أَبُو أَيُّوبَ، عَنِ ابْنِ أَبِي مَالِكٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عَطَاءِ بْنِ أَبِي رَبَاحٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: أَقْبَلَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ. فَقَالَ: «يَا مَعْشَرَ الْمُهَاجِرِينَ خَمْسٌ إِذَا ابْتُلِيتُمْ بِهِنَّ، وَأَعُوذُ بِاللهِ أَنْ تُدْرِكُوهُنَّ:

لَمْ [تَظْهَرِ] الْفَاحِشَةُ فِي قَوْمٍ قَطُّ، حَتَّى يُعْلِنُوا بِهَا، إِلَّا فَشَا فِيهِمُ الطَّاعُونُ وَالْأَوْجَاعُ الَّتِي لَمْ تَكُنْ مَضَتْ فِي أَسْلَافِهِمُ الَّذِينَ مَضَوْا.

وَلَمْ يَنْقُصُوا الْمِكْيَالَ وَالْمِيزَانَ، إِلَّا أُخِذُوا بِالسِّنِينَ وَشِدَّةِ الْمَؤُونَةِ وَجَوْرِ السُّلْطَانِ عَلَيْهِمْ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ ہماری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: "اے مہاجرین کے گروہ! پانچ باتیں ہیں جب تم ان میں مبتلا ہو اور میں اللہ کی پناہ مانگتا ہوں اس سے کہ تم ان میں مبتلا ہو۔ (1) جب کسی قوم میں اعلانیہ فسق و فجور ہوتا ہے تو ان میں طاعون آتا ہے اور ایسی ایسی بیماریاں پیدا ہوتی ہیں کہ اگلے لوگوں میں وہ بیماریاں کبھی نہیں ہوتی تھیں۔ (2) جب کوئی قوم تول اور ماپ میں چوری کرتی ہے تو ان پر قحط اترتا ہے اور سخت مصیبت پڑتی ہے اور بادشاہِ وقت ان پر ظلم کرتا ہے اور (3) جب کوئی قوم اپنے مال کی زکوۃ نہیں دیتی تو اللہ عزوجل ان پر بارش کو روک دیتا ہے

وَلَمْ يَمْنَعُوا زَكَاةَ أَمْوَالِهِمْ، إِلَّا مُنِعُوا الْقَطْرَ مِنَ السَّمَاءِ، وَلَوْلَا الْبَهَائِمُ لَمْ يُمْطَرُوا.
وَلَمْ يَنْقُضُوا عَهْدَ اللهِ وَعَهْدَ رَسُولِهِ، إِلَّا سَلَّطَ اللهُ عَلَيْهِمْ عَدُوًّا مِنْ غَيْرِهِمْ، فَأَخَذُوا بَعْضَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ.
وَمَا لَمْ تَحْكُمْ أَئِمَّتُهُمْ بِكِتَابِ اللهِ، وَيَتَخَيَّرُوا مِمَّا أَنْزَلَ اللهُ، إِلَّا جَعَلَ اللهُ بَأْسَهُمْ بَيْنَهُمْ».

اوراگر دنیا میں چار پائے نہ ہوتے تو بالکل پانی نہ پڑتا اور (4) جب کوئی قوم اللہ کی کتاب اوراس کے رسول کا عہد توڑتی ہے تو اللہ عزوجل ان پر ایک دشمن مسلط کرتا ہے جوان کی قوم کا نہیں ہوتا اور وہ بعض اس مال کو جوان کے ہاتھ میں ہوتا ہے چھین لیتا ہے اور (5) جب مسلمان حاکم اللہ تعالیٰ کی حکومت پر نہیں چلتے اور اللہ نے جو اتارا اس کو اختیار نہیں کرتے تو اللہ جل اللہ ان کے اندر لڑائی ڈال دیتا ہے۔''

(ابن ماجه:4019)

[081] حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الكِنْدِيُّ [الْكُوفِيُّ]: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ حُبَابٍ: أَخْبَرَنِي مُوسَى بْنُ عُبَيْدَةَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ اللهِ بْنُ دِينَارٍ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا مَشَتْ أُمَّتِي الْمُطَيطِياءَ وَخَدَمَهَا أَبْنَاءُ الْمُلُوكِ أَبْنَاءُ فَارِسَ وَالرُّومِ سُلِّطَ شِرَارُهَا عَلَى خِيَارِهَا».

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت جب متکبرانہ چال چلے گی اوران کے خادم بادشاہوں کے بیٹے فارس اورروم کے بیٹے ہوں گے تو اس وقت اچھے لوگوں پر برے لوگ مسلط کر دیئے جائیں گے۔''

(ترمذی:2261)

[082] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا أَبُو عَامِرٍ [العَقَدِيُّ]: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ أَبِي حُمَيْدٍ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «أَلَا أُخْبِرُكُمْ بِخِيَارِ أُمَرَائِكُمْ وَشِرَارِهِمْ: خِيَارُهُم الَّذِينَ تحِبُّونَهُمْ وَيُحِبُّونَكُمْ وَتَدْعُونَ لَهُمْ وَيَدْعُونَ لَكُمْ، وَشِرَارُ أُمَرَائِكُمُ الَّذِينَ تُبْغِضُونَهُمْ وَيُبْغِضُونَكُمْ وَتَلْعَنُونَهُمْ وَيَلْعَنُونَكُمْ».

حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت نبی مکرم ﷺ نے فرمایا: ''کیا میں تمہیں تمہارے اچھے حاکموں اور برے حاکموں کی خبر نہ دوں؟ بہتر حکمران وہ ہیں جن کو تم پسند کرتے ہو اور وہ تمہیں پسند کرتے ہیں۔ تم ان کے لئے دعائیں مانگتے ہو اور وہ تمہارے لئے دعائیں مانگتے ہیں۔ اور تمہارے برے حکمران وہ ہیں جن کو تم ناپسند کرتے ہو اور وہ تمہیں ناپسند کرتے ہیں۔ تم ان پر لعنتیں بھیجتے ہو اور وہ تم پر لعنتیں بھیجتے ہیں۔''

(ترمذی:2264)

[083] حَدَّثَنَا الْحَسَنُ بْنُ عَلِيٍّ الخَلَّالُ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: أَخْبَرَنَا هِشَامُ بْنُ حَسَّانَ عَنِ الحَسَنِ، عَنْ ضبّة بنِ مِحصَنٍ، عَنْ امّ سَلَمَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «إِنَّهُ سَيَكُونُ عَلَيْكُمْ أَئِمَّةٌ تَعْرِفُونَ وَتُنْكِرُونَ، فَمَنْ أَنْكَرَ فَقَدْ بَرِىءَ، وَمَنْ كَرِهَ فَقَدْ سَلِمَ، وَلَكِنْ مَنْ رَضِيَ وَتَابَعَ». فَقِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَفَلَا نُقَاتِلُهُم؟ قَالَ: «لَا، مَا صَلَّوا».

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم پر ایسے حکمران مقرر ہوں گے جن کے بعض افعال کو تم اچھا جانو گے اور بعض افعال کو برا۔ جس نے ان کے برے افعال کا زبان سے انکار کیا وہ بری ہو گیا اور جس نے دل سے برا جانا وہ گناہ اور وبال سے محفوظ رہ گیا مگر جو ان پر راضی ہوا اور ان کی پیروی کی وہ ظلم و زیادتی پر ان کے ساتھ شریک ہو گیا۔'' عرض کیا گیا: کیا ہم ایسے حکمرانوں سے قتال نہ کریں؟ فرمایا: ''نہیں جب تک وہ نماز پڑھیں۔''

(ترمذی:2265)

[084] حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا عَمْرُو بْنُ يَحْيَى بْنِ سَعِيدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ سَعِيدٍ قَالَ: أَخْبَرَنِي جَدِّي قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا مَعَ أَبِي هُرَيْرَةَ فِي مَسْجِدِ النَّبِيِّ ﷺ بِالْمَدِينَةِ وَمَعَنَا مَرْوَانُ، قَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: سَمِعْتُ الصَّادِقَ الْمَصْدُوقَ يَقُولُ: «هَلَكَةُ أُمَّتِي عَلَى يَدَيْ غِلْمَةٍ مِنْ قُرَيْشٍ»، فَقَالَ مَرْوَانُ: لَعْنَةُ اللهِ عَلَيهِمْ غِلْمَةً، فَقَالَ أَبُو هُرَيْرَةَ: لَوْ شِئْتُ أَنْ أَقُولَ: بَنِي فُلَانٍ وَبَنِي فُلَانٍ لَفَعَلْتُ، فَكُنْتُ أَخْرُجُ مَعَ جَدِّي إِلَى بَنِي مَرْوَانَ حِينَ مَلَكُوا بِالشَّامِ فَإِذَا رَآهُمْ غِلْمَانًا أَحْدَاثًا قَالَ لَنَا: عَسَى هٰؤُلَاءِ أَنْ يَكُونُوا مِنهُمْ، قُلْنَا: أَنْتَ أَعْلَمُ. [راجع: ٣٦٠٤]

عمرو بن یحییٰ بن سعید نے بیان کیا، انہوں نے کہا کہ مجھے میرے دادا سعید نے خبر دی، کہا کہ میں ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کے پاس مدینہ منورہ میں نبی کریم ﷺ کی مسجد میں بیٹھا تھا اور ہمارے ساتھ مروان بھی تھا۔ ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ میں نے صادق و مصدوق ﷺ سے سنا ہے، آپ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت کی تباہی قریش کے چند چھوکروں کے ہاتھ سے ہوگی۔'' مروان نے اس پر کہا: ان پر اللہ کی لعنت ہو! ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے کہا: اگر میں ان کے خاندان کے نام لے کر بتلانا چاہوں تو بتلا سکتا ہوں۔ پھر جب بنی مروان شام کی حکومت پر قابض ہو گئے تو میں اپنے دادا کے ساتھ ان کی طرف جاتا تھا۔ جب وہاں انہوں نے نوجوان لڑکوں کو دیکھا تو کہا کہ شاید یہ انہی میں سے ہوں۔ ہم نے کہا کہ آپ کو زیادہ علم ہے

(بخاری:7058)

[085] حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ ابْنُ زَيْدٍ، عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ [الرَّحَبِيِّ]، عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّمَا أَخَافُ عَلَى أُمَّتِي أَئِمَّةً مُضِلِّينَ». قَالَ: وقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَزَالُ طَائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى الْحَقِّ ظَاهِرِينَ لَا يَضُرُّهُمْ مَنْ خَذَلَهُمْ حَتَّى يَأْتِيَ أَمْرُ اللهِ».

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''مجھے اپنی امت پر گمراہ کرنے والے حکمرانوں کا ڈر ہے۔'' راوی کہتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میری امت میں سے ایک جماعت ہمیشہ حق پر قائم اور باطل پر غالب رہے گی۔ جو ان کو رسوا کرنا چاہے گا وہ انہیں نقصان نہیں پہنچا سکے گا حتیٰ کہ اللہ تعالیٰ کا امر آجائے گا۔''

(ترمذی:2229)

[086] عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ :"اِذَا ضُيِّعَتِ الْاَمَانَةُ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ" قَالَ :کَیْفَ اِضَاعَتُهَا یَا رَسُولَ اللهِ ﷺ ؟ قَالَ :"اِذَا اُسْنِدَ الْاَمْرُ اِلَی غَیْرِ اَهْلِهِ فَانْتَظِرِ السَّاعَةَ".

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''جب امانت ضائع کی جائے گی اس وقت قیامت کا انتظار کرنا۔'' حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے دریافت کیا: یا رسول اللہ ﷺ! امانت کیسے ضائع کی جائے گی؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جب حکومت ان لوگوں کو دی جائے گی جو اس کے اہل نہ ہوں تو قیامت کا انتظار کرنا۔''

(بخاری:6496)

[087] عَنْ شَدَّادِ ابْنِ اَوْسٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِیَّ ﷺ قَالَ :"اِنِّی لَاَخَافُ عَلَیٰ اُمَّتِی اِلَّا الْاَئِمَّةَ الْمُضِلِّیْنَ وَاِذَا وُضِعَ السَّیْفُ فِی اُمَّتِی لَا یُرْفَعُ عَنْهُمْ اِلَی یَوْمِ الْقِیَامَةِ".

حضرت شداد بن اوس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''میں اپنی امت کے بارے میں گمراہ کرنے والے حکمرانوں سے بہت ڈرتا ہوں۔ میری امت میں ایک دفعہ جب تلوار نکل آئی تو قیامت تک میان میں نہیں جائے گی۔'' اسے احمد اور بزار نے روایت کیا ہے

(مجمع الزوائد:11965)

[088] وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے

سَهْلِ بْنِ عَسْكَرٍ التَّمِيمِيُّ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَسَّانَ؛ ح: وَحَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَٰنِ الدَّارِمِيُّ: أَخْبَرَنَا يَحْيَىٰ وَهُوَ ابْنُ حَسَّانَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ يَعْنِي ابْنَ سَلَّامٍ: حَدَّثَنَا زَيْدُ بْنُ سَلَّامٍ عَنْ أَبِي سَلَّامٍ قَالَ: قَالَ حُذَيْفَةُ بْنُ الْيَمَانِ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنَّا كُنَّا بِشَرٍّ، فَجَاءَ اللهُ بِخَيْرٍ، فَنَحْنُ فِيهِ، فَهَلْ مِنْ وَرَاءِ هَٰذَا الْخَيْرِ شَرٌّ؟ قَالَ: «نَعَمْ» قُلْتُ: هَلْ وَرَاءَ ذَٰلِكَ الشَّرِّ خَيْرٌ؟ قَالَ: «نَعَمْ» قُلْتُ: فَهَلْ وَرَاءَ ذَٰلِكَ الْخَيْرِ شَرٌّ؟ قَالَ: «نَعَمْ» قُلْتُ: كَيْفَ؟ قَالَ: «يَكُونُ بَعْدِي أَئِمَّةٌ لَا يَهْتَدُونَ بِهُدَايَ، وَلَا يَسْتَنُّونَ بِسُنَّتِي، وَسَيَقُومُ فِيهِمْ رِجَالٌ قُلُوبُهُمْ قُلُوبُ الشَّيَاطِينِ فِي جُثْمَانِ إِنْسٍ» قَالَ: قُلْتُ: كَيْفَ أَصْنَعُ؟ يَا رَسُولَ اللهِ! إِنْ أَدْرَكْتُ ذَٰلِكَ؟ قَالَ: «تَسْمَعُ وَتُطِيعُ [لِلْأَمِيرِ]، وَإِنْ ضُرِبَ ظَهْرُكَ، وَأُخِذَ مَالُكَ، فَاسْمَعْ وَأَطِعْ».

عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! ہم لوگ برائی میں مبتلا تھے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمیں بھلائی عطا فرمائی۔ کیا اس خیر اور بھلائی کے بعد (دوبارہ) برائی آئے گی؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ہاں!'' میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! اس برائی کے بعد پھر خیر ہوگی؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ہاں!'' میں نے عرض کیا: کیا اس خیر کے بعد پھر برائی آئے گی؟ آپ ﷺ نے عرض کیا: ''ہاں!'' میں نے عرض کیا: وہ کیسے؟ آپ ﷺ ارشاد فرمایا: ''میرے بعد ایسے لوگ حاکم بنیں گے جو میری ہدایت کے مطابق لوگوں کی راہ نمائی نہیں کریں گے، نہ ہی میری سنت پر لوگوں کو چلائیں گے بلکہ ان میں ایسے حاکم بھی ہوں گے جو انسانی جسموں میں شیطانی دل رکھتے ہوں گے۔'' حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! اگر میں ایسا وقت پاؤں تو کیا کروں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''ان کی بات سنو اور اطاعت کرو خواہ تیری پیٹھ زخمی کر دیں یا تیرا مال لے لیں بہرحال ان کی بات سنو اور اطاعت کرو۔'' (مسلم:4785)

[089] عَنْ اَبِي اُمَامَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَـكُوْنُ فِي هٰذِهِ الْاُمَّةِ فِي آخِرِ الزَّمَانِ رِجَالٌ مَعَهُمْ سِيَـاطٌ كَـاَنَّهَا اَذْنَابُ الْبَقَرِ يَغْدُوْنَ فِي سَخَطِ اللهِ وَيَرُوْحُوْنَ فِي غَضَبِهٖ .

حضرت ابوامامہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''آخری زمانہ میں اس امت پر ایسے لوگ مسلط ہوں گے جن کے پاس گائے کی دُموں جیسے کوڑے ہوں گے۔ وہ لوگ اللہ کے غصہ میں صبح کریں گے اور اللہ کے غضب میں شام کریں گے۔'' (احمد، حاکم، طبرانی)

[090] عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ "يَكُوْنُ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ هُمْ شَرٌّ مِنَ الْمَجُوْسِ .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''تم پر ایسے لوگ حاکم بنیں گے جو آتش پرستوں سے بھی بدتر ہوں گے۔'' اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

(مجمع الزوائد:9194)

[091] عَنْ كَعْبِ بْنِ عُجْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَقَالَ اِنَّهَا سَتَكُوْنُ عَلَيْكُمْ أُمَرَاءُ مِنْ بَعْدِي يَعِظُوْنَ بِالْحِكْمَةِ عَلىٰ منَابِرٍ فَاِذَا نَزَلُوْا اخْتُلِسَتْ مِنْهُمْ وَقُلُوْبُهُمْ اَنْتَنُ مِنَ الْجِيَفِ

حضرت کعب بن عجرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ ہمارے پاس تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: ''میرے بعد تم پر ایسے حکمران حکومت کریں گے جو منبر پر بڑی حکمت سے وعظ کریں گے اور جب منبر سے اتریں گے تو (عملی زندگی میں) ان سے حکمت چھین لی جائے گی۔ ان کے دل مردار سے زیادہ بدبودار ہوں گے ۔'' اسے طبرانی نے روایت کیا ہے۔

(مجمع الزوائد:9210)

[092] عَـنْ جَـابِـرِ ابْـنِ عَبْـدِ اللهِ رضی اللہ عنہ اَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ :"اَعَاذَكَ اللهُ يَا كَعْبُ ابْنُ عُجْرَةَ مِنْ اِمَارَةِ السُّفَهَاءِ "قَالَ :وَمَا اِمَارَةُ السُّفَهَاءِ ؟ قَالَ :"أُمَرَاءٌ يَكُوْنُوْنَ بَعْدِي لَا يَقْتَدُوْنَ بِهُدَايَ وَلَا يَسْتَنُّوْنَ بِسُنَّتِي ، فَمَنْ صَدَّقَهُمْ بِكَذِبِهِمْ وَاَعَانَهُمْ عَلىٰ ظُلْمِهِمْ فَأُلٰئِكَ لَيْسُوْا مِنِّي وَلَسْتُ مِنْهُمْ وَلَا يَرِدُوْنَ عَلَى حَوْضِي وَمَنْ لَمْ يُصَدِّقْهُمْ عَلَى كَذِبِهِمْ وَلَمْ يُعِنْهُمْ عَلَى ظُلْمِهِمْ فَاُولٰئِكَ مِنِّي وَاَنَا مِنْهُمْ.

حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''اے کعب بن عجرہ! اللہ تجھے احمقوں کی حکومت سے اپنی پناہ میں رکھے۔'' حضرت کعب رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! احمقوں کی حکومت سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''میرے بعد ایسے حکام آئیں گے جو میری ہدایت پر نہیں چلیں گے، نہ ہی میرے طریقے پر عمل کریں گے۔ جس نے ان کے جھوٹ کی تصدیق کی اور ان کے ظلم پر تعاون کیا ایسے لوگوں کا میرے ساتھ کوئی تعلق نہیں، نہ ہی میرا ان کے ساتھ کوئی تعلق ہے، نہ ہی ایسے

(عوام) میرے حوض پر لائے جائیں گے اوجو ایسے حکمرانوں کی تصدیق نہیں کریں گے نہ ہی ان کے ظلم پر تعاون کریں گے، ایسے لوگ میرے ہیں اور میں ان کا ہوں۔"

(مستدرک حاکم:7245/5)

21۔ دلوں میں لالچ اور بخیلی ڈال دی جائے گی

[093] حدَّثَنا عَيَّاشُ بْنُ الوَلِيدِ: أَخْبَرَنا عَبْدَ الأَعْلَى: حدَّثَنا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ: «يَتَقَارَبُ الزَّمانُ وَيَنْقُصُ العَمَلُ، وَيُلْقَى الشُّحُّ، وَتَظْهَرُ الفِتَنُ وَيَكْثُرُ الهَرْجُ». قَالُوا: يا رَسُولَ اللهِ، أَيُّما هُوَ؟ قالَ: «القَتْلُ القَتْلُ». [راجع: ٨٥]
وَقالَ يُونُسُ وشُعَيْبٌ وَاللَّيْثُ وَابْنُ أَخِي الزُّهْرِيِّ عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "زمانہ قریب ہوتا جائے گا اور عمل کم ہوتا جائے گا اور لالچ دلوں میں ڈال دیا جائے گا اور فتنے ظاہر ہونے لگیں گے اور ہرج کی کثرت ہو جائے گی۔" لوگوں نے سوال کیا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ ہرج کیا چیز ہے؟ آنحضور ﷺ نے فرمایا: "قتل قتل۔" اور یونس اور لیث اور زہری کے بھتیجے نے بیان کیا، ان سے زہری نے، ان سے حمید نے، ان سے ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے نبی کریم ﷺ سے۔"

(بخاری:7061)

[094] حدَّثَنا أَبُو بَكْرٍ: حدَّثَنا عَبْدُ الأَعْلَىٰ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، يَرْفَعُهُ قَالَ: «يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ، وَيَنْقُصُ الْعِلْمُ، وَيُلْقَىٰ الشُّحُّ، وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ، وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا الْهَرْجُ؟ قَالَ: «الْقَتْلُ».

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "زمانہ چھوٹا ہو جائے گا (یعنی جلدی گزر جائے گا بوجہ عیش وعشرت کے بابرکت نہ ہونے کی وجہ سے یا یہ مراد ہے کہ عمریں چھوٹی ہوں گی اور بعضوں نے کہا لوگ فکروں میں مصروف ہوں گے بوجہ فتنوں کے معلوم نہ ہوگا کہ کتنے دن گزر گئے) اور علم گھٹ جائے گا اور لوگوں کے دلوں میں بخیلی ڈال دی جائے گی اور فتنے ظاہر ہوں گے اور ہرج بہت ہوگا۔" لوگوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہرج کیا ہے؟ آپ

ﷺ نے فرمایا: ''قتل۔''

(ابن ماجہ:4052)

[095] حدثنا احمد بن صالح: حَدَّثَنا عَنْبَسَة: حَدَّثني يُونسُ عن ابنِ شِهَابٍ قال: حدَّثني حُمَيْدُ بنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ؛ أَنَّ أَبَا هُرَيْرَةَ قال: قال رَسُولُ الله ﷺ: «يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ، وَيَنْقُصُ الْعِلْمُ، وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ، وَيُلْقَى الشُّحُّ، وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ». قِيلَ: يَا رَسُولَ الله! أَيَّةُ هُوَ؟ قالَ: «الْقَتْلُ الْقَتْلُ».

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''قیامت سے پہلے زمانہ قریب ہو جائے گا علم گھٹ جائے گا، فتنے ظاہر ہوں گے، لوگوں میں کنجوسی ڈال دی جائے گی اور ہرج بہت زیادہ ہوگا۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ہرج سے کیا مراد ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''قتل۔''

(ابو داؤد:4255)

22۔ امانت دلوں سے نکال لی جائے گی

[096] حَدَّثَنَا هَنَّادٌ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ [بْنِ اليَمَانِ] قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ حَدِيثَيْنِ قَدْ رَأَيْتُ أَحَدَهُمَا وَأَنَا أَنْتَظِرُ الآخَرَ: حَدَّثَنَا أَنَّ الأَمَانَةَ نَزَلَتْ فِي جِذْرِ قُلُوبِ الرِّجَالِ ثُمَّ نَزَلَ الْقُرْآنُ فَعَلِمُوا مِنَ الْقُرْآنِ وَعَلِمُوا مِنَ السُّنَّةِ، ثُمَّ حَدَّثَنَا عَنْ رَفْعِ الأَمَانَةِ فَقَالَ: «يَنَامُ الرَّجُلُ النَّوْمَةَ فَتُقْبَضُ الأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيَظَلُّ أَثَرُهَا مِثْلَ الْوَكْتِ، ثُمَّ يَنَامُ نَوْمَةً فَتُقْبَضُ الأَمَانَةُ مِنْ قَلْبِهِ فَيَظَلُّ أَثَرُهَا مِثْلَ أَثَرِ المَجْلِ كَجَمْرٍ دَحْرَجْتَهُ عَلَى رِجْلِكَ فَنَفَطَتْ فَتَرَاهُ مُنْتَبِرًا وَلَيْسَ فِيهِ شَيْءٌ»، ثُمَّ أَخَذَ حَصَاةً فَدَحْرَجَهَا عَلَى رِجْلِهِ، قَالَ: «فَيُصْبِحُ النَّاسُ يَتَبَايَعُونَ لَا يَكَادُ أَحَدٌ يُؤَدِّي الأَمَانَةَ حَتَّى يُقَالَ إِنَّ فِي بَنِي فُلَانٍ رَجُلًا أَمِينًا، وَحَتَّى يُقَالَ لِلرَّجُلِ مَا أَجْلَدَهُ وَأَظْرَفَهُ وَأَعْقَلَهُ وَمَا فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ». قَالَ:

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہا کہ ہم سے رسول اللہ ﷺ نے دو احادیث فرمائی تھیں جن میں سے ایک تو میں نے دیکھ لی، دوسری کا انتظار ہے۔ ہم سے آپ ﷺ نے فرمایا تھا: ''امانت لوگوں کے دلوں کی جڑوں میں نازل ہوئی تھی۔ پھر لوگوں نے اسے قرآن سے سیکھا، پھر سنت سے سیکھا'' اور آنحضرت ﷺ نے ہم سے امانت کے اٹھ جانے کے متعلق فرمایا تھا: ''ایک شخص ایک نیند سوئے گا اور امانت اس کے دل سے نکال دی جائے گی اور اس کا نشان ایک دھبے جتنا باقی رہ جائے گا۔ پھر وہ ایک نیند سوئے گا اور پھر امانت نکالی جائے گی تو اس کے دل میں آبلے کی طرح اس کا نشان باقی رہ جائے گا جیسے تم نے کوئی چنگاری اپنے پاؤں پر گرالی ہو اور اس کی وجہ سے آبلہ پڑ جائے۔ تم اس میں سوجن دیکھو

وَلَقَدْ أَتَى عَلَيَّ زَمَانٌ وَمَا أُبَالِي أَيُّكُمْ بَايَعْتُ فِيهِ، لَئِنْ كَانَ مُسْلِمًا لَيَرُدَّنَّهُ عَلَيَّ دِينُهُ، وَلَئِنْ كَانَ يَهُودِيًّا أَوْ نَصْرَانِيًّا لَيَرُدَّنَّهُ عَلَيَّ سَاعِيهِ، فَأَمَّا الْيَوْمَ فَمَا كُنْتُ أُبَايِعُ مِنْكُمْ إِلَّا فُلَانًا وَفُلَانًا.

گے لیکن اندر کچھ نہیں ہوگا اور لوگ خرید وفروخت کریں گے لیکن کوئی امانت ادا کرنے والا نہیں ہوگا۔ پھر کہا جائے گا کہ فلاں قبیلے میں ایک امانت دار آدمی ہے اور کسی کے متعلق کہا جائے گا کہ وہ کس قدر عقلمند، کتنا خوش طبع، کتنا دلاور آدمی ہے حالانکہ اس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان نہ ہوگا'' اور مجھ پر ایک زمانہ گزر گیا اور میں اس کی پرواہ نہیں کرتا تھا کہ تم میں سے کس کے ساتھ میں لین دین کرتا ہوں۔ اگر وہ مسلمان ہوتا تو اس کا اسلام اسے میرے حق کے ادا کرنے پر مجبور کرتا اور اگر وہ نصرانی ہوتا تو اس کے حاکم لوگ اس کو دباتے اور ایمانداری پر مجبور کرتے لیکن آج کل تو میں صرف فلاں فلاں لوگوں سے ہی لین دین کرتا ہوں۔

(بخاری:7086)ابن ماجه:4053،ترمذی:2179

23۔ حق تلفی عام ہوگی

[097] حدَّثَنَا مُسَدَّدٌ: حدَّثَنا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ القَطَّان: حدَّثَنا الأعْمَشُ: حدَّثَنا زَيْدُ بْنُ وَهْبٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ قالَ: قالَ لَنا رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِي أَثَرَةً وَأُمُورًا تُنْكِرُونَهَا». قالُوا: فمَا تَأْمُرُنا يا رَسُولَ اللهِ؟ قالَ: «أَدُّوا إِلَيهِمْ حَقَّهُمْ وسَلُوا اللهَ حَقَّكُمْ».

[راجع: ٣٦٠٣]

حضرت عبداللہ بن زید بن عامر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے (انصار سے) یہ بھی فرمایا: ''تم ان کاموں پر صبر کرنا یہاں تک کہ تم حوضِ کوثر پر آ کر مجھ سے ملو۔'' انہوں نے عبداللہ رضی اللہ عنہ سے سنا، انہوں نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے ہم سے فرمایا: ''تم میرے بعد بعض کام ایسے دیکھو گے جو تم کو برے لگیں گے۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ اس سلسلے میں کیا حکم فرماتے ہیں؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''انہیں ان کا حق ادا کرو

اور اپنا حق اللہ سے مانگو۔"

(بخاری:7052)

[098] فَقالَ فِيما أخَذَ عَلَيْنا أنْ بايَعَنا عَلى السَّمْعِ والطّاعَةِ في مَنْشَطِنا ومَكْرَهِنا، وَعُسْرِنا وَيُسْرِنا، وَأثَرَةً عَلَيْنا، وَأنْ لا نُنازِعَ الأمْرَ أهْلَهُ «إلّا أنْ تَرَوْا كُفْرًا بَواحًا عِنْدَكُمْ مِنَ اللهِ فِيهِ بُرْهانٌ». [انظر: ٧٢٠٠]

انہوں نے بیان کیا کہ جن باتوں کا آنحضرت ﷺ نے ہم سے عہد لیا تھا ان میں یہ بھی تھا کہ خوشی و ناگواری، تنگی اور کشادگی اور اپنی حق تلفی میں بھی اطاعت و فرمانبرداری کریں اور یہ بھی کہ حکمرانوں کے ساتھ حکومت کے بارے میں اس وقت تک جھگڑا نہ کریں جب تک ان کو اعلانیہ کفر کرتے نہ دیکھ لیں اگر وہ اعلانیہ کفر کریں تو تم کو اللہ کے پاس دلیل مل جائے گی۔

(بخاری:7056)

[099] حَدَّثَنا مُحَمَّدُ بنُ عَرْعَرَةَ: حَدَّثَنا شُعْبَةُ عَنْ قَتادَةَ، عَنْ أنَسِ بْنِ مالِكٍ، عَنْ أُسَيْدِ ابْنِ حُضَيرٍ: أنَّ رَجُلًا أتى النَّبِيَّ ﷺ فَقالَ: يا رَسُولَ اللهِ، اسْتَعْمَلْتَ فُلانًا ولَمْ تَسْتَعْمِلْنِي، قالَ: «إنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدِي أثَرَةً فاصْبِرُوا حَتّى تَلْقَوْنِي». [راجع: ٣٧٩٢]

حضرت اُسید بن حضیر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک صاحب (خود اُسید رضی اللہ عنہ) نبی کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فلاں عمرو بن عاص رضی اللہ عنہ کو حاکم بنادیا اور مجھے نہیں بنایا۔ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "تم لوگ انصاری میرے بعد اپنی حق تلفی دیکھو گے تو قیامت تک صبر کرنا یہاں تک کہ تم مجھ سے آملو۔"

(بخاری:7057)

24۔ جھوٹ کثرت سے بولا جائے گا

[100] عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ؓ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ :"لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰی تَظْهَرَ الْفِتَنُ وَيَكْثُرَ الْكَذِبُ وَيَتَقَارَبُ الْاَسْوَاقُ وَيَتَقَارَبَ الزَّمَانُ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک فتنے ظاہر نہ ہوں گے، جھوٹ کی کثرت ہوجائے گی، تجارتی مراکز عام ہو

قِيْلَ وَمَا الْهَرْجُ قِيْلَ وَمَا الْهَرْجُ ؟ قَالَ :"اَلْقَتْلُ" .

جائیں گے، وقت گھٹ جائے گا، ہرج بہت زیادہ بڑھ جائے گا۔" عرض کیا گیا: ہرج کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "قتل کرنا۔"

(مسندالامام احمد:205/1)

[101] عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ يَقُولُ :قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ :"يَكُوْنُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ دَجَّالُوْنَ كَذَّابُوْنَ يَأْتُوْنَكُمْ مِنَ الْاَحَادِيْثِ مَا لَمْ تَسْمَعُوْا اَنْتُمْ وَلَا آبَاءُكُمْ فَاِيَّاكُمْ وَاِيَّاهُمْ لَا يُضِلُّوْنَكُمْ وَلَا يُفْتِنُوْنَكُمْ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: "آخری زمانے میں ایسے مکار اور جھوٹے لوگ پیدا ہوں گے جو ایسی حدیثیں بیان کریں گے جو نہ تم نے سنی ہوں گی نہ تمہارے آباؤاجداد نے سنی ہوں گی۔ (خبردار!) ایسے لوگوں سے بچ کے رہنا! کہیں تمہیں گمراہ نہ کردیں اور فتنوں میں مبتلا نہ کردیں۔"

(مسلم:16)

25۔ ہر طرف دھوکہ دہی عام ہوگی

[102] حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْمَلِكِ بْنُ قُدَامَةَ الْجُمَحِيُّ عَنْ إِسْحَاقَ بْنِ أَبِي الْفُرَاتِ، عَنِ الْمَقْبُرِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «سَيَأْتِي عَلَى النَّاسِ سَنَوَاتٌ خَدَّاعَاتٌ. يُصَدَّقُ فِيهَا الْكَاذِبُ وَيُكَذَّبُ فِيهَا الصَّادِقُ. وَيُؤْتَمَنُ فِيهَا الْخَائِنُ وَيَخُونُ فِيهَا الأَمِينُ. وَيَنْطِقُ فِيهَا الرُّوَيْبِضَةُ قِيلَ: وَمَا الرُّوَيْبِضَةُ؟ قَالَ: الرَّجُلُ التَّافِهُ فِي أَمْرِ الْعَامَّةِ».

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "عنقریب لوگوں پر ایسا وقت آئے گا جس میں ہر طرف دھوکہ ہی دھوکہ ہوگا۔ جھوٹے کو سچا سمجھا جائے گا اور سچے کو جھوٹا سمجھا جائے گا۔ خائن کو امانتدار اور امانت دار کو خائن سمجھا جائے گا اور رویبضہ خوب بولے گا۔" عرض کیا گیا: یا رسول اللہ ﷺ! رویبضہ کون ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "عامۃ الناس کے معاملات پر اختیار رکھنے والا کمینہ آدمی۔"

(ابن ماجہ:4036)

26۔ حق کو چھپایا جائے گا

[103] عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ :"اِنَّ بَيْنَ يَدَیِ السَّاعَةِ شَهَادَةُ الزُّوْرِ وَكِتْمَانُ الْحَقِّ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’قیامت سے پہلے جھوٹی گواہی دینے والے اور حق کو چھپانے والے ہوں گے۔‘‘

(مسنداحمد)

[104] عَنْ طَارِقِ ابْنِ شِهَابٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ :"اِنَّ بَيْنَ يَدَیِ السَّاعَةِ تَسْلِيْمَ الْخَاصَّةِ وَفُشُوَّ التِّجَارَةِ حَتّٰى تُعِيْنَ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا عَلَى التِّجَارَةِ وَقَطْعَ الْاَرْحَامِ وَشَهَادَةَ الزُّوْرِ وَكِتْمَانَ شَهَادَةِ الْحَقِّ وَظُهُوْرَ الْقَلَمِ

حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’قیامت سے پہلے یہ نشانیاں ظاہر ہوں گی: (1) جان پہچان کے لوگوں کو سلام کہنا (2) تجارت کا عام ہونا حتیٰ کہ بیوی اپنے شوہر کی تجارت میں مددگار ہو گی۔ (3) قطع رحمی (4) جھوٹی گواہی دینا (5) سچی گواہی کو چھپانا (6) قلم کا ظاہر ہونا۔‘‘

(مسندالامام احمد:3869)

27۔ جھوٹی گواہیاں دی جائیں گی

[105] عَنْ طَارِقِ ابْنِ شِهَابٍ ﷺ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ :"اِنَّ بَيْنَ يَدَیِ السَّاعَةِ تَسْلِيْمَ الْخَاصَّةِ وَفُشُوَّ التِّجَارَةِ حَتّٰى تُعِيْنَ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا عَلَى التِّجَارَةِ وَقَطْعَ الْاَرْحَامِ وَشَهَادَةَ الزُّوْرِ وَكِتْمَانَ شَهَادَةِ الْحَقِّ وَظُهُوْرَ الْقَلَمِ .

حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’قیامت سے پہلے یہ نشانیاں ظاہر ہوں گی: (1) جان پہچان کے لوگوں کو سلام کہنا (2) تجارت کا عام ہونا حتیٰ کہ بیوی اپنے شوہر کی تجارت میں مددگار ہوگی ۔(3) قطع رحمی (4) جھوٹی گواہی دینا (5) سچی گواہی کو چھپانا (6) قلم کا ظاہر ہونا۔‘‘

(مسندالامام احمد:3869)

[106] عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ ﷺ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ :"اِنَّ بَيْنَ يَدَیِ السَّاعَةِ شَهَادَةُ الزُّوْرِ وَكِتْمَانُ الْحَقِّ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ’’قیامت سے پہلے جھوٹی گواہی دینے والے اور حق کو چھپانے والے ہوں گے۔‘‘ (مسنداحمد)

28۔ وعدے کو ضائع کیا جائے گا

[107] حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «كَيْفَ بِكُمْ وَبِزَمَانٍ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ، يُغَرْبَلُ النَّاسُ فِيهِ غَرْبَلَةً، وَتَبْقَىٰ حُثَالَةٌ مِنَ النَّاسِ، قَدْ مَرِجَتْ عُهُودُهُمْ وَأَمَانَاتُهُمْ، فَاخْتَلَفُوا، وَكَانُوا هٰكَذَا؟» وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ قَالُوا: كَيْفَ بِنَا يَا رَسُولَ اللهِ إِذَا كَانَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: «تَأْخُذُونَ بِمَا تَعْرِفُونَ. وَتَدَعُونَ مَا تُنْكِرُونَ، وَتُقْبِلُونَ عَلَى خَاصَّتِكُمْ، وَتَذَرُونَ أَمْرَ عَوَامِّكُمْ».

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تمہارا کیا حال ہوگا جب ایسا وقت آئے گا کہ (نیک) لوگ برے لوگوں سے الگ کردیئے جائیں گے اور صرف برے ہی باقی رہ جائیں گے، وعدہ اور امانت خلط ملط ہوجائیں گے (یعنی ان کی پرواہ نہیں کی جائے گی)، لوگ بالکل بگڑ جائیں گے، اچھے اور برے لوگ آپس میں یوں گھل مل جائیں گے“ اور آپ ﷺ نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر دکھائیں۔ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اگر ایسا وقت ہم پر آجائے تو ہم کیا کریں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”جسے نیکی سمجھو اس پر عمل کرنا، جسے برا سمجھو اسے چھوڑ دینا اور اس وقت اپنے قابلِ اعتماد لوگوں کے پاس چلے آنا اور دوسروں کو ان کے حال پر چھوڑ دینا۔“

(ابن ماجہ: 3957)

29۔ عزت کا معیار بدل جائے گا

[108] عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ الْيَمَانِ رضي الله عنه قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ "لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَكُوْنَ اَسْعَدُ النَّاسِ بِالدُّنْيَا لُكَعُ ابْنُ لُكَعٍ.

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت اس وقت تک قائم نہیں ہوگی جب تک دنیا کے اعتبار سے سب سے بڑا خوش نصیب اسے سمجھا جائے گا جو خاندانی کمینہ اور احمق ہوگا۔“

(ترمذی: 2209)

[109] عَـنْ اَبِیْ اُمَیَّۃَ الْـجُـمَـحِیْ رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ قَـالَ اِنَّ مِـنْ اِشْـرَاطِ السَّـاعَۃِ اَنْ یَلْتَمِـسَ الْعِلْمَ عِنْدَ الْاَصَاغِرِ.

حضرت ابوامیہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ لوگ جاہلوں سے علم حاصل کریں گے۔''

(طبرانی)

30۔ اولا د والدین کی نافرمان ہوگی

[110] حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَبِي حَيَّانَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، يَوْمًا بَارِزًا لِلنَّاسِ. فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ مَتَى السَّاعَةُ؟ فَقَالَ: «مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ. وَلٰكِنْ سَأُخْبِرُكَ عَنْ أَشْرَاطِهَا: إِذَا وَلَدَتِ الأَمَةُ رَبَّتَهَا، فَذٰاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا. وَإِذَا كَانَتِ الْحُفَاةُ الْعُرَاةُ رُؤُسَ النَّاسِ، فَذٰاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا. وَإِذَا تَطَاوَلَ رِعَاءُ الْغَنَمِ فِي الْبُنْيَانِ، فَذٰاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا. فِي خَمْسٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللهُ» فَتَلَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: ﴿إِنَّ ٱللَّهَ عِندَهُۥ عِلْمُ ٱلسَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ ٱلْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِى ٱلْأَرْحَامِ﴾ الآيَةَ. [لقمان: ٣٤]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں میں باہر بیٹھے ہوئے تھے۔ اتنے میں ایک شخص آیا۔ (حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی دوسری روایت میں ہے کہ اس کے کپڑے سفید تھے اور اس پر سفر کا نشان معلوم نہ ہوتا تھا۔) اس نے اپنے گھٹنے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے گھٹنوں سے لگا دیئے اور کہا: ''اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم! مجھ کو ایمان کی خبر دو۔'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے بیان کیا۔ پھر اسلام کو پوچھا، پھر احسان کو، پھر قیامت کو۔ جب وہ چلا گیا تو آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''یہ جبریل علیہ السلام تھے۔ تم کو تمہارا دین سکھلانے آئے تھے۔ اور اس نے کہا: ''یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! قیامت کب ہوگی؟'' آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''جس سے پوچھتے ہو وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا لیکن میں تم کو اس کی نشانیاں بتائے دیتا ہوں۔ جب لونڈی اپنی مالکہ کو جنے تو یہ قیامت کی نشانی ہے، جب ننگے پاؤں، ننگے بدن والے لوگوں کے سردار بنیں تو یہ قیامت کی نشانی ہے اور جب بکریاں چرانے والے بڑی بڑی عمارتیں بنانے لگیں تو یہ قیامت کی نشانی ہے اور قیامت کا علم ان پانچ باتوں میں ہے جن کو کوئی نہیں جانتا اللہ

عزوجل کے سوا۔'' پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ان اللہ عندہ علم الساعۃ اخیر تک۔

(ابن ماجہ:4044)

31۔ قطع رحمی عام ہوگی

[111] عَنْ طَارِقِ ابْنِ شِهَابٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: "اِنَّ بَيْنَ يَدَىِ السَّاعَةِ تَسْلِيمَ الْخَاصَّةِ وَفُشُوَّ التِّجَارَةِ حَتَّى تُعِينَ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا عَلَى التِّجَارَةِ وَقَطْعُ الْاَرْحَامِ وَشَهَادَةُ الزُّوْرِ وَكِتْمَانُ شَهَادَةِ الْحَقِّ وَظُهُوْرُ الْقَلَمِ.

حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت سے پہلے یہ نشانیاں ظاہر ہوں گی: (1) جان پہچان کے لوگوں کو سلام کہنا (2) تجارت کا عام ہونا حتیٰ کہ بیوی اپنے شوہر کی تجارت میں مددگار ہوگی۔ (3) قطع رحمی (4) جھوٹی گواہی دینا (5) سچی گواہی کو چھپانا (6) قلم کا ظاہر ہونا۔''

(مسندالامام احمد:3869)

[112] عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: "بَيْنَ يَدَىِ السَّاعَةِ تَسْلِيْمُ الْخَاصَّةِ وَتَفْشُوا التِّجَارَةُ حَتَّى تُعِيْنُ الْمَرْأَةُ زَوْجَهَا عَلَى التِّجَارَةِ وَتُقْطَعُ الْاَرْحَامُ.

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت سے پہلے جان پہچان والوں کو سلام کرنا، تجارت کا عام ہونا حتیٰ کہ تجارت میں بیوی اپنے شوہر کی معاون ہوگی اور قطع رحمی عام ہو جائے گی۔''

(مسنداحمد)

32۔ ہمسایوں سے برا سلوک کیا جائے گا

[113] عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: "اِنَّ اللهَ لَا يُحِبُّ الْفُحْشَ وَالتَّفَحُّشَ اَوْ يُبْغِضُ الْفَاحِشَ وَالْمُتَفَحِّشَ وَلَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتَّى يَظْهَرَ الْفُحْشُ وَالتَّفَاحُشُ وَقَطِيْعَةُ الرَّحِمِ وَسُوْءُ الْمُجَاوَرَةِ وَحَتَّى يُؤْتَمَنَ الْخَائِنُ وَيَخُوْنُ الْاَمِيْنُ.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بے شک اللہ تعالیٰ بے حیائی اور فحش گوئی کو پسند نہیں کرتا'' یا آپ ﷺ نے یوں فرمایا: ''اللہ تعالیٰ بے حیا اور فحش گو سے بغض رکھتا ہے۔ قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ بے حیائی اور فحش گوئی عام ہو، قطع رحمی کی جائے،

ہمسائے سے برا سلوک کیا جائے، خائن کو امانت دار کہا جائے اور امانت دار کو خائن کہا جائے۔''

(احمد،اشراط الساعة ، تالیف خالدبن ناصر الغامدی:1/6511)

33۔ اچھے اور برے لوگ گھلے ملے ہوں گے

[114] حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «كَيْفَ بِكُمْ وَبِزَمَانٍ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ، يُغَرْبَلُ النَّاسُ فِيهِ غَرْبَلَةً، وَتَبْقَىٰ حُثَالَةٌ مِنَ النَّاسِ، قَدْ مَرِجَتْ عُهُودُهُمْ وَأَمَانَاتُهُمْ، فَاخْتَلَفُوا، وَكَانُوا هٰكَذَا؟» وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ قَالُوا: كَيْفَ بِنَا يَا رَسُولَ اللهِ إِذَا كَانَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: «تَأْخُذُونَ بِمَا تَعْرِفُونَ. وَتَدَعُونَ مَا تُنْكِرُونَ، وَتُقْبِلُونَ عَلَى خَاصَّتِكُمْ، وَتَذَرُونَ أَمْرَ عَوَامِّكُمْ».

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''بہت جلد ایسا وقت آئے گا کہ (نیک) لوگ برے لوگوں سے الگ کر دیئے جائیں گے اور صرف برے ہی باقی رہ جائیں گے ،وعدہ اور امانت خلط ملط ہو جائیں گے (یعنی ان کی پرواہ نہیں کی جائے گی)،لوگ بالکل بگڑ جائیں گے، اچھے اور برے لوگ آپس میں یوں گھل مل جائیں گے'' اور آپ ﷺ نے ایک ہاتھ کی انگلیاں دوسرے ہاتھ کی انگلیوں میں ڈال کر دکھائیں۔صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اگر ایسا وقت ہم پر آجائے تو ہم کیا کریں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''جسے نیکی سمجھو اس پر عمل کرنا، جسے برا سمجھو اسے چھوڑ دینا اور اس وقت اپنے قابل اعتماد لوگوں کے پاس چلے آنا اور دوسروں کو ان کے حال پر چھوڑ دینا۔''

(ابن ماجہ:3957)

34۔ صرف جان پہچان والوں کو سلام کیا جائے گا

[115] عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ :''اِنَّ مِنْ اِشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يُسَلِّمُ الرَّجلُ

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''یہ قیامت کی نشانیوں میں سے ہے کہ ایک

عَلَى الرَّجُلِ لَا يُسَلِّمُ عَلَيْهِ إِلَّا لِلْمَعْرِفَةِ .

آدمی دوسرے آدمی کو صرف جان پہچان کی وجہ سے سلام کرے گا۔"

(مسند الامام احمد:53)

[116] عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ مِنْ اِشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يَمُرَّ الرَّجُلُ فِي الْمَسْجِدِ لَا يُصَلِّي فِيْهِ رَكْعَتَيْنِ وَاَنْ لَا يُسَلِّمُ الرَّجُلُ اِلَّا عَلَى مَنْ يَعْرِفُ .

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "یہ قیامت کی علامت ہے کہ آدمی مسجد میں سے گزرے گا لیکن دو رکعت نماز ادا نہیں کرے گا اور سلام صرف اسے کہے گا جسے وہ پہچانتا ہے۔"

(طبرانی صحیح الجامع الصغیر، للالبانی:5772/5)

35۔ لوگ سیاہ خضاب لگائیں گے

[117] عَنِ ابْنِ عَبَّاس رضی اللہ عنہما قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ "يَكُوْنُ قَوْمٌ يَخْضِبُوْنَ فِي آخِرِ الزَّمَانِ السَّوَادِ ، كَحَوَاصِلِ الْحَمَامِ ، لَا يَرِيْحُوْنَ رَائِحَةَ الْجَنَّةِ .

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "آخری زمانے میں کچھ لوگ کبوتر کے سینے جیسا سیاہ رنگ کا خضاب لگائیں گے۔ ایسے لوگ جنت کی خوشبو تک نہ پاسکیں گے۔"

(ابوداود:4212)

36۔ عمریں کم ہوں گی

[118] حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الأَعْلَىٰ عَنْ مَعْمَرٍ، عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ، يَرْفَعُهُ قَالَ: «يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ، وَيَنْقُصُ الْعِلْمُ، وَيُلْقَىٰ الشُّحُّ، وَتَظْهَرُ الْفِتَنُ، وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ» قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ وَمَا الْهَرْجُ؟ قَالَ: «الْقَتْلُ».

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "زمانہ چھوٹا ہو جائے گا (یعنی جلدی گزر جائے گا بوجہ عیش و عشرت کے بابرکت نہ ہونے کی وجہ سے یا یہ مراد ہے کہ عمریں چھوٹی ہوگی اور بعضوں نے کہا لوگ فکروں میں مصروف ہوں گے بوجہ فتنوں کے معلوم نہ ہوگا کہ کتنے دن

گزر گئے) اور علم گھٹ جائے گا اور لوگوں کے دلوں میں بخیلی ڈال دی جائے گی اور فتنے ظاہر ہوں گے اور ہرج بہت ہوگا ۔'' لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! ہرج کیا ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''قتل ۔''

(ابن ماجه:4052)

37۔ اچانک موت عام ہوگی

[119] عَنْ اَنَسٍ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ اِقْتِرَابِ السَّاعَةِ اَنْ يُرَى الْهِلَالُ قَبَلًا فَيُقَالُ لِلَيْلَتَيْنِ وَاَنْ تُتَّخَذَ الْمَسَاجِدُ طُرُقًا وَاَنْ يُظْهَرَ مَوْتُ الْفَجَاةِ .

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کے قریب (پہلی رات کا) چاند بڑا نظر آئے گا، لوگ اسے دوسری رات کا چاند کہیں گے ۔ مساجد کو راستے بنالیا جائے گا (یعنی لوگ مساجد سے گزریں گے یا زیارت کریں گے لیکن نماز نہیں پڑھیں گے) اور اچانک موت عام ہوگی ۔''

(طبرانی صحیح جامع الصغیر وزیادته للالبانی:5775/5)

38۔ زمانہ جلدی جلدی گزرے گا

[120] حدَّثَنا عَيَّاشُ بْنُ الوَلِيدِ: أخبرَنا عَبْدَ الأعْلَى: حدَّثَنا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ، عَنْ أبي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ: «يَتقارَبُ الزَّمانُ وَيَنْقُصُ العَمَلُ، وَيُلْقَى الشُّحُّ، وَتَظْهَرُ الفِتَنُ وَيَكْثُرُ الهَرْجُ». قَالُوا: يا رَسُولَ اللهِ، أيُّما هُوَ؟ قالَ: «القَتْلُ القَتْلُ». [راجع: ٨٥]

وَقالَ يُونُسُ وشُعَيْبٌ وَاللَّيْثُ وَابْنُ أخِي الزُّهْرِيِّ عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ حُمَيْدٍ، عَنْ أبي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''(قیامت سے پہلے) وقت جلدی جلدی گزرے گا، (نیک) عمل کم ہوجائے گا، بخیلی آجائے گی ، فتنے ظاہر ہوں گے اور ہرج بڑھ جائے گا۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! ہرج کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''قتل کرنا۔''

(بخاری:7061)

[121] عَنْ اَبِی هُرَیْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ :"لا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَتَقَارَبُ الزَّمَانُ فَتَكُونَ السَّنَةُ كَالشَّهْرِ وَيَكُونَ الشَّهْرُ كَالْجُمُعَةِ وَتَكُونَ الْجُمُعَةُ كَالْيَوْمِ وَيَكُونَ الْيَوْمُ كَالسَّاعَةِ وَتَكُونَ السَّاعَةُ كَاِحْتَرَاقِ السَّعْفَةِ الْخُوصَةِ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ وقت جلدی جلدی گزرنے لگے گا۔ سال مہینے کے برابر ہوجائے گا، مہینہ ہفتہ کے برابر ہوجائے گا، ہفتہ دن کی طرح گزر جائے گا، دن گھنٹہ کے برابر ہوگا اور گھنٹہ کھجور کی شاخ کے خشک پتوں کے جلنے کے وقت کی طرح گزر جائے گا۔"

(ابن حبان، مسندالامام احمد:67)

39۔ مال ودولت کی کثرت ہوگی

[122] حدَّثَنا مُسَدَّدٌ: حدَّثَنا يَحْيَى عَنْ شُعْبَةَ: حدَّثَنا مَعْبَدٌ قَالَ: سَمِعْتُ حارِثَةَ بْنَ وَهْبٍ قالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «تَصَدَّقُوا فَسَيَأْتِي عَلى النَّاسِ زَمانٌ يَمْشِي الرَّجُلُ بِصَدَقَتِهِ فَلا يَجِدُ مَنْ يَقْبَلُها».

قالَ مُسَدَّدٌ: حارِثَةُ أَخُو عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ لأُمِّهِ. قَالَه أبو عبد اللهِ. [راجع: ١٤١١]

حضرت حارثہ بن وہب رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آنحضرت ﷺ نے فرمایا:" صدقہ کرو کیونکہ عنقریب لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا جب ایک شخص اپنا صدقہ لے کر پھرے گا اور کوئی اسے لینے والا نہیں ملے گا۔" مسدد نے بیان کیا کہ حارثہ عبیداللہ بن عمر کے ماں شریک بھائی تھے۔

(بخاری:7120)

[123] حدَّثَنا أَبُو اليَمانِ: أَخْبرَنا شُعَيْبٌ: حدَّثَنا أَبُو الزِّنادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قالَ: «لا تَقُومُ السَّاعَةُ حتى تَقْتَتِلَ فِئَتانِ عَظِيمَتانِ تَكُونُ بَيْنَهُما مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ، دَعْوَتُهُما واحِدَةٌ، وَحتّى يُبْعَثَ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ قَرِيبٌ مِنْ ثَلاثِينَ، كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللهِ، وَحتّى يُقْبَضَ العِلْمُ وَتَكْثُرَ الزَّلازِلُ وَيَتَقارَبَ الزَّمانُ وَتَظْهَرَ الفِتَنُ وَيَكْثُرَ الهَرْجُ، وَهُوَ القَتْلُ،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"قیامت اس وقت تک نہ قائم ہوگی جب تک دو عظیم جماعتیں جنگ نہ کریں گی۔ ان دونوں جماعتوں کے درمیان بڑی خونریزی ہوگی حالانکہ دونوں کا دعویٰ ایک ہی ہوگا اور یہاں تک کہ بہت سے جھوٹے دجال بھیجے جائیں گے تقریباً تیس دجال۔ ان میں سے ہر ایک دعویٰ کرے گا کہ

وَحَتَّى يَكْثُرَ فِيكُمُ المَالُ فَيَفِيضَ حَتَّى يُهِمَّ رَبَّ المَالِ مَنْ يَقْبَلُ صَدَقَتَهُ، وَحَتَّى يَعْرِضَهُ فَيَقُولَ الَّذِي يَعْرِضُهُ عَلَيْهِ: لا أَرَبَ لِي بِهِ، وَحَتَّى يَتَطَاوَلَ النَّاسُ فِي البُنْيَانِ، وَحَتَّى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبْرِ الرَّجُلِ فَيَقُولُ: يا لَيْتَنِي مَكانَهُ، وَحتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا، فإذَا طَلَعَتْ وَرَآهَا النَّاسُ [يعني] آمَنُوا أجمعُونَ، فذلكَ حينَ ﴿لَا يَنفَعُ نَفْسًا إِيمَٰنُهَا لَمْ تَكُنْ ءَامَنَتْ مِن قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِىٓ إِيمَٰنِهَا خَيْرًا﴾ [الأنعام:١٥٨]، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ نَشَرَ الرَّجُلانِ ثَوْبَهُمَا بَيْنَهُمَا فَلا يَتَبَايَعَانِهِ وَلا يَطْوِيَانِهِ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدِ انْصَرَفَ الرَّجُلُ بِلَبَنِ لِقْحَتِهِ فَلا يَطْعَمُهُ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَهُوَ يُلِيطُ حَوْضَهُ فَلا يَسْقِي فِيهِ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ رَفَعَ أُكْلَتَهُ إلى فِيهِ فَلا يَطْعَمُهَا». [راجع: ٨٥]

وہ اللہ کا رسول ہے اور یہاں تک کہ علم اٹھالیا جائے گا اور زلزلوں کی کثرت ہوگی اور زمانہ قریب ہوجائے گا اور فتنے ظاہر ہوجائیں گے اور ہرج بڑھ جائے گا اور ہرج سے مراد قتل ہے اور یہاں تک کہ تمہارے پاس مال کی کثرت ہوجائے گی بلکہ بہہ پڑے گا اور یہاں تک کہ صاحبِ مال کو اس کا فکر دامن گیر ہوگا کہ اس کا صدقہ قبول کون کرے اور یہاں تک کہ وہ پیش کرے گا لیکن جس کے سامنے وہ پیش کرے گا وہ کہے گا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے اور یہاں تک کہ لوگ بڑی بڑی عمارتوں میں آپس میں فخر کریں گے، ایک سے ایک بڑھ چڑھ کر عمارات بنائیں گے اور یہاں تک ایک شخص دوسرے کی قبر سے گزرے گا اور کہے گا کہ کاش میں بھی اسی جگہ ہوتا اور یہاں تک کہ سورج مغرب سے نکلے گا۔ پس جب وہ اس طرح طلوع ہوگا اور لوگ دیکھ لیں گے تو سب ایمان لے آئیں گے لیکن یہ وہ وقت ہوگا جب کسی ایسے شخص کو اس کا ایمان لانا فائدہ نہ پہنچائے گا جو پہلے سے ایمان نہ لایا ہو یا اس نے اپنے ایمان کے ساتھ اچھے کام نہ کئے ہوں اور قیامت اچانک اس طرح قائم ہوجائے گی کہ دو آدمیوں نے اپنے درمیان کپڑا پھیلا رکھا ہوگا اور اسے ابھی بیچ نہ پائے ہوں گے، نہ لپیٹ پائے ہوں گے

اور قیامت اس طرح برپا ہوجائے گی اکہ ایک شخص اپنی اونٹنی کا دودھ نکال کر واپس ہوا ہوگا کہ اسے پیھی نہ پایا ہوگا اور قیامت اس طرح قائم ہوجائے گی کہ وہ اپنے حوض کو

درست کر رہا ہوگا اور اس میں سے پانی بھی نہ پیا ہوگا اور قیامت اس طرح قائم ہو جائے گی کہ اس نے اپنا لقمہ منہ کی طرف اٹھایا ہوگا اور ابھی اسے کھایا بھی نہ ہوگا۔''

(بخاری:7121)

[124] حَدَّثَنَا أَبُو مَرْوَانَ الْعُثْمَانِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنِ الْعَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَفِيضَ الْمَالُ، وَتَظْهَرَ الْفِتَنُ، وَيَكْثُرَ الْهَرْجُ» قَالُوا: وَمَا الْهَرْجُ؟ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: «الْقَتْلُ. الْقَتْلُ. الْقَتْلُ» ثَلَاثًا.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ مال ودولت بہنے لگے اور فتنے ظاہر ہوں اور ہرج بہت ہو۔'' لوگوں نے عرض کیا: ہرج کیا ہے یا رسول اللہ ﷺ؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''قتل قتل قتل'' تین بار۔

(ابن ماجه:4047)

[125] حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ عَبْدِ الأَعْلَىٰ الْمِصْرِيُّ: أَخْبَرَنِي ابْنُ وَهْبٍ: أَخْبَرَنِي يُونُسُ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ عُرْوَةَ بْنِ الزُّبَيْرِ أَنَّ الْمِسْوَرَ بْنَ مَخْرَمَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ، وَهُوَ حَلِيفُ بَنِي عَامِرِ بْنِ لُؤَيٍّ، وَكَانَ شَهِدَ بَدْرًا مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ بَعَثَ أَبَا عُبَيْدَةَ بْنَ الْجَرَّاحِ، إِلَى الْبَحْرَيْنِ، يَأْتِي بِجِزْيَتِهَا. وَكَانَ النَّبِيُّ ﷺ، هُوَ صَالَحَ أَهْلَ الْبَحْرَيْنِ، وَأَمَّرَ عَلَيْهِمُ الْعَلَاءَ بْنَ الْحَضْرَمِيِّ. فَقَدِمَ أَبُو عُبَيْدَةَ بِمَالٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ. فَسَمِعَتِ الأَنْصَارُ بِقُدُومِ أَبِي عُبَيْدَةَ. فَوَافَوْا صَلَاةَ الْفَجْرِ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ. فَلَمَّا صَلَّى رَسُولُ اللهِ ﷺ، انْصَرَفَ. فَتَعَرَّضُوا لَهُ، فَتَبَسَّمَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، حِينَ رَآهُمْ، ثُمَّ قَالَ: «أَظُنُّكُمْ

حضرت عمرو بن عوف رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو حلیف تھے بنی عامر بن لوئی کے اور وہ جنگ بدر میں شریک تھے آنحضرت ﷺ کے ساتھ شریک تھے کہ آنحضرت ﷺ نے ابوعبیدہ بن جراح رضی اللہ عنہ کو بحرین کی طرف بھیجا وہاں کا محصول لے آنے کے لیے اور آنحضرت ﷺ نے بحرین والوں سے صلح کر لی تھی اور ان پر حلاء بن حضرمی رضی اللہ عنہ کو حاکم کیا تھا۔ خیر ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ بحرین کا مال لے کر آئے اور انصار نے ان کے آنے کی خبر سنی تو سب کے سب فجر کی نماز میں آنحضرت ﷺ سے ملے۔ آپ ﷺ جب نماز سے فارغ ہوئے تو لوٹے۔ راہ میں یہ لوگ سامنے آ گئے۔ آپ ﷺ نے ان کو دیکھ کر تبسم فرمایا اور فرمایا: ''میں سمجھتا ہوں تم نے یہ سنا کہ ابوعبیدہ رضی اللہ عنہ بحرین سے کچھ لے کر آئے ہیں۔'' ان لوگوں

سَمِعْتُمْ أَنَّ أَبَا عُبَيْدَةَ قَدِمَ بِشَيْءٍ مِنَ الْبَحْرَيْنِ؟» قَالُوا: أَجَلْ. يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: «أَبْشِرُوا وَأَمِّلُوا مَا يَسُرُّكُمْ. فَوَاللهِ مَا الْفَقْرَ أَخْشَىٰ عَلَيْكُمْ. وَلٰكِنِّي أَخْشَىٰ عَلَيْكُمْ أَنْ تُبْسَطَ الدُّنْيَا عَلَيْكُمْ، كَمَا بُسِطَتْ عَلَى مَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ. فَتَنَافَسُوهَا [كَمَا تَنَافَسُوهَا]. فَتُهْلِكَكُمْ كَمَا أَهْلَكَتْهُمْ».

نے عرض کیا: جی ہاں یارسول اللہ ﷺ! آپ ﷺ نے فرمایا: ''خوش ہو جاؤ اور امید رکھو اس امر کی جس سے خوش ہو گے کیونکہ قسم خدا کی میں تم پر مفلسی سے نہیں ڈرتا لیکن میں اس سے ڈرتا ہوں کہ کہیں دنیا تم پر کشادہ نہ ہو جائے جیسے اگلے لوگوں پر کشادہ ہوئی تھی۔ آخر انہوں نے رشک کیا اس کے لیے، تم بھی ان کی طرح رشک کرنے لگو ایک دوسرے کا اور وہ تم کو تباہ کر دے جیسے اگلے لوگوں کو تباہ کر دیا تھا۔''

(ابن ماجه:3997)

[126] عَنْ عَمْرِو ابْنِ تَغْلَبَ ﷺ قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ "اِنَّ مِنْ اِشْرَاطِ السَّاعَةِ اَنْ يَفْشُوا الْمَالَ وَيَكْثُرَ وَتَفْشُوا التِّجَارَةُ وَيُظْهَرُ الْعِلْمُ وَيَبِيْعَ الرَّجُلُ الْبَيْعَ فَيَقُوْلُ لَا ، حَتّٰى اَسْتَامِرُ تَاجِرَ بَنِى فُلَانٍ وَيُلْتَمَسَ فِي الْحَيِّ الْعَظِيْمِ الْكَاتِبُ فَلَا يُوجَدُ .

حضرت عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ مال عام ہو جائے گا اور بہت بڑھ جائے گا، تجارت عام ہو جائے گی، علم ظاہر ہوگا۔ ایک آدمی مال فروخت کرے گا لیکن پھر انکار کر دے گا۔ کہے گا: نہیں پہلے میں فلاں تاجر سے مشورہ کرلوں (یعنی بدعہدی کرے گا) اور ایک بڑے محلّہ میں کوئی لکھنے والا (یعنی منشی یا محرر وغیرہ) تلاش کیا جائے گا تو نہیں ملے گا۔''

(نسائی:4461)

[127] حدثنا وَاصِل بْن عَبْدِ الاعْلى [الْكُوفِيُّ]: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي حازِمٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «تَقِيءُ الأَرْضُ أَفْلَاذَ كَبِدِهَا أَمْثَالَ الأُسْطُوَانِ مِنَ الذَّهَبِ وَالفِضَّةِ» قَالَ: «فَيَجِيءُ السَّارِقُ فَيَقُولُ فِي مِثْلِ هٰذَا قُطِعَتْ يَدِي،

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''زمین اپنے جگر گوشے سونے اور چاندی کے ستونوں کی شکل میں نکال باہر پھینکے گی۔ چور آئے گا اور کہے گا: (ہائے افسوس!) اس کے لیے میں نے قتل کیا، قاطع رحم آئے گا اور کہے گا: (ہائے افسوس!) اس کی خاطر میں نے قطع

ويَجِيءُ القَاتِلُ فَيَقُول في هٰذَا قَتَلْتُ، ويَجِيءُ الْقَاطِعُ فَيَقُولُ في هٰذَا قَطَعْتُ رَحِمِي، ثُمَّ يَدَعُونَهُ فَلَا يَأْخُذُونَ مِنْهُ شَيْئًا».

رحمی کی اور تمام اسے یونہی چھوڑ دیں گے، ان میں سے کوئی بھی اس سے کچھ نہ لے گا۔"

(ترمذی:2208)

[128] عَنْ اَبِی مُوْسَی رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وسلم قَـالَ :لَيَـأتِيَـنَّ عَلَى النَّاسِ زَمَانٌ يَطُوفُ الرَّجُلُ فِيهِ بِالصَّدَقَةِ مِنَ الذَّهَبِ ثُمَّ لا يَجِدُ اَحَدًا يَأخُذُ مِنْهُ وَيُرَى الرَّجُلُ الْوَاحِدُ يَتبَعُهُ اَرْبَعُوْنَ اِمْرَأَةً يَلُذْنَ بِهِ مِنْ قِلَّةِ الرِّجَالِ وَكَثْرَةِ النِّسَاءِ .

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "لوگوں پر ایک ایسا زمانہ آئے گا کہ آدمی سونے کا صدقہ لے کر پھرے گا لیکن اسے قبول کرنے والا کوئی نہ ہوگا اور ایک ایک مرد کے ساتھ چالیس چالیس عورتیں ہوں گی جو اس کی پناہ حاصل کریں گی۔ یہ مردوں کی قلت اور عورتوں کی کثرت کے سبب ہوگا۔"

(مسلم:2338)

[129] عَـنْ اَبِـی هُـرَيْـرَةَ رضي الله عنه اَنَّ رَسُـولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم قَـالَ :"لَا تَـقُوْمُ السَّاعَةُ حَتَّى يُكْثُرَ الْمَالُ وَيَفِيضَ حَتَّـى يَـخْـرُجَ الـرَّجُلُ بِزَكٰوةِ مَالِهِ فَلَا يَجِدُ اَحَدًا يَقْبَلُهَا مِنْهُ وَحَتَّى تَعُوْدَ اَرْضُ الْعَرَبِ مُرُوجًا وَاَنْهَارًا.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قیامت سے پہلے مال اس قدر بڑھ جائے گا اور دولت اتنی عام ہوجائے گی کہ آدمی اپنے مال کی زکوۃ لے کر نکلے گا لیکن اسے لینے والا کوئی نہ ہوگا اور سرزمینِ عرب سرسبز وشاداب چراگاہوں اور نہروں سے بھر جائے گی۔"

(مسلم:2339)

[130] عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رضي الله عنه قَالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ صلى الله عليه وسلم "لَا تَـقُوْمُ السَّاعَةُ حَتَّى تَعُوْدَ اَرْضُ الْعَرَبِ مُرُوْجًا وَاَنْهَـارًا وَحَـتَّـ يَسِيْـرَ الرَّاكِبُ بَيْنَ الْعِرَاقِ وَمَكَّةَ لَا يَخَافُ اِلَّا ضَلَالَ الطَّرِيْقِ وَحَتَّى يَكْثُرَ الْهَرَجُ ".قَالُوْا :وَمَا الْهَرَجُ يَا رَسُولَ اللهِ صلى الله عليه وسلم ؟ قَالَ :"اَلْقَتْلُ" .

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "قیامت سے پہلے سرزمینِ عرب میں سرسبز و شاداب چراگاہیں اور نہریں ہوں گی۔ ایک سوار عراق اور مکہ کے درمیان سفر کرے گا اور اسے راستہ بھٹکنے کے علاوہ کوئی خوف نہ ہوگا اور ہرج بہت زیادہ ہوگا۔" صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم! ہرج کیا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم

نے ارشاد فرمایا: "قتل۔"

(مجمع الزوائد:12474)

40۔ عمارتوں پر فخر کیا جائے گا

[131] حدَّثَنَا أَبُو اليَمانِ: أَخْبرَنَا شُعَيْبٌ: حدَّثَنا أَبُو الزِّنادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قالَ: «لا تَقُومُ السَّاعَةُ حتى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِيمَتَانِ تَكُونُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ، دَعْوَتُهُمَا وَاحِدَةٌ، وَحتّى يُبْعَثَ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ قَرِيبٌ مِنْ ثَلاثِينَ، كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللهِ، وَحتّى يُقْبَضَ العِلْمُ وَتَكْثُرَ الزَّلازِلُ وَيَتَقارَبَ الزَّمانُ وَتَظْهَرَ الفِتَنُ وَيَكْثُرَ الهَرْجُ، وَهُوَ القَتْلُ، وَحَتَّى يَكْثُرَ فِيكُمُ المَالُ فَيَفِيضَ حتَّى يُهِمَّ رَبَّ المَالِ مَنْ يَقْبَلُ صَدَقَتَهُ، وحَتَّى يَعْرِضَهُ فَيَقُولَ الَّذِي يَعْرِضُهُ عَلَيْهِ: لا أَرَبَ لِي بِهِ، وَحتّى يَتَطَاوَلَ النَّاسُ في البُنْيانِ، وَحتّى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبرِ الرَّجُلِ فَيَقُولُ: يا لَيْتَنِي مَكانَهُ، وَحتّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا، فإِذَا طَلَعَتْ وَرَآهَا النَّاسُ [يعني] آمَنُوا أجمعُونَ، فذلكَ حينَ ﴿لَا يَنفَعُ نَفْسًا إِيمَٰنُهَا لَمْ تَكُنْ ءَامَنَتْ مِن قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِىٓ إِيمَٰنِهَا خَيْرًا﴾ [الأنعام:١٥٨]، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ نَشَرَ الرَّجُلانِ ثَوْبَهُمَا بَيْنَهُمَا فَلا يَتَبَايَعَانِهِ وَلا يَطوِيَانِهِ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدِ انْصَرَفَ الرَّجُلُ بِلَبَنِ لِقْحَتِهِ فَلا يَطْعَمُهُ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَهُوَ يُلِيطُ حَوْضَهُ فَلا يَسْقِي فِيهِ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ رَفَعَ أُكْلَتَهُ إِلى فِيهِ فَلا يَطْعَمُهَا». [راجع: ٨٥]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت اس وقت تک نہ قائم ہوگی جب تک دو عظیم جماعتیں جنگ نہ کریں گی۔ ان دونوں جماعتوں کے درمیان بڑی خونریزی ہوگی حالانکہ دونوں کا دعویٰ ایک ہی ہوگا اور یہاں تک کہ بہت سے جھوٹے دجال بھیجے جائیں گے تقریباً تیس دجال۔ ان میں سے ہر ایک دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے اور یہاں تک کہ علم اٹھا لیا جائے گا اور زلزلوں کی کثرت ہوگی اور زمانہ قریب ہو جائے گا اور فتنے ظاہر ہو جائیں گے

اور ہرج بڑھ جائے گا اور ہرج سے مراد قتل ہے اور یہاں تک کہ تمہارے پاس مال کی کثرت ہو جائے گی بلکہ بہہ پڑے گا اور یہاں تک کہ صاحب مال کو اس کا فکر دامن گیر ہوگا کہ اس کا صدقہ قبول کون کرے اور یہاں تک کہ وہ پیش کرے گا لیکن جس کے سامنے وہ پیش کرے گا وہ کہے گا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے اور یہاں تک کہ لوگ بڑی بڑی عمارتوں میں آپس میں فخر کریں گے، ایک سے ایک بڑھ چڑھ کر عمارات بنائیں گے اور یہاں تک ایک شخص دوسرے کی قبر سے گزرے گا اور کہے گا کہ کاش میں بھی اسی جگہ ہوتا اور یہاں تک کہ سورج مغرب سے نکلے گا۔ پس جب وہ اس

طرح طلوع ہوگا اورلوگ دیکھ لیں گے توسب ایمان لے آئیں گےلیکن یہ وہ وقت ہوگا جب کسی ایسے شخص کواس کا یمان لانا فائدہ نہ پہنچائے گا جو پہلے سے ایمان نہ لایا ہو یا اس نے اپنے ایمان کے ساتھ اچھے کام نہ کئے ہوں اور قیامت اچانک اس طرح قائم ہوجائے گی کہ دوآدمیوں نے اپنے درمیان کپڑا پھیلا رکھا ہوگا اوراسے ابھی بیچ نہ پائے ہوں گے ،نہ لپیٹ پائے ہوں گے اور قیامت اس طرح برپا ہوجائے گی کہ ایک شخص اپنی اونٹنی کا دودھ نکال کر واپس ہوا ہوگا کہ اسے پیھی نہ پایا ہوگا اور قیامت اس طرح قائم ہوجائے گی کہ وہ اپنے حوض کو درست کررہا ہوگا اوراس میں سے پانی بھی نہ پیا ہوگا اور قیامت اس طرح قائم ہوجائے گی کہ اس نے اپنا لقمہ منہ کی طرف اٹھایا ہوگا اور ابھی اسے کھایا بھی نہ ہوگا۔“

(بخاری:7121)

[132] عَنْ مَيْمُوْنَةَ رضي الله عنها قَـالَتْ :قَالَ نَبِىُّ اللهِ ﷺ لَـنَـا ذَاتَ يَوْمٍ "مَا اَنْتُمْ اِذَا مَرَجَ الدِّيْنُ وَسُفِکَ الدَّمُ وَظَهَـرَتِ الـزِّيْـنَةُ وَشُرِفَ الْبُنْيَانُ وَاخْتَلَفَ الْاِخْوَانُ وَحُرِّقَ الْبَيْتُ الْعَتِيْقُ ؟ .

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ایک روز نبی اکرم ﷺ نے فرمایا:اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب دین میں بگاڑ پیدا ہوجائے گا خون بہایا جائے گا،زیب وزینت ظاہر ہوگی عمارتیں اونچی بنائی جائیں گی بھائیوں میں اختلاف پیدا ہو جائے گا اور بیت اللہ شریف کو آگ لگادی جائے گی۔

(مجمع الزوائد:12371)

[133] حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ عُلَيَّةَ عَنْ أَبِي حَيَّانَ، عَنْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک روز آنحضرت ﷺ لوگوں میں باہر بیٹھے ہوئے تھے ۔اتنے

أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، يَوْمًا بَارِزًا لِلنَّاسِ. فَأَتَاهُ رَجُلٌ فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ مَتَى السَّاعَةُ؟ فَقَالَ: «مَا الْمَسْئُولُ عَنْهَا بِأَعْلَمَ مِنَ السَّائِلِ. وَلٰكِنْ سَأُخْبِرُكَ عَنْ أَشْرَاطِهَا: إِذَا وَلَدَتِ الأَمَةُ رَبَّتَهَا، فَذٰاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا. وَإِذَا كَانَتِ الْحُفَاةُ الْعُرَاةُ رُؤُسَ النَّاسِ، فَذٰاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا. وَإِذَا تَطَاوَلَ رِعَاءُ الْغَنَمِ فِي الْبُنْيَانِ، فَذٰاكَ مِنْ أَشْرَاطِهَا. فِي خَمْسٍ لَا يَعْلَمُهُنَّ إِلَّا اللهُ» فَتَلَا رَسُولُ اللهِ ﷺ: ﴿إِنَّ ٱللَّهَ عِندَهُۥ عِلْمُ ٱلسَّاعَةِ وَيُنَزِّلُ ٱلْغَيْثَ وَيَعْلَمُ مَا فِى ٱلْأَرْحَامِ﴾ الآيَةَ. [لقمان: ٣٤]

میں ایک شخص آیا۔(حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی دوسری روایت میں ہے کہ اس کے کپڑے سفید تھے اور اس پر سفر کا نشان معلوم نہ ہوتا تھا۔)اس نے اپنے گھٹنے آپ ﷺ کے گھٹنوں سے لگا دیئے اور کہا:''اے محمد ﷺ! مجھ کو ایمان کی خبر دو۔'' آپ ﷺ نے بیان کیا۔پھر اسلام کو پوچھا، پھر احسان کو، پھر قیامت کو۔جب وہ چلا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا:''یہ جبریل علیہ السلام تھے۔تم کو تمہارا دین سکھلانے آئے تھے)اور اس نے کہا:''یارسول اللہ ﷺ! قیامت کب ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا:''جس سے پوچھتے ہو وہ پوچھنے والے سے زیادہ نہیں جانتا لیکن میں تم کو اس کی نشانیاں بتائے دیتا ہوں۔جب لونڈی اپنی مالکہ کو جنے تو یہ قیامت کی نشانی ہے، جب ننگے پاؤں، ننگے بدن والے لوگوں کے سردار بنیں تو یہ قیامت کی نشانی ہے اور جب بکریاں چرانے والے بڑی بڑی عمارتیں بنانے لگیں تو یہ قیامت کی نشانی ہے اور قیامت کا علم ان پانچ باتوں میں ہے جن کو کوئی نہیں جانتا اللہ عزوجل کے سوا۔'' پھر آپ ﷺ نے یہ آیت پڑھی: ان اللہ عندہ علم الساعۃ اخیر تک۔

(ابن ماجہ:4044)

41۔ تجارت عام ہوگی

[134] عَنْ عَمْرِو ابْنِ تَغْلَبَ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ "إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يَفْشُوا الْمَالُ وَيَكْثُرَ وَتَفْشُوا التِّجَارَةُ وَيُظْهَرُ الْعِلْمُ وَيَبِيعَ الرَّجُلُ الْبَيْعَ

حضرت عمرو بن تغلب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''قیامت کی نشانیوں میں سے یہ ہے کہ مال عام ہو جائے گا اور بہت بڑھ جائے گا، تجارت عام ہو جائے

فَیَقُوْلُ لا ، حَتّٰی اَسْتَامِرُ تَاجِرَ بَنِی فُلَانٍ وَیُلْتَمَسَ فِی الْحَیِّ الْعَظِیْمِ الْکَاتِبُ فَلا یُوجَدُ .

گی،علم ظاہر ہوگا۔ایک آدمی مال فروخت کرے گا لیکن پھر انکار کردے گا۔کہے گا:نہیں پہلے میں فلاں تاجر سے مشورہ کر لوں (یعنی بدعہدی کرے گا)اور ایک بڑے محلّہ میں کوئی لکھنے والا (یعنی منشی یا محرر وغیرہ) تلاش کیا جائے گا تو نہیں ملے گا۔“

(نسائی:4461)

[135] عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ مَسْعُوْدٍ رضی اللہ عنہ قَالَ :قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ :”بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَۃُ تَسْلِیْمُ الْخَاصَّۃِ وَتَفْشُوا التِّجَارَۃُ حَتّٰی تُعِیْنَ الْمَرْأَۃُ زَوْجَھَا عَلَی التِّجَارَۃِ وَتُقْطَعُ الْاَرْحَامُ .

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:”قیامت سے پہلے سلام صرف جان پہچان والوں سے کیا جائے گا۔تجارت اس قدر عام ہوجائے گی کہ بیوی اپنے شوہر کی معاون ہوگی اور قطع رحمی عام ہوجائے گی۔“

(مسندالامام احمد)

[136] عَنْ طَارِقِ ابْنِ شِھَابٍ رضی اللہ عنہ قَالَ : قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ ﷺ :”اِنَّ بَیْنَ یَدَیِ السَّاعَۃُ تَسْلِیْمَ الْخَاصَّۃِ وَفُشُوَّا التِّجَارَۃِ حَتّٰی تُعِیْنَ الْمَرْأَۃُ زَوْجَھَا عَلَی التِّجَارَۃِ وَقَطْعُ الْاَرْحَامِ وَشَھَادَۃُ الزُّوْرِ وَکِتْمَانُ شَھَادَۃِ الْحَقِّ وَظُھُوْرُ الْقَلَمِ .

حضرت طارق بن شہاب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:”قیامت سے پہلے یہ نشانیاں ظاہر ہوں گی: (1) جان پہچان کے لوگوں کو سلام کہنا (2) تجارت کا عام ہونا حتیٰ کہ بیوی اپنے شوہر کی تجارت میں مددگار ہوگی۔ (3) قطع رحمی (4) جھوٹی گواہی دینا (5) سچی گواہی کو چھپانا (6) قلم کا ظاہر ہونا۔“

(مسندالامام احمد:3869)

[137] عَنْ اَبِی ھُرَیْرَۃَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰہِ ﷺ قَالَ :”لا تَقُوْمُ السَّاعَۃُ حَتّٰی تَظْھَرَ الْفِتَنُ وَیَکْثُرَ الْکَذِبُ وَیَتَقَارَبَ الْاَسْوَاقُ وَیَتَقَارَبَ الزَّمَانُ وَیَکْثُرَ الْھَرْجُ قِیْلَ وَمَا الْھَرْجُ قِیْلَ وَمَا الْھَرْجُ ؟ قَالَ :”اَلْقَتْلُ“ .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:”قیامت قائم نہیں ہوگی جب تک فتنے ظاہر نہ ہوں ۔جھوٹ کی کثرت ہوجائے گی،تجارتی مراکز عام ہوجائیں گے،وقت گھٹ جائے گا،ہرج بہت زیادہ بڑھ جائے گا۔“ عرض کیا گیا:ہرج کیا ہے؟آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:“

قتل کرنا۔"

(مسند الامام احمد:205/1)

42۔ عورتوں کی کثرت ہوگی

[138] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ، وَ مُحَمَّدُ ابْنُ الْمُثَنَّىٰ، قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ: سَمِعْتُ قَتَادَةَ يُحَدِّثُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: أَلَا أُحَدِّثُكُمْ حَدِيثًا سَمِعْتُهُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ لَا يُحَدِّثُكُمْ بِهِ أَحَدٌ بَعْدِي. سَمِعْتُهُ مِنْهُ: «إِنَّ مِنْ أَشْرَاطِ السَّاعَةِ أَنْ يُرْفَعَ الْعِلْمُ، وَيَظْهَرَ الْجَهْلُ، وَيَفْشُوَ الزِّنَا، وَيُشْرَبَ الْخَمْرُ، وَيَذْهَبَ الرِّجَالُ، وَيَبْقَى النِّسَاءُ. حَتَّى يَكُونَ لِخَمْسِينَ امْرَأَةً، قَيِّمٌ وَاحِدٌ».

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں تم میں سے ایک ایسی حدیث بیان نہ کروں جو میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے؟ میرے بعد تم سے وہ حدیث کوئی بیان نہ کرے گا (کیونکہ تمام صحابہ رضی اللہ عنہم اب گذر گئے ہیں)۔ میں نے آپ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے: "قیامت کی نشانیوں میں سے ہے علم کا اٹھ جانا (یعنی علم دین کا) اور جہل پھیل جانا اور زنا پھیل جانا اور شراب کا پیا جانا (کثرت سے) اور مردوں کا مر جانا اور عورتوں کا رہ جانا یہاں تک کہ پچاس عورتوں کا ایک مرد انتظام کرے گا۔"

(ابن ماجہ:4045)

43۔ کم عمر اور کم عقل لوگ ہوں گے

[139] حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ عَيَّاشٍ عَنْ عَاصِمٍ، عَنْ زِرٍّ، عَنْ عَبْدِ اللهِ [بْنِ مَسْعُودٍ] قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَخْرُجُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ قَوْمٌ أَحْدَاثُ الْأَسْنَانِ سُفَهَاءُ الْأَحْلَامِ يَقْرَءُونَ الْقُرْآنَ لَا- يُجَاوِزُ تَرَاقِيَهُمْ يَقُولُونَ مِنْ قَوْلِ خَيْرِ الْبَرِيَّةِ يَمْرُقُونَ مِنَ الدِّينِ كَمَا يَمْرُقُ السَّهْمُ مِنَ الرَّمِيَّةِ».

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "آخری زمانے میں ایک قوم نکلے گی جو کم عمر اور کم عقل ہوں گے۔ قرآن کی تلاوت کریں گے مگر قرآن ان کے حلق سے تجاوز نہیں کرے گا۔ وہ مخلوق میں سب سے بہتر کے قول کو پیش کریں گے۔ وہ دین سے اس طرح نکل جائیں گے جیسا کہ تیر کمان سے نکل جاتا ہے۔"

(ترمذی:2188)

44۔ کئی کذّاب اور دجال ہوں گے

[140] حدّثنا أَبُو اليَمانِ: أَخبرَنَا شعَيْبٌ: حدَّثَنا أَبُو الزِّنادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قالَ: «لا تَقُومُ السَّاعَةُ حتى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِيمَتَانِ تكُونُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ، دَعْوَتُهُمَا وَاحِدَةٌ، وَحتّى يُبْعَثَ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ قَرِيبٌ مِنْ ثَلاثِينَ، كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللهِ، وَحتّى يُقْبَضَ العِلْمُ وَتكْثُرَ الزّلازِلُ وَيَتَقارَبَ الزَّمانُ وَتَظْهَرَ الفِتَنُ وَيَكْثُرَ الهَرْجُ، وَهُوَ القَتْلُ، وَحتَّى يَكْثُرَ فِيكُمُ المَالُ فَيَفِيضَ حتَّى يُهِمَّ رَبَّ المَالِ مَنْ يَقْبَلُ صَدَقَتَهُ، وحتَّى يَعْرِضَهُ فَيَقُولَ الَّذِي يَعْرِضُهُ عَلَيْهِ: لا أَرَبَ لِي بِهِ، وَحتّى يَتَطَاوَلَ النَّاسُ في البُنْيانِ، وَحتّى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبرِ الرَّجُلِ فَيَقُولُ: يا لَيْتَنِي مَكانَهُ، وَحتّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا، فإِذَا طَلَعَتْ وَرَآهَا النَّاسُ [يعني] آمَنُوا أجمعُونَ، فذلكَ حينَ ﴿لَا يَنفَعُ نَفْسًا إِيمَٰنُهَا لَمْ تَكُنْ ءَامَنَتْ مِن قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِىٓ إِيمَٰنِهَا خَيْرًا﴾ [الأنعام:١٥٨]، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ نَشَرَ الرَّجُلانِ ثَوْبَهُمَا بَيْنَهُمَا فَلا يَتَبَايَعَانِهِ وَلا يَطوِيَانِهِ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدِ انْصَرَفَ الرَّجُلُ بِلَبَنِ لِقْحَتِهِ فَلا يَطْعَمُهُ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَهُوَ يُلِيطُ حَوْضَهُ فَلا يَسْقِي فِيهِ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ رَفَعَ أُكْلَتَهُ إلى فِيهِ فَلا يَطْعَمُهَا». [راجع: ٨٥]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت اس وقت تک قائم نہ ہوگی جب تک دو عظیم جماعتیں جنگ نہ کریں گی۔ان دونوں جماعتوں کے درمیان بڑی خونریزی ہوگی حالانکہ دونوں کا دعویٰ ایک ہی ہوگا اور یہاں تک کہ بہت سے جھوٹے دجال بھیجے جائیں گے تقریباً تیس دجال۔ان میں سے ہر ایک دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے اور یہاں تک کہ علم اٹھالیا جائے گا اور زلزلوں کی کثرت ہوگی اور زمانہ قریب ہوجائے گا اور فتنے ظاہر ہوجائیں گے اور ہرج بڑھ جائے گا اور ہرج سے مراد قتل ہے اور یہاں تک کہ تمہارے پاس مال کی کثرت ہوجائے گی بلکہ بہہ پڑے گا اور یہاں تک کہ صاحب مال کو اس کا فکر دامن گیر ہوگا کہ اس کا صدقہ قبول کون کرے اور یہاں تک کہ وہ پیش کرے گا لیکن جس کے سامنے وہ پیش کرے گا وہ کہے گا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے اور یہاں تک کہ لوگ بڑی بڑی عمارتوں میں آپس میں فخر کریں گے،ایک سے ایک بڑھ چڑھ کر عمارات بنائیں گے اور یہاں تک ایک شخص دوسرے کی قبر سے گزرے گا اور کہے گا کہ کاش میں بھی اسی جگہ ہوتا اور یہاں تک کہ سورج مغرب سے نکلے گا۔پس جب وہ اس طرح طلوع ہوگا اور لوگ دیکھ لیں گے تو سب ایمان لے آئیں گے لیکن یہ وہ وقت ہوگا جب کسی ایسے شخص کو اس کا ایمان لانا فائدہ نہ پہنچائے گا جو پہلے سے ایمان نہ لایا ہویا

اس نے اپنے ایمان کے ساتھ اچھے کام نہ کئے ہوں اور قیامت اچانک اس طرح قائم ہوجائے گی کہ دو آدمیوں نے اپنے درمیان کپڑا پھیلا رکھا ہوگا اور اسے ابھی بیچ نہ پائے ہوں گے نہ لپیٹ پائے ہوں گے اور قیامت اس طرح برپا ہوجائے گی کہ ایک شخص اپنی اونٹنی کا دودھ نکال کر واپس ہوا ہوگا کہ اسے پیچھی نہ پایا ہوگا اور قیامت اس طرح قائم ہوجائے گی کہ وہ اپنے حوض کو درست کر رہا ہوگا اور اس میں سے پانی بھی نہ پیا ہوگا اور قیامت اس طرح قائم ہوجائے گی کہ اس نے اپنا لقمہ منہ کی طرف اٹھایا ہوگا اور ابھی اسے کھایا بھی نہ ہوگا۔"

(بخاری:7121)

[141] حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ يَحْيَىٰ وَأَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ - قَالَ يَحْيَىٰ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ أَبُو بَكْرٍ: حَدَّثَنَا - أَبُو الْأَحْوَصِ؛ ح: وَحَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبُو عَوَانَةَ، كِلَاهُمَا عَنْ سِمَاكٍ، عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَّابِينَ».

وَزَادَ فِي حَدِيثِ أَبِي الْأَحْوَصِ: قَالَ فَقُلْتُ لَهُ: آنْتَ سَمِعْتَ هٰذَا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ؟ قَالَ: نَعَمْ.

حضرت جابر بن سمرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: "قیامت سے پہلے کئی کذّاب (جھوٹے) ہوں گے" اور ابوالاحوص نے یہ اضافہ کیا ہے کہ میں نے ان سے کہا: کیا تو نے رسول اللہ ﷺ سے یہ بات سنی ہے؟ انہوں نے کہا: جی ہاں!

(مسلم:7340)

[142] قَالَ سِمَاكٌ: وَسَمِعْتُ أَخِي يَقُولُ: قَالَ جَابِرٌ: فَاحْذَرُوهُمْ.

حضرت جابر رضی اللہ عنہ نے کہا: ان سے بچو۔

(مسلم:7341)

[143] حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: حَدَّثَنَا مَعْمَرٌ عَنْ هَمَّامِ بْنِ مُنَبِّهٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَنْبَعِثَ كَذَّابُونَ دَجَّالُونَ قَرِيبٌ مِنْ ثَلَاثِينَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللهِ».

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت سے پہلے تیس کے قریب کذّاب دجال اٹھیں گے۔ان میں سے ہر ایک یہی گمان کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے۔''

(ترمذی:2218)

[144] حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ أَبِي قِلَابَةَ، عَنْ أَبِي أَسْمَاءَ [الرَّحَبِيِّ]، عَنْ ثَوْبَانَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَلْحَقَ قَبَائِلُ مِنْ أُمَّتِي بِالْمُشْرِكِينَ وَحَتَّى يَعْبُدُوا الأَوْثَانَ وَإِنَّهُ سَيَكُونُ فِي أُمَّتِي ثَلَاثُونَ كَذَّابُونَ كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ نَبِيٌّ وَأَنَا خَاتَمُ النَّبِيِّينَ لَا نَبِيَّ بَعْدِي».

حضرت ثوبان رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت سے پہلے میری امت کے چند قبیلے مشرکوں سے مل جائیں گے حتیٰ کہ وہ بتوں کی عبادت کریں گے اور میری امت میں تیس کذّاب ہوں گے۔ وہ تمام یہی گمان کریں گے کہ ہم نبی ہیں۔(یادرکھو!) میں خاتم النبین ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی نہیں۔''

(ترمذی:2219)

[145] عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما قَالَ: وَاللهِ لَقَدْ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: "لَيَكُونَنَّ قَبْلَ يَوْمِ الْقِيَمَةِ الْمَسِيحُ الدَّجَّالُ وَكَذَّابُونَ ثَلَاثُونَ أَوْ أَكْثَرَ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں: واللہ! میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''قیامت سے پہلے مسیح دجال ظاہر ہوگا اور تیس جھوٹے ہوں گے یا اس سے زیادہ۔''

(مسندالامام احمد)

[146] عَنْ جَابِرِ بْنِ سَمُرَةَ رضی اللہ عنہ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ: "إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ كَذَّابِينَ فَاحْذَرُوهُمْ.

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''قیامت سے پہلے بہت سے جھوٹے پیدا ہوں گے۔ان سے بچ کے رہنا!''

(مسندامام احمد)

45۔ سرزمینِ عرب چراگاہوں اور نہروں سے بھر جائے گی

[147] عَـنْ اَبِـی هُـرَیْـرَةَ ﷺ اَنَّ رَسُـولَ اللهِ ﷺ قَـالَ :"لَا تَـقُوْمُ السَّاعَةُ حَتَّی يُكْثَرُ الْمَالُ وَيَفِيْضَ حَتَّی يَـخْـرُجَ الـرَّجُلُ بِزَكٰوةِ مَالِهٖ فَلَا يَجِدُ اَحَدًا يَقْبَلُهَا مِنْهُ وَحَتّٰی تَعُوْدَ اَرْضُ الْعَرَبِ مُرُوجًا وَاَنْهَارًا.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت سے پہلے مال اس قدر بڑھ جائے گا اور دولت اتنی عام ہو جائے گی کہ آدمی اپنے مال کی زکوۃ لے کر نکلے گا لیکن اسے لینے والا کوئی نہ ہوگا اور سرزمینِ عرب سرسبز و شاداب چراگاہوں اور نہروں سے بھر جائے گی۔''

(مسلم:2339)

[148] عَـنْ اَبِی هُرَيْرَةَ ﷺ قَـالَ قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ "لَا تَـقُـوْمُ السَّـاعَةُ حَتّٰی تَعُوْدَ اَرْضُ الْعَرَبِ مُرُوْجًا وَاَنْهَارًا وَحَتَّ يَسِيْرَ الرَّاكِبُ بَيْنَ الْعِرَاقِ وَمَكَّةَ لَا يَخَافُ اِلَّا ضَلَالَ الـطَّـرِيْـقِ وَحَتّٰی يَكْثُرَ الْهَرَجُ ".قَالُوْا :وَمَا الْهَرَجُ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ ؟ قَالَ :"اَلْقَتْلُ" .

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت سے پہلے سرزمینِ عرب میں سرسبز و شاداب چراگاہیں اور نہریں ہوں گی۔ ایک سوار عراق اور مکہ کے درمیان سفر کرے گا اور اسے راستہ بھٹکنے کے علاوہ کوئی خوف نہ ہوگا اور ہرج بہت زیادہ ہوگا۔'' صحابہ کرام رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! ہرج کیا ہے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''قتل۔''

(مجمع الزوائد:12474)

46۔ زلزلے کثرت سے آئیں گے

[149] حدَّثَنَا أَبُو اليَمانِ: أَخْبرَنَا شُعَيْبٌ: حدَّثَنا أَبُو الزِّنادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قالَ: «لا تَقُومُ السَّاعَةُ حتى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِيمَتَانِ تَكُونُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ، دَعْوَتُهُمَا وَاحِدَةٌ، وَحتّى يُبْعَثَ دَجَّالُونَ كَذَّابُونَ قَرِيبٌ مِنْ ثَلاثِينَ، كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللهِ، وَحتّى يُقْبَضَ العِلْمُ وَتَكْثُرَ الزَّلازِلُ وَيَتَقارَبَ الزَّمانُ وَتَظْهَرَ الفِتَنُ وَيَكْثُرَ الهَرْجُ، وَهُوَ القَتْلُ، وَحتّى يَكْثُرَ فِيكُمُ المَالُ فَيَفِيضَ حتَّى يُهِمَّ رَبَّ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت اس وقت تک نہ قائم ہوگی جب تک دو عظیم جماعتیں جنگ نہ کریں گی۔ ان دونوں جماعتوں کے درمیان بڑی خونریزی ہوگی حالانکہ دونوں کا دعویٰ ایک ہی ہوگا اور یہاں تک کہ بہت سے جھوٹے دجال بھیجے جائیں گے تقریباً تیس دجال۔ ان میں سے ہر ایک دعویٰ کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے اور یہاں تک کہ علم اٹھا لیا جائے گا اور

الْمَالِ مَنْ يَقْبَلُ صَدَقَتَهُ، وحَتَّى يَعْرِضَهُ فَيَقُولَ الَّذِي يَعْرِضُهُ عَلَيْهِ: لا أَرَبَ لِي بِهِ، وَحتّى يَتَطَاوَلَ النَّاسُ في الْبُنْيانِ، وَحتّى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبرِ الرَّجُلِ فَيَقُولُ: يا لَيْتَني مَكانَهُ، وَحتّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا، فإذَا طَلَعَتْ وَرَآهَا النَّاسُ [يعني] آمَنُوا أجمعُونَ، فذلكَ حينَ ﴿لَا يَنفَعُ نَفْسًا إِيمَٰنُهَا لَمْ تَكُنْ ءَامَنَتْ مِن قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِىٓ إِيمَٰنِهَا خَيْرًا﴾ [الأنعام:١٥٨]، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ نَشَرَ الرَّجُلانِ ثَوْبَهُمَا بَيْنَهُمَا فَلا يَتَبَايَعَانِهِ وَلا يَطوِيَانِهِ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدِ انْصَرَفَ الرَّجُلُ بِلَبَنِ لِقْحَتِهِ فَلا يَطْعَمُهُ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَهُوَ يُلِيطُ حَوْضَهُ فَلا يَسْقي فِيهِ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ رَفَعَ أُكْلَتَهُ إلى فِيهِ فَلا يَطْعَمُهَا». [راجع: ٨٥]

زلزلوں کی کثرت ہوگی اور زمانہ قریب ہوجائے گا اور فتنے ظاہر ہوجائیں گے اور ہرج بڑھ جائے گا اور ہرج سے مراد قتل ہے اور یہاں تک کہ تمہارے پاس مال کی کثرت ہوجائے گی بلکہ بہہ پڑے گا اور یہاں تک کہ صاحب مال کو اس کا فکر دامن گیر ہوگا کہ اس کا صدقہ قبول کون کرے اور یہاں تک کہ وہ پیش کرے گا لیکن جس کے سامنے وہ پیش کرے گا وہ کہے گا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے اور یہاں تک کہ لوگ بڑی بڑی عمارتوں میں آپس میں فخر کریں گے، ایک سے ایک بڑھ چڑھ کر عمارات بنائیں گے اور یہاں تک ایک شخص دوسرے کی قبر سے گزرے گا اور کہے گا کہ کاش میں بھی اسی جگہ ہوتا اور یہاں تک کہ سورج مغرب سے نکلے گا۔ پس جب وہ اس طرح طلوع ہوگا اور لوگ دیکھ لیں گے تو سب ایمان لے آئیں گے لیکن یہ وہ وقت ہوگا جب کسی ایسے شخص کو اس کا ایمان لانا فائدہ نہ پہنچائے گا جو پہلے سے ایمان نہ لایا ہو یا اس نے اپنے ایمان کے ساتھ اچھے کام نہ کئے ہوں اور قیامت اچانک اس طرح قائم ہوجائے گی کہ دو آدمیوں نے اپنے درمیان کپڑا پھیلا رکھا ہوگا اور اسے ابھی بیچ نہ پائے ہوں گے ،نہ لپیٹ پائے ہوں گے اور قیامت اس طرح برپا ہوجائے گی کہ ایک شخص اپنی اونٹنی کا دودھ نکال کر واپس ہوا ہوگا کہ اسے پیھی نہ پایا ہوگا اور قیامت اس طرح قائم ہوجائے گی کہ وہ اپنے حوض کو درست کر رہا ہوگا اور اس میں سے پانی بھی نہ پیا ہوگا اور قیامت اس طرح قائم ہوجائے گی کہ اس نے

اپنا لقمہ منہ کی طرف اٹھایا ہوگا اور ابھی اسے کھایا بھی نہ ہو

(بخاری:7121)

[150] حَدَّثَنا عَبْدُ الله بنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنا عَبْدُ الْعَزِيزِ بنُ عَبْدِ الصَّمَدِ قالَ: حَدَّثَنا مُوسَى الْحَنَّاطُ، لا أَعْلَمُهُ إِلَّا ذَكَرَهُ عن مُوسَى بنِ أَنَسٍ، عن أَنَسِ بنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ رَسُولَ الله ﷺ قالَ لَه: «يَا أَنَسُ! إِنَّ النَّاسَ يُمَصِّرُونَ أَمْصَارًا، وَإِنَّ مِصْرًا مِنهَا يُقَالُ لَها الْبَصْرَةُ أو الْبُصَيْرَةُ فإِنْ أَنْتَ مَرَرْتَ بِهَا أَوْ دَخَلْتَهَا فإِيَّاكَ وَسِبَاخَهَا وَكَلَّاءَهَا وَسُوقَهَا وَبَابَ أُمَرَائِهَا، وَعَلَيْكَ بِضَوَاحِيهَا، فإِنَّهُ يَكُونُ بِهَا خَسْفٌ وَقَذْفٌ وَرَجْفٌ، وَقَوْمٌ يَبِيتُونَ يُصْبِحُونَ قِرَدَةً وَخَنَازِيرَ».

حضرت انس بن مالک سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: اے انس! لوگ مختلف شہر بسائیں گے اور انہی میں سے ایک شہر ہوگا جس کا نام بصرہ یا بصیرۃ ہوگا۔ اگر تو اس شہر میں جائے تو اس کے بساخ اور کلاء (دونوں جگہ کے نام ہیں) میں نہ جانا۔ اس کے بازار میں بھی نہ جانا۔ وہاں کے امراء کے دروازوں پر بھی نہ جانا بلکہ اس کے جنگلوں میں چلے جانا اس لیے کہ اس شہر میں خسف، قذف اور رجف ہوگا۔ لوگ رات کو (صحیح سالم) سوئیں گے اور صبح کے وقت بندر اور سوٴر بنے ہوں گے۔"

(ابو داؤد:4307)

[151] عَنْ اَبِى هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: "لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُقْبَضَ الْعِلْمَ وَتُكْثُرَ الزَّلَازِلُ وَيَتَقَارَبَ الزَّمَانُ وَتَظْهَرَ الْفِتَنُ وَيَكْثُرُ الْهَرْجُ وَهُوَ الْقَتْلُ اَلْقَتْلُ حَتَّى يَكْثُرَ فِيْكُمُ اَلْمَالُ فَيَفِيْضَ."

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کہ علم اٹھالیا جائے گا، زلزلے کثرت سے آئیں گے، وقت گھٹ جائے گا، فتنے ظاہر ہوں گے، ہرج بہت زیادہ ہوگا۔ ہرج سے مراد قتل ہے۔ اس قدر قتل ہوں گے کہ تمہارے درمیان مال و دولت عام ہوجائے گا بلکہ بہنے لگے گا۔"

(بخاری:1036)

47۔ بارش ہونے کے باوجود زمین کچھ نہیں اُگائے گی

[152] عَنْ اَنَسٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ الله ﷺ: "لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُمْطَرَ النَّاسُ مَطَرًا عَامًا وَلَا تُنْبِتُ

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت قائم نہیں ہوگی یہاں تک کہ لوگوں پر بہت

الْاَرْضُ شَيْئًا.

زیادہ بارش ہوگی لیکن زمین کوئی چیز نہیں اگائے گی۔"

(مجمع الزوائد:12470)

[153] حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَٰنِ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَيْسَتِ السَّنَةُ بِأَنْ لَا تُمْطَرُوا، وَلَٰكِنِ السَّنَةُ أَنْ تُمْطَرُوا وَتُمْطَرُوا، وَلَا تُنْبِتُ الْأَرْضُ شَيْئًا»(١).

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: قحط یہ نہیں کہ تم پر بارش نہ برسے بلکہ قحط یہ ہے کہ بارش خوب برسے لیکن زمین کوئی چیز نہ اگائے۔

(مسلم:7291)

48۔زمین میں دھنسنے، شکلیں مسخ ہونے اور پتھروں کی بارش کے واقعات ہوں گے

[154] حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: أَخْبَرَنَا صَيْفِيُّ بْنُ رِبْعِيٍّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ، عَنِ القَاسِمِ بْنِ مُحَمَّدٍ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَكُونُ فِي آخِرِ هَذِهِ الأُمَّةِ خَسْفٌ وَمَسْخٌ وَقَذْفٌ»، قَالَتْ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَنُهْلَكُ وَفِينَا الصَّالِحُونَ؟ قَالَ: «نَعَمْ إِذَا ظَهَرَ الْخَبَثُ».

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "اس امت کے آخری لوگوں میں زمین میں دھنسنے، شکلیں مسخ ہونے اور آسمانوں سے پتھروں کی بارش برسنے کے واقعات ہوں گے۔" حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! کیا ہم نیک لوگوں کے ہوتے ہوئے ہلاک ہوجائیں گے؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "ہاں جب فسق وفجور غالب ہوجائے گا تو لوگ ہلاک ہوں گے۔"

(ترمذی:2185)

[155] عَنْ عَبْدِ الرَّحْمَنِ ابْنِ صَحَارَ الْعَبَدِيُّ رضی اللہ عنہ عَنْ اَبِيْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ :لَا تَقُوْمُ السَّاعَةُ حَتّٰى يَخْسَفُ بِقَبَائِلَ فَيُقَالُ مَنْ بَقِىَ مِنْ بَنِى فُلَانٍ .

حضرت عبدالرحمٰن بن صحار عبدی اپنے باپ سے روایت کرتے ہیں کہ ان کے باپ نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: "قیامت قائم نہیں ہوگی حتیٰ کے بعض قبیلے زمین میں دھنسا دیئے جائیں گے اور لوگ پوچھیں گے کہ

فلاں قبیلے سے کوئی بچا ہے؟"

(مسند الامام احمد اشراط الساعة)

[156] عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ :"وَالَّذِي نَفْسُ مُحَمَّدٍ بِيَدِهِ لَيَبِيتَنَّ نَاسٌ مِنْ أُمَّتِي عَلَى اَشَرٍ وَبَطَرٍ وَلَعِبٍ وَلَهْوٍ فَيُصْبِحُوا قِرَدَةً وَخَنَازِيْرًا بِاسْتِحْلَالِهِمُ الْمَحَارِمَ وَالْقَيْنَاتِ وَشُرْبِهِمُ الْخَمْرَ وَاَكْلِهِمُ الرِّبَا وَلَبْسِهِمُ الْحَرِيْرَ .

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں محمد ﷺ کی جان ہے! میری امت کے کچھ لوگ فخر وغرور اور کھیل تماشے میں رات بسر کریں گے لیکن صبح کے وقت بندر سؤر بنے ہوں گے حرام کو حلال ٹھہرانے، گانے والیوں کے عام ہونے، شراب پینے، سود کھانے اور ریشم پہننے کی وجہ سے۔

(مسند الامام احمد:200/1)

[157] عَنْ سَهْلِ بْنِ سَعْدٍ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ :"سَيَكُوْنُ فِي آخِرِ الزَّمَانِ خَسْفٌ وَقَذْفٌ وَمَسْخٌ " قِيْلَ وَمَتَى ذٰلِكَ يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ :إِذَا ظَهَرَتِ الْمَعَازِفُ وَالْقَيْنَاتُ وَاسْتُحِلَّتِ الْخَمْرُ.

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "آخری زمانے میں خسف، قذف اور مسخ ہوگا۔" عرض کیا گیا: یارسول اللہ ﷺ! یہ کب ہوگا؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "جب گانے بجانے کے آلات اور گانے بجانے والی عورتیں ظاہر ہوں گی نیز شراب کو حلال سمجھ لیا جائے گا۔"

(مجمع الزوائد:12589)

[158] حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ الصَّمَدِ قالَ: حَدَّثَنا مُوسَى الْحَنَّاطُ، لا أَعْلَمُهُ إِلَّا ذَكَرَهُ عن مُوسَى بنِ أَنسٍ، عن أَنَسِ بنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قالَ لَه: «يَا أَنَسُ! إِنَّ النَّاسَ يُمَصِّرُونَ أَمْصَارًا، وَإِنَّ مِصْرًا مِنهَا يُقَالُ لَها الْبَصْرَةُ أَو الْبُصَيْرَةُ فإِنْ أَنْتَ مَرَرْتَ بِهَا أَوْ دَخَلْتَهَا فإِيَّاكَ وَسِبَاخَهَا وَكَلَّاءَهَا وَسُوقَهَا وَبَابَ أُمَرَائِهَا، وَعَلَيْكَ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "اے انس! لوگ مختلف شہر بسائیں گے اور انہی میں سے ایک شہر ہوگا جس کا نام بصرہ یا بصیرۃ ہوگا۔ اگر تو اس شہر میں جائے تو اس کے بساخ اور کلاء (دونوں جگہ کے نام ہیں) میں نہ جانا اس کے بازار میں بھی نہ جانا۔ وہاں کے امراء کے دروازوں پر بھی نہ جانا بلکہ اس کے جنگلوں

بِضَوَاحِيهَا، فإنَّهُ يَكُونُ بِهَا خَسْفٌ وَقَذْفٌ وَرَجْفٌ، وَقَوْمٌ يَبِيتُونَ يُصْبِحُونَ قِرَدَةً وَخنَازِيرَ».

میں چلے جانا اس لیے کہ اس شہر میں خسف، قذف اور رجف ہوگا۔لوگ رات کو (صحیح سالم) سوئیں گے اور صبح کے وقت بندر اور سؤر بنے ہوں گے۔"

(ابو داؤد:4307)

[159] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّى، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو عَاصِمٍ: حَدَّثَنَا حَيْوَةُ ابْنُ شُرَيْحٍ: حَدَّثَنَا أَبُو صَخْرٍ عَنْ نَافِعٍ أَنَّ رَجُلًا أَتَى ابْنَ عُمَرَ فَقَالَ: إِنَّ فُلَانًا يُقْرِئُكَ السَّلَامُ. قَالَ: إِنَّهُ بَلَغَنِي أَنَّهُ قَدْ أَحْدَثَ. فَإِنْ كَانَ قَدْ أَحْدَثَ، فَلَا تُقْرِئْهُ مِنِّي السَّلَامَ. فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «يَكُونُ فِي أُمَّتِي - أَوْ فِي هٰذِهِ الأُمَّةِ - مَسْخٌ وَخَسْفٌ وَقَذْفٌ» وَذٰلِكَ فِي أَهْلِ الْقَدَرِ.

حضرت نافع رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک آدمی ابن عمر رضی اللہ عنہ کے پاس آیا اور کہا کہ فلاں شخص تم کو سلام کہتا ہے۔ انہوں نے کہا: مجھے خبر پہنچی ہے کہ اس نے دین میں نئی بات (بدعت) نکالی ہے۔گر اس نے نئی بدعت نکالی ہے تو میری طرف سے اس کو سلام مت کہنا کیونکہ میں نے سنا ہے آنخضرت ﷺ سے، آپ ﷺ فرماتے تھے:" میری امت میں یا اس امت میں مسخ یا خسف ہوں گے اور قذف اہلِ قدر میں۔"

(ابن ماجه:4061)

49۔ آنے والا دور پہلے دور سے بدتر ہوگا

[160] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ سَعِيدٍ عَنْ سُفْيَانَ الثَّوْرِيِّ، عَنِ الزُّبَيْرِ ابْنِ عَدِيٍّ قَالَ: دَخَلْنَا عَلَى أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: فَشَكَوْنَا إِلَيْهِ مَا نَلْقَى مِنَ الْحَجَّاجِ، فَقَالَ: مَا مِنْ عَامٍ إِلَّا وَالَّذِي بَعْدَهُ شَرٌّ مِنْهُ حَتَّى تَلْقَوْا رَبَّكُمْ. سَمِعْتُ هٰذَا مِنْ نَبِيِّكُمْ ﷺ.

زبیر بن عدی نے بیان کیا کہ ہم انس بن مالک رضی اللہ عنہ کے پاس آئے اور ان سے حجاج کے طرزِ عمل کی شکایت کی۔انہوں نے کہا کہ صبر کرو کیونکہ تم پر جو دور بھی آتا ہے تو اس کے بعد آنے والا دور اس سے بھی برا ہوگا یہاں تک کہ تم اپنے ربّ سے سے جا ملو۔میں نے یہ تمہارے نبی ﷺ سے سنا ہے۔

(بخاری:7068)ترمذی:2206

قیامت کی علامات

قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ تم دس علامات نہ دیکھ لو

[161] حَدَّثَنَا أَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ وَإِسْحَقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ وَابْنُ أَبِي عُمَرَ الْمَكِّيُّ - وَاللَّفْظُ لِزُهَيْرٍ - قَالَ إِسْحَقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ الْغِفَارِيِّ قَالَ: اطَّلَعَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ، فَقَالَ: «مَا تَذْكُرُونَ(١)؟» قَالُوا: نَذْكُرُ السَّاعَةَ، قَالَ: «إِنَّهَا لَنْ تَقُومَ حَتَّىٰ تَرَوْنَ(٢) قَبْلَهَا عَشْرَ آيَاتٍ». فَذَكَرَ الدُّخَانَ، وَالدَّجَّالَ، وَالدَّابَّةَ، وَطُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَنُزُولَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ﷺ، وَيَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ، وَثَلَاثَةَ خُسُوفٍ: خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ، وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ، وَخَسْفٌ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ، وَآخِرُ ذَٰلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ، تَطْرُدُ النَّاسَ إِلَىٰ مَحْشَرِهِمْ.

حضرت حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے پاس نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور ہم باہم گفتگو کر رہے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم کس بات کا تذکرہ کر رہے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: ہم قیامت کا تذکرہ کر رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”وہ ہرگز قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم اس سے پہلے دس علامات دیکھ لو گے۔ پھر دھوئیں، دجال، دابۃ الارض، سورج کے مغرب سے طلوع ہونے اور حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کے نازل ہونے اور یاجوج وماجوج اور تین جگہوں کے دھنسنے، ایک دھنسنا مشرق میں اور ایک دھنسنا مغرب میں اور ایک دھنسنا جزیرۃ العرب میں ہونے اور آخر میں یمن سے آگ نکلنے کا ذکر فرمایا، جو لوگوں کو جمع ہونے کی جگہ کی طرف لے جائے گی۔“

(مسلم:7285)ابن ماجہ:4041،4055

[162] حَدَّثَنَا بُنْدَارٌ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ ابْنُ مَهْدِيٍّ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ قَالَ: أَشْرَفَ عَلَيْنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ مِنْ غُرْفَةٍ وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ السَّاعَةَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَرَوْا عَشْرَ آيَاتٍ: طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَيَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَالدَّابَّةُ وَثَلَاثَةُ خُسُوفٍ:

حضرت حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے بالاخانہ سے ہماری طرف جھانکا ہم قیامت کا تذکرہ چھیڑے ہوئے تھے۔ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: ”جب تک تم دس نشانیاں نہ دیکھ لو قیامت قائم نہیں ہوگی۔ سورج کا مغرب سے طلوع ہونا، یاجوج ماجوج اور چار پائے کا نکلنا، تین خسف ہوں گے، ایک مشرق میں اور ایک مغرب

خَسْفٌ بالمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بالمَغْرِبِ وَخَسْفٌ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ، وَنَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدَنٍ تَسُوقُ النَّاسَ أَوْ تَحْشُرُ النَّاسَ فَتَبِيتُ مَعَهُمْ حَيْثُ بَاتُوا، وَتَقِيلُ مَعَهُمْ حَيْثُ قَالُوا»

میں اور ایک جزیرہ عرب میں اور قعرعدن سے آگ نکلے گی، جو لوگوں کو (محشر کی طرف) چلائے گی یا اکٹھا کرے گی۔ جس جگہ لوگ رات گزاریں گے وہ بھی ان کے ساتھ وہیں رات گزارے گی اور جس جگہ وہ قیلولہ کریں گے وہ بھی ان کے ساتھ قیلولہ کرے گی۔"

(ترمذی: 2183)

[163] حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ. قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِي غُرْفَةٍ وَنَحْنُ أَسْفَلَ مِنْهُ، فَاطَّلَعَ إِلَيْنَا فَقَالَ: «مَا تَذْكُرُونَ؟» قُلْنَا: السَّاعَةَ، قَالَ: «إِنَّ السَّاعَةَ لَا تَكُونُ حَتَّىٰ تَكُونَ عَشْرُ آيَاتٍ: خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ، وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ، وَخَسْفٌ فِي جَزِيرَةِ الْعَرَبِ، وَالدُّخَانُ، وَالدَّجَّالُ، وَدَابَّةُ الْأَرْضِ، وَيَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ، وَطُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَنَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ(١) عَدَنٍ تَرْحَلُ النَّاسَ».

قَالَ شُعْبَةُ: وَحَدَّثَنِي عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ رُفَيْعٍ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ أَبِي سَرِيحَةَ، مِثْلَ ذَلِكَ، لَا يَذْكُرُ النَّبِيَّ ﷺ، وَقَالَ أَحَدُهُمَا، فِي الْعَاشِرَةِ: نُزُولُ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ [ﷺ]، وَقَالَ الْآخَرُ: وَرِيحٌ تُلْقِي النَّاسَ فِي الْبَحْرِ.

حضرت ابوسریحہ حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ ایک کمرہ میں تھے اور ہم آپ ﷺ سے نیچے تھے۔ پس جب آپ ﷺ ہماری طرف تشریف لائے تو فرمایا: تم کس چیز کا ذکر کر رہے ہو؟ ہم نے عرض کیا: قیامت کا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "قیامت اُس وقت تک نہ آئے گی جب تک دس علامات پوری نہ ہو جائیں گی۔ مشرق میں دھنسنا اور مغرب میں (زمین کا) دھنسنا اور ایک دھنسنا جزیرۃ العرب میں ہوگا اور دھواں، دجال، دابۃ الارض، یاجوج و ماجوج، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا اور آگ جو عدن کے کنارے سے نکلے گی جو لوگوں کو ہانک کر لے جائے گی۔ دوسری سند ذکر کی ہے۔ اس سے یہ حدیث اسی طرح مروی ہے لیکن اس میں نبی کریم ﷺ کا ذکر نہیں اور ان میں سے ایک نے دسویں علامت کے بارے میں کہا کہ وہ عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کا نزول ہے اور دوسرے نے کہا: وہ آندھی ہے جو لوگوں کو سمندر میں ڈال دے گی۔"

(مسلم: 7286)

[164] حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ [ابْنُ سَعِيدٍ] وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ سِتًّا: طُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، أَوِ الدُّخَانَ، أَوِ الدَّجَّالَ، أَوِ الدَّابَّةَ، أَوْ خَاصَّةَ أَحَدِكُمْ، أَوْ أَمْرَ الْعَامَّةِ».

ﷺ نے فرمایا: ”چھ باتوں سے پہلے پہلے اعمال کرنے میں جلدی کرو: سورج کے مغرب سے طلوع ہونے، دھوئیں، دجال، دابہ، تم میں سے کسی خاص کی موت یا سب کی موت یعنی قیامت سے پہلے۔“

(مسلم :7397)،7398،ابن ماجه:4056

[165] **حَدَّثَنَا** عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ: حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ: حَدَّثَنِي عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، وَهُوَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، وَهُوَ فِي خِبَاءٍ مِنْ أَدَمٍ. فَجَلَسْتُ بِفِنَاءِ الْخِبَاءِ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «ادْخُلْ يَا عَوْفُ» فَقُلْتُ: بِكُلِّي؟ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: «بِكُلِّكَ» ثُمَّ قَالَ: «يَا عَوْفُ احْفَظْ خِلَالًا سِتًّا بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ: إِحْدَاهُنَّ مَوْتِي» قَالَ: فَوَجَمْتُ عِنْدَهَا وَجْمَةً شَدِيدَةً. فَقَالَ: «قُلْ: إِحْدَى، ثُمَّ فَتْحُ بَيْتِ الْمَقْدِسِ. ثُمَّ دَاءٌ يَظْهَرُ فِيكُمْ يَسْتَشْهِدُ اللهُ بِهِ ذَرَارِيكُمْ وَأَنْفُسَكُمْ، وَيُزَكِّي بِهِ أَعْمَالَكُمْ. ثُمَّ تَكُونُ الْأَمْوَالُ فِيكُمْ. حَتَّى يُعْطَى الرَّجُلُ مِائَةَ دِينَارٍ، فَيَظَلَّ سَاخِطًا. وَفِتْنَةٌ تَكُونُ بَيْنَكُمْ. لَا يَبْقَىٰ بَيْتُ مُسْلِمٍ إِلَّا دَخَلَتْهُ. ثُمَّ تَكُونُ بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ بَنِي الْأَصْفَرِ هُدْنَةٌ. فَيَغْدِرُونَ بِكُمْ. فَيَسِيرُونَ إِلَيْكُمْ فِي ثَمَانِينَ غَايَةٍ، تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا».

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں آنحضرت ﷺ کے پاس آیا آپ ﷺ غزوہ تبوک میں تھے چمڑے کے ایک خیمے میں، میں اس کے پاس بیٹھا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عوف اندر آ۔ میں نے عرض کیا: پورا آؤں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: پورا ہی آ۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت سے پہلے چھ باتیں ہوں گی ان کو یاد رکھ۔ ایک تو میری وفات۔“ میں نے اس کو سن کر بہت رنج کیا۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا: ”اب دوسری نشانی کہ بیت المقدس کا فتح ہونا، تیسری نشانی ایک بیماری ہوگی جس کو اللہ عزوجل تم میں پیدا کرے گا، اس کی وجہ سے تم اور تمہاری اولاد شہادت کا درجہ پاؤ گے اور تمہارے اعمال پاک ہوجائیں گے۔ چوتھی نشانی مال کی کثرت ہوگی یہاں تک کہ آدمی کو سو دینار (اشرفیاں) ملیں گی اور وہ ناراض رہے گا، پانچویں ایک فتنہ ہوگا تمہارے آپس میں جس میں کوئی گھر باقی نہ رہے گا جہاں وہ فتنہ نہ ہوگیا ہو، چھٹی تم میں اور روم کے لوگوں میں (نصاریٰ میں) ایک صلح ہوگی پھر وہ تم سے دغا کریں گے اور اسی (80) جھنڈے لے کر آئیں گے، ہر جھنڈے کے تلے بارہ فوج ہو

گی۔"

(ابن ماجہ:4042)

1۔رسول اللہ ﷺ کی بعثت اور وفات

[166] حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ وَعَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ عَنْ أَبِي حَازِمٍ، عَنْ سَهْلِ ابْنِ سَعْدٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ؛ ح: وَحَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ - وَاللَّفْظُ لَهُ -: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ عَنْ أَبِي حَازِمٍ؛ أَنَّهُ سَمِعَ سَهْلًا يَقُولُ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يُشِيرُ بِإِصْبَعِهِ الَّتِي تَلِي الْإِبْهَامَ وَالْوُسْطَىٰ، وَ هُوَ يَقُولُ: «بُعِثْتُ أَنَا وَالسَّاعَةُ هٰكَذَا».

حضرت سہل بن سعد رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے نبی کریم ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ نے اپنے انگوٹھے کے قریب والی اور درمیانی اُنگلی سے اشارہ کرتے ہوئے فرمایا:" مجھے اور قیامت کو اس طرح بھیجا گیا ہے۔"

(مسلم :7403)

[167] عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه قَالَ :قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ "بُعِثْتُ اَنَا وَالسَّاعَةُ كَهَاتَيْنِ ".

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"میری بعثت اور قیامت دونوں اس طرح قریب ہیں جیسے یہ دونوں انگلیاں۔"

(بخاری:6504)

[168] حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ: حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ: حَدَّثَنِي عَوْفُ بْنُ مَالِكٍ الأَشْجَعِيُّ قَالَ: أَتَيْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ، وَهُوَ فِي غَزْوَةِ تَبُوكَ، وَهُوَ فِي خِبَاءٍ مِنْ أَدَمٍ. فَجَلَسْتُ بِفِنَاءِ الْخِبَاءِ. فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «ادْخُلْ يَا عَوْفُ» فَقُلْتُ: بِكُلِّي؟ يَا رَسُولَ اللهِ قَالَ: «بِكُلِّكَ» ثُمَّ قَالَ: «يَا عَوْفُ احْفَظْ خِلَالًا سِتًّا

حضرت عوف بن مالک اشجعی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں غزوہ تبوک کے موقع پر رسول اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا آپ ﷺ چمڑے کے خیمے میں تشریف فرما تھے میں خیمے سے باہر صحن میں بیٹھ گیا۔رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا عوف اندر آجاؤ۔میں نے عرض کیا (خیمہ تو چھوٹا ہے) کیا سارے کا سارا ہی اندر آجاؤں؟ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:ہاں! آجاؤ۔پھر آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:" قیامت

بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ: إِحْدَاهُنَّ مَوْتِي» قَالَ: فَوَجَمْتُ عِنْدَهَا وَجْمَةً شَدِيدَةً. فَقَالَ: «قُلْ:

سے پہلے چھ نشانیاں یاد رکھنا جن میں سے ایک میری وفات ہے۔"

(ابن ماجه:4042)

2۔شق قمر

اِقْتَرَبَتِ السَّاعَةُ وَانْشَقَّ الْقَمَرُ

"قیامت قریب آ گئی اور چاند پھٹ گیا۔"

(سورة القمر:1)

[169] عَنْ اَنَسِ ابْنِ مَالِكٍ رضي الله عنه اَنَّ اَهْلَ مَكَّةَ سَأَلُوْا رَسُوْلَ اللهِ ﷺ اَنْ يُرِيَهُمْ اٰيَةً فَاَرَاهُمُ انْشِقَاقَ الْقَمَرِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ اہل مکہ نے رسول اکرم ﷺ سے کوئی نشانی مانگی آپ ﷺ نے انہیں چاند کا پھٹ جانا دکھایا۔

(بخاری:3637)

[170] حَدَّثَنَا مَحْمُودُ بْنُ غَيْلَانَ: حَدَّثَنَا أَبُو دَاوُدَ عَنْ شُعْبَةَ، عَنِ الْأَعْمَشِ، عَنْ مُجَاهِدٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: انْفَلَقَ الْقَمَرُ عَلَى عَهْدِ رَسُولِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «اشْهَدُوا».

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ کے عہد مبارک میں چاند دو ٹکڑے ہوا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تم (اس پر) گواہ رہو۔"

(ترمذی:2182)

3۔دریائے فرات سے سونے کے پہاڑ کا نکلنا

[171] حدَّثنا عَبْد اللهِ بْنُ سَعِيدِ الكِنْدِيُّ: حدَّثَنا عُقْبَة بنُ خالِدٍ: حدَّثنا عُبَيْدُ اللهِ عَنْ خُبَيْبِ ابنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ جَدِّهِ حَفْصِ بنِ عاصِمٍ، عَنْ أبي هُرَيْرَةَ قالَ: قالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يُوشِكُ الْفُراتُ أنْ يَحْسِرَ عَنْ كَنزٍ مِنْ ذَهَبٍ، فمَنْ حَضَرَهُ فَلا يَأخُذْ مِنْهُ شَيْئًا».

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "عنقریب دریائے فرات سے سونے کا ایک خزانہ نکلے گا پس جو کوئی وہاں موجود ہو وہ اس میں سے کچھ نہ لے۔"

(بخاری:7119)

[172] حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ

سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْقَارِيَّ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّىٰ يَحْسِرَ الْفُرَاتُ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ، يَقْتَتِلُ النَّاسُ عَلَيْهِ، فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ، وَيَقُولُ كُلُّ رَجُلٍ مِنْهُمْ: لَعَلِّي أَكُونُ أَنَا الَّذِي أَنْجُو».

ﷺ نے فرمایا: ''قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ دریائے فرات سے سونے کا پہاڑ نکل آئے جس پر لوگوں کا قتل وقتال ہوگا اور ہر سو میں سے ننانویں آدمی قتل کیے جائیں گے اور ان میں سے ہر آدمی کہے گا شاید میں ہی وہ ہوں جسے نجات حاصل ہوگی اور یہ خزانہ میرے قبضہ میں رہ جائے گا۔''

(مسلم:7272)

[173] حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ وَأَبُو مَعْنٍ الرَّقَاشِيُّ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي مَعْنٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ سُلَيْمَانَ بْنِ يَسَارٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الْحَارِثِ بْنِ نَوْفَلٍ قَالَ: كُنْتُ وَاقِفًا مَعَ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ، فَقَالَ: لَا يَزَالُ النَّاسُ مُخْتَلِفَةً أَعْنَاقُهُمْ فِي طَلَبِ الدُّنْيَا، قُلْتُ: أَجَلْ، قَالَ: إِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «يُوشِكُ الْفُرَاتُ أَنْ يَحْسِرَ عَنْ جَبَلٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَإِذَا سَمِعَ بِهِ النَّاسُ سَارُوا إِلَيْهِ، فَيَقُولُ مَنْ عِنْدَهُ: لَئِنْ تَرَكْنَا النَّاسَ يَأْخُذُونَ مِنْهُ لَيُذْهَبَنَّ بِهِ كُلِّهِ، قَالَ: فَيَقْتَتِلُونَ عَلَيْهِ، فَيُقْتَلُ مِنْ كُلِّ مِائَةٍ تِسْعَةٌ وَتِسْعُونَ».

حضرت عبد اللہ بن حارث بن نوفل رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ کے ساتھ کھڑا ہوا تھا تو انہوں نے کہا: ہمیشہ لوگوں کی گردنیں دنیا کے طلب کرنے میں ایک دوسرے سے اختلاف کرتی رہیں گی۔ میں نے کہا: جی ہاں۔ انہوں نے کہا: میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''عنقریب دریائے فرات سے سونے کا ایک پہاڑ برآمد ہوگا۔ جب لوگ اس کے بارے میں سنیں گے تو اس کی طرف روانہ ہوں گے۔ پس جو لوگ اس کے پاس ہوں گے وہ کہیں گے اگر ہم نے لوگوں کو چھوڑ دیا تو وہ اس سے سارے کا سارا (سونا) لے جائیں گے۔ پھر وہ اس پر قتل وقتال کریں گے۔ پس ہر سو میں سے ننانویں آدمی قتل کیے جائیں گے۔'' حضرت ابو کامل رضی اللہ عنہ نے اس حدیث کے بارے میں کہا کہ میں اور اُبی بن کعب رضی اللہ عنہ حسان کے قلعہ کے سایہ میں کھڑے ہوئے تھے۔

(مسلم:7276)

4۔ درندوں کا انسانوں سے بات کرنا

[174] حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ وَكِيعٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنِ الْقَاسِمِ بْنِ الْفَضْلِ: حَدَّثَنَا أَبُو نَضْرَةَ الْعَبْدِيُّ عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ؛ لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُكَلِّمَ السِّبَاعُ الْإِنْسَ، وَحَتَّى يُكَلِّمَ الرَّجُلَ عَذَبَةُ سَوْطِهِ وَشِرَاكُ نَعْلِهِ وَتُخْبِرُهُ فَخِذُهُ بِمَا أَحْدَثَ أَهْلُهُ بَعْدَهُ».

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! قیامت اس وقت تک نہیں آئے گی جب تک کہ درندے انسانوں سے کلام نہ کریں گے حتیٰ کہ آدمی سے اس کے چابک کا سرا اور جوتے کا تسمہ کلام کریں گے۔ اس کی ران اسے خبر دے گی جو اس کے گھر والوں نے اس کے بعد کیا ہوگا۔“

(ترمذی:2181)

5۔ جنگیں

[175] حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ أَبِي الزِّنَادِ، عَنِ الْأَعْرَجِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَبْلُغُ بِهِ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّىٰ تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ، وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّىٰ تُقَاتِلُوا قَوْمًا صِغَارَ الْأَعْيُنِ، ذُلْفَ(١) الْآنُفِ».

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ تک اس حدیث کو پہنچاتے ہوئے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم ایسی قوم سے جنگ کرو جن کے جوتے بالوں کے ہوں گے اور قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ تم چھوٹی آنکھوں والی اور چپٹی ہوئی ناک والوں سے جنگ نہ کرلو۔“

(مسلم:7312)

[176] حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعْنِي ابْنَ عَبْدِ الرَّحْمَٰنِ، عَنْ سُهَيْلٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّىٰ يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُونَ التُّرْكَ، قَوْمًا وُجُوهُهُمْ كَالْمَجَانِّ الْمُطْرَقَةِ، يَلْبَسُونَ الشَّعَرَ، وَيَمْشُونَ فِي الشَّعَرِ».

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت اُس وقت تک قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ مسلمان ایسے ترکوں سے جہاد کریں جن کے چہرے کوٹی ہوئی ڈھال کی طرح ہوں گے، وہ بالوں کا لباس پہنیں گے اور بالوں میں ہی چلیں گے۔“

(مسلم:7313)

[177] حَدَّثَنَا سَعِيدُ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الْمَخْزُومِيُّ وعَبْدُ الْجَبَّارِ بْنُ الْعَلَاءِ، قَالَا: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا نِعَالُهُمُ الشَّعَرُ، وَلَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تُقَاتِلُوا قَوْمًا كَأَنَّ وُجُوهَهُم الْمَجَانُّ الْمُطْرَقَةُ».

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اس وقت تک قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ تم اس قوم سے نہ لڑو گے جن کے جوتے بالوں کے بنے ہوں گے اور قیامت قائم نہ ہوگی جب تک کہ تم اس قوم سے نہ لڑو گے جن کے چہرے تہہ بہ تہہ ڈھالوں کی طرح ہوں گے۔“

(ترمذی:2215)

[178] حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ قال: حَدَّثَنَا يَعْقُوبُ يَعني الإسْكَنْدَرَانِيَّ عن سُهَيْلٍ يَعني ابنَ أبي صَالِحٍ، عن أبِيهِ، عن أبي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ الله ﷺ قالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يُقَاتِلَ الْمُسْلِمُونَ التُّرْكَ، قَوْمًا وُجُوهُهُمْ كَالمَجَانِّ الْمُطْرَقَةِ يَلْبَسُونَ الشَّعْرَ».

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت رسول کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”قیامت نہیں آئے گی جب تک کے مسلمان ترک کفار سے لڑائی نہ کر لیں۔ان کے چہرے تہہ در تہہ ڈھالوں کی طرح ہوں گے اور وہ بالوں سے بنا ہو لباس پہنتے ہوں گے۔“

(ابو داؤد:4303)

[179] حَدَّثَنَا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ مُحَمَّدٍ، عَنْ ثَوْرٍ وَهُوَ ابْنُ زَيْدٍ الدِّيلِيُّ عَنْ أَبِي الْغَيْثِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «سَمِعْتُمْ بِمَدِينَةٍ جَانِبٌ مِنْهَا فِي الْبَرِّ وَجَانِبٌ مِنْهَا فِي الْبَحْرِ؟» قَالُوا: نَعَمْ، يَا رَسُولَ اللهِ! قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَغْزُوَهَا سَبْعُونَ أَلْفًا مِنْ بَنِي إِسْحٰقَ(١)، فَإِذَا جَاءُوهَا نَزَلُوا، فَلَمْ يُقَاتِلُوا بِسِلَاحٍ وَلَمْ يَرْمُوا بِسَهْمٍ، قَالُوا: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ، فَيَسْقُطُ أَحَدُ جَانِبَيْهَا».

قَالَ ثَوْرٌ: لَا أَعْلَمُهُ إِلَّا قَالَ: «الَّذِي فِي الْبَحْرِ، ثُمَّ يَقُولُ(٢) الثَّانِيَةَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”تم نے ایک شہر سنا ہے جس کی ایک جانب خشکی میں اور دوسری طرف سمندر میں ہے؟“ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: جی ہاں اے اللہ کے رسول ﷺ! (وہ قسطنطنیہ ہے)۔آپ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت اُس وقت تک قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ اس میں بنو اسحٰق میں سے ستّر ہزار آدمی جنگ نہ کر لیں۔جب وہ وہاں آئیں گے تو اُتریں گے، وہ نہ ہتھیاروں سے جنگ کریں گے اور نہ تیراندازی کریں گے (بلکہ) وہ کہیں گے: لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر تو اُس سے اِس

أَكْبَرُ، فَيَسْقُطُ جَانِبُهَا الْآخَرُ، ثُمَّ يَقُولُ الثَّالِثَةَ: لَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ، فَيُفَرَّجُ لَهُمْ، فَيَدْخُلُونَهَا فَيَغْنَمُوا(٣)، فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُونَ الْمَغَانِمَ، إِذْ جَاءَهُمُ الصَّرِيخُ فَقَالَ: إِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَرَجَ، فَيَتْرُكُونَ كُلَّ شَيْءٍ، وَيَرْجِعُونَ».

شہر کی ایک طرف گر جائے گی۔" ثور نے کہا: میں سمندر کی طرف کے علاوہ کوئی اور دوسری طرف نہیں جانتا۔ پھر وہ دوسری مرتبہ لا الٰہ الا اللہ واللہ اکبر کہیں گے تو ان کے لیے کشادگی کر دی جائے گی اور وہ اس میں داخل ہو جائیں گے اور مالِ غنیمت لوٹ لیں گے۔ پس اسی دوران کہ وہ مال غنیمت آپس میں تقسیم کر رہے ہوں گے کہ انہیں ایک چیخ سنائی دے گی جو کہہ رہا ہوگا، دجال نکل چکا ہے تو وہ ہر چیز چھوڑ کر لوٹ جائیں گے۔"

(مسلم:7333)

[180]

فَحَدَّثَنَا عَنْ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ قَالَ: قَالَ لِي جُبَيْرٌ: انْطَلِقْ بِنَا إِلَى ذِي مِخْمَرٍ، وَكَانَ رَجُلًا مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ. فَانْطَلَقْتُ مَعَهُمَا. فَسَأَلَهُ عَنِ الْهُدْنَةِ. فَقَالَ: سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «سَتُصَالِحُكُمُ الرُّومُ صُلْحًا آمِنًا. ثُمَّ تَغْزُونَ، أَنْتُمْ وَهُمْ، عَدُوًّا. [فَتَنْتَصِرُونَ] وَتَغْنَمُونَ وَتَسْلَمُونَ ثُمَّ تَنْصَرِفُونَ. حَتَّى تَنْزِلُوا بِمَرْجٍ ذِي تُلُولٍ. فَيَرْفَعُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الصَّلِيبِ الصَّلِيبَ، فَيَقُولُ: غَلَبَ الصَّلِيبُ. فَيَغْضَبُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ. فَيَقُومُ إِلَيْهِ فَيَدُقُّهُ. فَعِنْدَ ذٰلِكَ تَغْدِرُ الرُّومُ، [فَيَجْتَمِعُونَ] لِلْمَلْحَمَةِ».

حدَّثنا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ إِبْرَاهِيمَ [الدِّمَشْقِيُّ]: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ عَنْ حَسَّانَ بْنِ عَطِيَّةَ، بِإِسْنَادِهِ، نَحْوَهُ. وَزَادَ فِيهِ، فَيَجْتَمِعُونَ لِلْمَلْحَمَةِ فَيَأْتُونَ حِينَئِذٍ تَحْتَ ثَمَانِينَ غَايَةٍ. تَحْتَ كُلِّ غَايَةٍ اثْنَا عَشَرَ أَلْفًا.

حضرت ذی مخمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جو آنحضرت ﷺ کے صحابی تھے۔ حضرت جبیر رضی اللہ عنہ نے ان سے پوچھا صلح کو۔ انہوں نے کہا میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے: "قریب ہے وہ زمانہ کہ روم (یعنی نصاریٰ) تم سے ایک صلح کریں گے جس میں امن رہے گا۔ پھر تم اور وہ مل کر ایک تیسرے دشمن سے لڑو گے اور تمہاری فتح ہوگی اور لوٹ کا مال لو گے اور سلامتی کے ساتھ جنگ سے لوٹو گے یہاں تک کہ ایک تروتازہ سبز مقام میں جہاں ٹیلے ہوں گے اترو گے تو صلیب والوں میں سے ایک شخص صلیب کو بلند کرے گا اور کہے گا صلیب کو غلبہ ہوا۔ ایک شخص مسلمانوں میں سے غصے ہوگا اور اٹھ کر صلیب کو توڑ ڈالے گا۔ اس وقت روم کے نصاریٰ عہد توڑ دیں گے اور سب لڑائی کے لئے جمع ہوں گے۔"

(ابن ماجه:4089)

[181] حَدَّثَنَا النُّفَيْلِيُّ: حَدَّثَنَا عِيسَى بنُ يُونُسَ: حَدَّثَنَا الأَوْزَاعِيُّ عن حَسَّانَ بنِ عَطِيَّةَ قالَ: مَالَ مَكْحُولٌ وَابنُ أَبي زَكَرِيَّا إِلَى خَالِدِ بْنِ مَعْدَانَ، وَمِلْتُ مَعَهُمْ، فَحَدَّثَنَا عن جُبَيْرِ بنِ نُفَيْرٍ عن الْهُدْنَةِ قالَ: قالَ جُبَيْرٌ: انْطَلِقْ بنَا إِلَى ذِي مِخْبَرٍ رَجُلٍ مِنْ أَصْحَابِ النَّبِيِّ ﷺ فَأَتَيْنَاهُ فَسَأَلَهُ جُبَيْرٌ عن الْهُدْنَةِ، فقالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «سَتُصَالِحُونَ الرُّومَ صُلْحًا آمِنًا، فَتَغْزُونَ أَنْتُمْ وَهُمْ، عَدُوًّا مِنْ وَرَائِكُم، فَتُنْصَرُونَ، وَتَغْنَمُونَ، وَتَسْلَمُونَ، ثُمَّ تَرْجِعُونَ حَتَّى تَنْزِلُوا بِمَرْجٍ ذِي تُلولٍ فَيَرْفَعُ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ النَّصْرَانِيَّةِ الصَّلِيبَ فَيَقُولُ غَلَبَ الصَّلِيبُ، فَيَغْضَبُ رَجُلٌ مِنَ الْمُسْلِمِينَ فَيَدُقُّهُ، فَعِنْدَ ذَلِكَ تَغْدِرُ الرُّومُ وَتَجْمَعُ لِلْمَلْحَمَةِ».

حضرت جبیر بن نفیر رضی اللہ عنہ کے حوالے سے روایت ہے کہ انہوں نے بیان کیا کہ تم ہم لوگوں کو صحابی رسول حضرت ذی مخبر رضی اللہ عنہ کے پاس لے چلو۔ہم ان کی خدمت میں گئے حضرت جبیر رضی اللہ عنہ نے ان سے صلح کے بارے میں دریافت کیا۔انہوں نے بیان کیا کہ حضرت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے میں نے سنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے:"تم لوگ روم سے صلح کرو گے پھر وہ لوگ تم لوگ اور وہ لوگ (مشترکہ طور پر) مل کر ایک پیچھے آنے والے دشمن سے جنگ کرو گے پھر فتح حاصل کرو گے اور (دشمن کا مال) لوٹ کر لاؤ گے اور تم خیریت سے لوٹو گے۔یہاں تک کہ تم ایک میدان میں آؤ گے جو کہ ایک ٹیلہ ہوگا۔پھر ایک شخص نصرانیوں میں سے صلیب اٹھائے گا اور وہ اعلان کرے گا کہ صلیب غالب آ گئی ،تو مسلمانوں میں سے ایک آدمی کو غصہ آئے گا اور وہ اسے قتل کر ڈالے گا۔اس موقعہ پر رومی دھوکہ کریں گے اور جنگ کے لیے جمع ہو جائیں گے۔"

(ابو داود:4292)

[182] حَدَّثَنَا مُؤَمَّلُ بنُ الْفَضْلِ الْحَرَّانِيُّ قالَ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بنُ مُسْلِمٍ قالَ: حَدَّثَنَا أَبُو عَمْرٍو عن حَسَّانَ بنِ عَطِيَّةَ بِهَذَا الْحَدِيثِ وَزَادَ فِيهِ: «وَيَثُورُ الْمُسْلِمُونَ إِلَى أَسْلِحَتِهِمْ فَيَقْتُلُونَ فَيُكْرِمُ اللهُ تِلْكَ الْعِصَابَةَ بالشَّهَادَةِ».

حضرت حسان بن عطیہ رضی اللہ عنہ سے روایت بھی اسی طرح مذکور ہے اور اس میں اس قدر اضافہ ہے:"ہر مسلمان جلدی سے اپنے اسلحہ کی جانب چلے جائیں اور جنگ کریں گے تو اللہ تعالی اس گروہ کو شہادت کے ذریعے بزرگی عنایت فرمائے گا۔"

(ابی داود:4293)

[183] حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ بِلَالٍ: حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّىٰ تَنْزِلَ الرُّومُ بِالْأَعْمَاقِ، أَوْ بِدَابِقَ(١)، فَيَخْرُجُ إِلَيْهِمْ جَيْشٌ مِنَ الْمَدِينَةِ، مِنْ خِيَارِ أَهْلِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ، فَإِذَا تَصَافُّوا قَالَتِ الرُّومُ: خَلُّوا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الَّذِينَ سَبَوْا مِنَّا نُقَاتِلْهُمْ، فَيَقُولُ الْمُسْلِمُونَ: لَا، وَاللهِ! لَا نُخَلِّي بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ إِخْوَانِنَا، فَيُقَاتِلُونَهُمْ، فَيَنْهَزِمُ ثُلُثٌ لَا يَتُوبُ اللهُ عَلَيْهِمْ أَبَدًا. وَيُقْتَلُ ثُلُثُهُمْ، أَفْضَلُ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللهِ. وَيَفْتَتِحُ الثُّلُثُ(٢)، لَا يُفْتَنُونَ أَبَدًا فَيَفْتَتِحُونَ قُسْطُنْطِينِيَّةَ(٣)، فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُونَ الْغَنَائِمَ، قَدْ عَلَّقُوا سُيُوفَهُمْ بِالزَّيْتُونِ، إِذْ صَاحَ فِيهِمُ الشَّيْطَانُ: إِنَّ الْمَسِيحَ قَدْ خَلَفَكُمْ فِي أَهْلِيكُمْ، فَيَخْرُجُونَ، وَذَٰلِكَ بَاطِلٌ، فَإِذَا جَاءُوا الشَّأْمَ خَرَجَ، فَبَيْنَا هُمْ يُعِدُّونَ لِلْقِتَالِ، يُسَوُّونَ الصُّفُوفَ، إِذْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ ﷺ، فَأَمَّهُمْ، فَإِذَا رَآهُ عَدُوُّ اللهِ ذَابَ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ، فَلَوْ تَرَكَهُ لَانْذَابَ حَتَّىٰ يَهْلِكَ، وَلَٰكِنْ يَقْتُلُهُ اللهُ بِيَدِهِ، فَيُرِيهِمْ دَمَهُ فِي حَرْبَتِهِ».

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”قیامت اُس وقت تک قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ رومی اعماق یا دابق میں اُتریں۔ ان کی طرف سے ان سے لڑنے کے لیے ایک لشکر مدینہ روانہ ہوگا اور وہ ان دنوں زمین والوں میں سے نیک لوگ ہوں گے۔ جب وہ صف بندی کریں گے تو رومی کہیں گے کہ تم ہمارے اور ان کے درمیان دخل اندازی نہ کرو جنہوں نے ہم میں سے کچھ لوگوں کو قیدی بنالیا ہے۔ ہم ان سے لڑیں گے۔ مسلمان کہیں گے: نہیں اللہ کی قسم! ہم اپنے بھائیوں کو تنہا نہ چھوڑیں گے کہ تم ان سے لڑتے رہو۔ بالآخر وہ ان سے لڑائی کریں گے۔ بالاخر ایک تہائی (مسلمان) بھاگ جائیں گے جن کی اللہ کبھی بھی توبہ قبول نہ کرے گا اور ایک تہائی قتل کیے جائیں گے جو اللہ کے نزدیک افضل الشہداء ہوں گے اور تہائی فتح حاصل کرلیں گے۔ انہیں کبھی آزمائش میں نہ ڈالا جائے گا۔ پس وہ قسطنطنیہ کو فتح کریں گے۔ جس وقت وہ آپس میں مالِ غنیمت تقسیم کررہے ہوں گے اور ان کی تلواریں زیتون کے درختوں کے ساتھ لٹکی ہوئی ہوں گی تو اچانک شیطان چیخ کر کہے گا: تحقیق! مسیح دجال تمہارے بال بچوں تک پہنچ چکا ہے۔ وہ وہاں سے نکل کھڑے ہوں گے لیکن یہ خبر باطل ہوگی۔ جب وہ شام پہنچیں گے تو اُس وقت دجال نکلے گا۔ اسی دوران کہ وہ جہاد کے لیے تیاری کررہے ہوں گے اور صفوں کو سیدھا کررہے ہوں گے کہ نماز کے لیے اقامت کہی جائے گی کہ حضرت عیسیٰ ابن

مریم علیہ السلام نازل ہوں گے اور مسلمانوں کی نماز کی امامت کریں گے۔ پس جب اللہ کا دشمن (دجال) انہیں دیکھے گا تو وہ اس طرح پگھل جائے گا جس طرح پانی میں نمک پگھل جاتا ہے۔ اگر چہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسے چھوڑ دیں گے تب بھی وہ پگھل جائے گا یہاں تک کہ ہلاک ہو جائے گا لیکن اللہ تعالیٰ اسے (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کے ہاتھوں سے قتل کرائیں گے۔ پھر وہ لوگوں کو اس کا خون اپنے نیزے پر دکھائیں گے۔"

(مسلم:7278)

[184] حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ وَعَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ، كِلَاهُمَا عَنِ ابْنِ عُلَيَّةَ- وَاللَّفْظُ لِابْنِ حُجْرٍ -: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ أَبِي قَتَادَةَ الْعَدَوِيِّ، عَنْ يُسَيْرِ بْنِ جَابِرٍ قَالَ: هَاجَتْ رِيحٌ حَمْرَاءُ بِالْكُوفَةِ، فَجَاءَ رَجُلٌ لَيْسَ لَهُ هِجِّيرَىٰ إِلَّا[1]: يَا عَبْدَ اللهِ بْنَ مَسْعُودٍ! جَاءَتِ السَّاعَةُ، قَالَ: فَقَعَدَ وَكَانَ مُتَّكِئًا، فَقَالَ: إِنَّ السَّاعَةَ لَا تَقُومُ، حَتَّىٰ لَا يُقْسَمَ مِيرَاثٌ، وَلَا يُفْرَحَ بِغَنِيمَةٍ، ثُمَّ قَالَ بِيَدِهِ هٰكَذَا وَنَحَّاهَا نَحْوَ الشَّأْمِ فَقَالَ: عَدُوٌّ يَجْمَعُونَ لِأَهْلِ الْإِسْلَامِ وَيَجْمَعُ لَهُمْ أَهْلُ الْإِسْلَامِ، قُلْتُ: الرُّومَ تَعْنِي؟ قَالَ: نَعَمْ، قَالَ وَيَكُونُ عِنْدَ ذَاكُمُ الْقِتَالِ رَدَّةٌ شَدِيدَةٌ، فَيَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُونَ شُرْطَةً[2] لِلْمَوْتِ لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً، فَيَقْتَتِلُونَ حَتَّىٰ يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ، فَيَفِيءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ، كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ،

حضرت یسیر بن جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک دفعہ کوفہ میں سرخ آندھی آئی۔ ایک آدمی آیا جس کا تکیہ کلام یہ تھا: اے عبداللہ بن مسعود! قیامت آ گئی۔ تو وہ سیدھے ہو کر بیٹھ گئے حالانکہ (پہلے) ٹیک لگائے ہوئے تھے اور کہا کہ قیامت قائم نہ ہو گی یہاں تک کہ ترکہ تقسیم نہ کیا جائے اور غنیمت سے خوشی نہ ہو گی۔ پھر اپنے ہاتھ سے ملک شام کی طرف اشارہ کر کے کہا کہ اس طرف دشمن اہلِ اسلام سے (لڑنے) کے لیے جمع ہوں گے اور اہل اسلام ان سے لڑنے کے لیے جمع ہو جائیں گے۔ میں نے کہا: آپ کی مراد رومی ہیں؟ انہوں نے کہا: ہاں۔ اور اس وقت سخت شدت کی جنگ ہو گی اور مسلمان موت پر شرط لگائیں گے کہ وہ غلبہ کے بغیر واپس نہ لوٹیں گے۔ پھر وہ خوب جہاد کریں گے یہاں تک کہ ان کے درمیان رات کا پردہ حائل ہو جائے گا۔ پھر یہ بھی لوٹ آئیں

وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ، ثُمَّ يَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُونَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ، لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً، فَيَقْتَتِلُونَ، حَتَّىٰ يَحْجُزَ بَيْنَهُمُ اللَّيْلُ، فَيَفِيءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ، كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ، وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ، ثُمَّ يَشْتَرِطُ الْمُسْلِمُونَ شُرْطَةً لِلْمَوْتِ، لَا تَرْجِعُ إِلَّا غَالِبَةً، فَيَقْتَتِلُونَ حَتَّىٰ يُمْسُوا، فَيَفِيءُ هٰؤُلَاءِ وَهٰؤُلَاءِ، كُلٌّ غَيْرُ غَالِبٍ، وَتَفْنَى الشُّرْطَةُ، فَإِذَا كَانَ يَوْمُ الرَّابِعِ، نَهَدَ إِلَيْهِمْ بَقِيَّةُ أَهْلِ الْإِسْلَامِ، فَيَجْعَلُ اللهُ الدَّائِرَةَ[٣] عَلَيْهِمْ، فَيَقْتَتِلُونَ مَقْتَلَةً - إِمَّا قَالَ: لَا يُرَىٰ مِثْلُهَا، وَإِمَّا قَالَ: لَمْ يُرَ مِثْلُهَا - حَتَّىٰ إِنَّ الطَّائِرَ لَيَمُرُّ بِجَنَبَاتِهِمْ، فَمَا يُخَلِّفُهُمْ حَتَّىٰ يَخِرَّ مَيْتًا، فَيَتَعَادُّ بَنُو الْأَبِ، كَانُوا مِائَةً، فَلَا يَجِدُونَهُ بَقِيَ مِنْهُمْ إِلَّا الرَّجُلُ الْوَاحِدُ، فَبِأَيِّ غَنِيمَةٍ يُفْرَحُ؟ أَوْ أَيُّ مِيرَاثٍ يُقَاسَمُ؟ فَبَيْنَاهُمْ كَذٰلِكَ إِذْ سَمِعُوا بِبَأْسٍ، هُوَ أَكْبَرُ مِنْ ذٰلِكَ، فَجَاءَهُمُ الصَّرِيخُ إِنَّ الدَّجَّالَ قَدْ خَلَفَهُمْ فِي ذَرَارِيِّهِمْ، فَيَرْفِضُونَ مَا فِي أَيْدِيهِمْ، وَيُقْبِلُونَ، فَيَبْعَثُونَ عَشَرَ[٤] فَوَارِسَ طَلِيعَةً، قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنِّي لَأَعْرِفُ أَسْمَاءَهُمْ، وَأَسْمَاءَ آبَائِهِمْ، وَأَلْوَانَ خُيُولِهِمْ، هُمْ خَيْرُ فَوَارِسَ عَلَىٰ ظَهْرِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ، أَوْ مِنْ خَيْرِ فَوَارِسَ عَلَىٰ ظَهْرِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ».

گے اور وہ بھی واپس آجائیں گے اور کوئی ایک گروہ غالب نہ ہوگا اور جو لشکر لڑائی کے لیے آگے بڑھا تھا وہ بالکل ہلاک اور فنا ہوجائے گا پھر (اگلے دن) مسلمان ایک اور لشکر آگے بھیجیں گے جو موت پر شرط لگائیں گے کہ وہ غلبہ کے بغیر واپس نہ آئیں گے۔ پس وہ بھی جنگ کریں گے یہاں تک کہ شام ہوجائے۔ پھر یہ بھی واپس آجائیں گے اور وہ بھی لوٹ جائیں گے اور کوئی بھی غالب نہ ہوگا اور جو لشکر لڑائی کے لیے آگے بڑھا تھا وہ ہلاک اور فنا ہوجائے گا۔ (اگلے دن) پھر مسلمان ایک اور لشکر روانہ کریں گے جو موت پر شرط لگائیں گے کہ وہ غلبہ حاصل کیے بغیر واپس نہ لوٹیں گے واپس وہ بھی جنگ کریں گے یہاں تک کہ شام ہوجائے گی پھر یہ بھی واپس آجائیں گے اور وہ بھی لوٹ جائیں گے لیکن کوئی بھی غالب نہ ہوگا اور وہ لشکر ہلاک وفنا ہوجائے گا۔ پس جب چوتھا دن ہوگا تو باقی اہل اسلام ان پر حملہ کردیں گے تو اللہ کافروں پر شکست مسلط کردے گا اور ایسی لڑائی ہوگی کہ ویسی کوئی نہ دیکھے گا یا کہا کہ ویسی کسی نے دیکھی نہ ہوگی۔ یہاں تک کہ پرندے بھی ان کے پہلوؤں کے پاس سے گزریں گے تو وہ بھی آگے نہ بڑھ سکیں گے یہاں تک کہ مردہ ہوکر گر پڑیں گے اور ایک باپ کی اولاد کو شمار کیا جائے گا تو وہ سو ہوں گے اور ان میں سے سوائے ایک کے کوئی بھی باقی نہ رہے گا۔ پس اس حال میں کس غنیمت پر خوشی ہوگی یا کون سی میراث کو تقسیم کیا جائے گا۔ پھر اسی دوران مسلمان ایک اور بڑی آفت کی

خبر سنیں گے جو اس سے بھی بڑی ہوگی۔ پس ان کے پاس ایک چیخنے والا آئے گا کہ دجال ان کے بعد ان کے بال بچوں میں آ گیا ہے۔ یہ سنتے ہی اپنے ہاتھوں میں موجود چیزوں کو پھینک دیں گے اور اُس کی طرف متوجہ ہو جائیں گے۔ پھر دس سواروں کا ہراول دستہ روانہ کریں گے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں ان کے نام اور آباؤاجداد کے نام اور ان کے گھوڑوں کے رنگوں کو پہچانتا ہوں اور وہ اس دن اہل زمین سے بہترین شہسوار ہوں گے یا اس دن وہ زمین والوں سے بہترین شہسوار ہوں گے۔'' ابن ابی شیبہ نے اپنی روایت میں اُسیر بن جابر سے روایت کی ہے۔

(مسلم:7281)

6۔امام مہدی

[185] حَدَّثَنا عُثْمانُ بنُ أبي شَيْبَةَ: حدثنا الْفَضْلُ بنُ دُكَيْنٍ: حَدَّثَنا فِطْرٌ عن الْقَاسِمِ بنِ أبي بَزَّةَ، عن أبي الطُّفَيْلِ، عن عَلِيٍّ عن النَّبِيِّ ﷺ قالَ: «لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدَّهْرِ إلَّا يَوْمٌ لَبَعَثَ اللهُ رَجُلًا مِنْ أهْلِ بَيْتِي يَمْلأُهَا عَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ جَوْرًا».

حضرت علی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''اگر زمانہ میں سے ایک دن بھی باقی بچ جائے گا تو پھر بھی اللہ تعالیٰ میرے اہل بیت میں سے ایک شخص بھیجے گا کہ وہ زمین کو انصاف سے اس طرح بھر دے گا (انصاف قائم کرے گا) کہ وہ زمین جس طرح پہلے ظلم وزیادتی سے بھر گئی تھی۔''

(صحیح ابی داود للالبانی:4283)

[186] حَدَّثَنا أحْمَدُ بنُ إبراهِيمَ: حدَّثني عَبْدُ الله بنُ جَعْفَرٍ الرَّقِّيُّ: حدثنا أبُو الْمَلِيحِ الْحَسَنُ بنُ عُمَرَ عن زِيَادِ بنِ بَيَانٍ، عن عَلِيِّ بنِ

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ حضرت رسول اللہ ﷺ سے میں نے سنا ہے رسول اللہ ﷺ فرماتے

نُفَيْلٍ، عن سَعِيدِ بنِ المُسَيَّبِ، عن أُمِّ سَلَمَةَ قالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ الله ﷺ يَقُولُ: «المَهْدِيُّ مِنْ عِتْرَتِي مِنْ وُلْدِ فَاطِمَةَ».

تھے:''مہدی میری نسل فاطمہ رضی اللہ عنہا کی اولاد میں سے ہوگا۔''

(صحیح ابی داود للالبانی:4284،ابن ماجہ:4086)

[187] حَدَّثَنا مُسَدَّدٌ؛ أَنَّ عُمَرَ بنَ عُبَيْدٍ حَدَّثَهُمْ؛ ح: وحدثنا مُحمَّدُ بنُ الْعَلَاءِ: حَدَّثَنا أَبُو بَكْرٍ يَعني ابنَ عَيَّاشٍ؛ ح: وحدثنا مُسَدَّدٌ قال: حَدَّثَنا يَحْيَى عن سُفْيَانَ؛ ح: وحدثنا أَحْمَدُ بنُ إبراهِيمَ قالَ: حَدَّثَنا عُبَيْدُ اللهِ بنُ مُوسَى: أخبرنا زَائِدَةُ؛ ح: وحدثنا أَحْمَدُ بنُ إبراهِيمَ قالَ حَدَّثَني: عُبَيْدُ الله بنُ مُوسَى عن فِطْرٍ المَعْنَى وَاحِدٌ، كُلُّهُمْ عن عَاصِمٍ، عن زِرٍّ، عن عَبْدِ اللهِ عن النَّبِيِّ ﷺ قالَ: «لَوْ لَمْ يَبْقَ مِنَ الدُّنْيَا إِلَّا يَوْمٌ» - قال زَائِدَةُ في حَدِيثِهِ: «لَطَوَّلَ اللهُ ذَلِكَ الْيَوْمَ» ثُمَّ اتَّفَقُوا - «حَتَّى يَبْعَثَ رَجُلًا مِنِّي أَوْ مِن أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِىءُ اسْمُهُ اسْمِي وَاسْمُ أَبِيهِ اسْمَ أَبِي».

زَادَ في حَدِيثِ فِطْرٍ: «يَمْلأُ الأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا».

وقالَ في حَدِيثِ سُفْيَانَ: «لَا تَذْهَبُ أَوْ لا تَنْقَضِي الدُّنْيَا حَتَّى يَمْلِكَ الْعَرَبَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ بَيْتِي يُوَاطِىءُ اسْمُهُ اسْمِي».

قالَ أَبُو دَاوُدَ: لَفْظُ عُمَرَ وَأَبي بَكْرٍ بِمَعْنَى سُفْيَانَ. [ولم يَقُل أبو بكرٍ: العَرَبَ. قَالَ أبو دَاوُدَ في حَدِيثِ أبي بَكر وعُمَرَ بنِ عُبَيدٍ]

حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا:''اگر دنیا کا ایک دن بھی باقی بچ جائے گا۔حضرت زائدہ رضی اللہ عنہ نے فرمایا: تو اللہ تعالی اس دن کو اس قدر طویل فرمائیں گے کہ اس میں ایک شخص مجھ سے یا میرے اہل بیت میں سے بھیجے گا کہ اس کا نام میرے نام جیسا ہوگا اور میرے والد کا نام اس کے والد کے نام جیسا ہوگا۔'' (راوی) حضرت فطر کی روایت میں اس قدر اضافہ ہے:''وہ شخص زمین کو انصاف سے بھر دے گا جیسا کہ وہ زمین ظلم اور زیادتی سے بھر گئی تھی۔'' حضرت سفیان رضی اللہ عنہ کی روایت میں اس قدر اضافہ ہے:''دنیا کی مدت پوری نہیں ہوگی یہاں تک کہ ملک عرب کا مالک میرے گھر کے لوگوں میں سے ایسا شخص ہوگا کہ اس کا نام میرے نام جیسا ہوگا۔''امام ابوداود نے فرمایا کہ حضرت عمر اور حضرت ابوبکر کے الفاظ حضرت سفیان جیسے ہیں۔

(صحیح ابی داود للالبانی:4282)

[188] عن أبي نَضْرَةَ، عن أبي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قال: قالَ رَسُولُ الله ﷺ: «المَهْدِيُّ مِنِّي، أَجْلَى الْجَبْهَةِ، أَقْنَى الأَنْفِ:

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:''مہدی میری اولاد میں سے ہے۔ کشادہ پیشانی، کھڑی ناک والے، روئے زمین کو انصاف

يَمْلأُ الأَرْضَ قِسْطًا وَعَدْلًا كَمَا مُلِئَتْ ظُلْمًا وَجَوْرًا، وَيَمْلِكُ سَبْعَ سِنِينَ».

سے بھر دیں گے جس طرح زمین ظلم وزیادتی سے بھری ہوئی تھی اور وہ زمین پر سات سال حکومت کریں گے۔“

(صحیح ابی داود للالبانی:4285)

[189] حَدَّثَنا عُثْمانُ بنُ أبي شَيْبَةَ: حدثنا جَرِيرٌ عن عبْدِ الْعَزِيزِ بنِ رُفَيْعٍ، عن عُبَيْدِ الله ابنِ الْقِبْطِيَّةِ، عن أُمِّ سَلَمَةَ عن النَّبِيِّ ﷺ بِقِصَّةِ جَيْشِ الْخَسْفِ: قُلْتُ: يَا رَسُولَ الله! كَيْفَ بِمَنْ كَانَ كَارِهًا؟ قالَ: «يُخْسَفُ بِهِمْ وَلَكِنْ يُبْعَثُ يَوْمَ الْقِيَامَةِ عَلَى نِيَّتِهِ».

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے وہی حدیث روایت کی گئی ہے کہ جس میں لشکر کے دھنسنے کا تذکرہ ہے کہ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ اس شخص کی کیا حالت ہوگی جو کہ اس لشکر میں بادل نخواستہ داخل ہوا ہو۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تمام لوگ زمین میں دھنس جائیں گے لیکن ان لوگوں کا آخرت میں انجام ان کی نیت کے مطابق ہوگا۔“ اور امام ابو داود فرماتے ہیں بواسطہ ہارون، عمرو، شعیب، ابواسحٰق سے مروی ہے کہ حضرت علی رضی اللہ عنہ نے فرمایا اور انہوں نے اپنے صاحبزادہ حضرت حسن رضی اللہ عنہ کی طرف دیکھا اور فرمایا: میرا بیٹا سردار ہوگا جس طریقہ سے آنحضرت ﷺ نے اس کا نام تجویز فرمایا اور عنقریب ان کی نسل سے ایک ایسا شخص پیدا ہوگا کہ وہ تمہارے نبی ﷺ کے نام سے موسوم ہوگا اور عادت اور خصلت میں بھی ان سے مشابہ ہوگا لیکن شکل وصورت میں ان سے مشابہ نہیں ہوگا۔ پھر آپ ﷺ نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کا واقعہ بیان کرتے ہوئے فرمایا کہ وہ شخص روئے زمین کو عدل سے بھر دے گا۔ اس کا تذکرہ فرمایا۔ حضرت عبداللہ کی روایت میں حضرت ہارون نے حضرت عمرو بن قیس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے اور انہوں نے حضرت مطرف سے اور انہوں نے حضرت حسن سے روایت کیا، انہوں نے حضرت

ہلال بن عمرو سے روایت کی کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا کہ آپ ﷺ نے فرمایا: "ماوراء النہر سے ایک شخص پیدا ہوگا اس شخص کا نام حارث بن حراث ہوگا، اور اس شخص سے آگے ایک شخص ہوگا اس شخص کو لوگ منصور کہیں گے۔ وہ شخص حضرت رسول اللہ ﷺ کی آل اولاد کو اس طرح قبضہ یا جگہ عنایت کرے گا جس طرح قریش نے رسول اللہ ﷺ کو جگہ (پناہ) دی تھی۔ ہر ایک مسلمان شخص کے ذمہ اس شخص کا تعاون کرنا ضروری ہے یا آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا اس شخص کی فرمانبرداری (ہر ایک شخص کے ذمہ لازم ہے)۔

(صحیح ابی داود للالبانی:4289)

7۔دجال

[190] وحَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ ابْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا أَبُو حَيَّانَ عَنْ أَبِي زُرْعَةَ قَالَ: جَلَسَ إِلَىٰ مَرْوَانَ بْنِ الْحَكَمِ بِالْمَدِينَةِ ثَلَاثَةُ نَفَرٍ مِنَ الْمُسْلِمِينَ، فَسَمِعُوهُ وَهُوَ يُحَدِّثُ عَنِ الْآيَاتِ: أَنَّ أَوَّلَهَا خُرُوجًا الدَّجَّالُ، فَقَالَ عَبْدُ اللهِ بْنُ عَمْرٍو: لَمْ يَقُلْ مَرْوَانُ شَيْئًا(١)، قَدْ حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَدِيثًا لَمْ أَنْسَهُ بَعْدُ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: فَذَكَرَ مِثْلَهُ.

حضرت ابوزرعہ رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت مروان بن حکم کے پاس مدینہ میں مسلمانوں میں سے تین آدمی بیٹھے ہوئے تھے۔ پس انہوں نے مروان سے سنا اور وہ علاماتِ قیامت کے بارے میں روایات بیان کر رہا تھا۔ بے شک ان میں سب سے پہلی علامت خروجِ دجال ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نے کہا: مروان نے کچھ بھی نہیں کہا۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے حدیث یاد کی جسے رسول اللہ ﷺ سے سننے کے بعد بھولا نہیں ہوں۔ آپ فرماتے تھے۔ باقی حدیث مذکور حدیث ہی کی طرح ہے۔

(مسلم :7384)

(7.1) دجال سے بڑا کوئی فتنہ نہیں

[191] حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحٰقَ الْحَضْرَمِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ الْمُخْتَارِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ رَهْطٍ، مِنْهُمْ أَبُو الدَّهْمَاءِ وَأَبُو قَتَادَةَ قَالُوا: كُنَّا نَمُرُّ عَلٰى هِشَامِ ابْنِ عَامِرٍ، نَأْتِي عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ، فَقَالَ ذَاتَ يَوْمٍ: إِنَّكُمْ لَتُجَاوِزُونِي إِلٰى رِجَالٍ، مَا كَانُوا بِأَحْضَرَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ مِنِّي، وَلَا أَعْلَمَ بِحَدِيثِهِ مِنِّي، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا بَيْنَ خَلْقِ آدَمَ إِلٰى قِيَامِ السَّاعَةِ خَلْقٌ أَكْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ».

حضرت ابوالدہما اور ابوقتادہ اور ایک جماعت سے روایت ہے کہ ہم حضرت ہشام بن عامر کے پاس سے گزر کر عمران بن حصین کے پاس جاتے تھے تو ایک دن (ہشام نے) کہا: تم مجھے چھوڑ کر ایسے لوگوں کی طرف جاتے ہو جو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں مجھ سے زیادہ حاضر رہنے والے نہیں ہیں اور نہ ہی آپ ﷺ کی احادیث کو مجھ سے زیادہ جاننے والے ہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے لے کر قیامت تک پیدا ہونے والی کوئی بھی مخلوق دجال سے بڑی نہیں ہے۔“

(مسلم :7395,7396)

[192] حَدَّثَنِي هٰرُونُ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا حَجَّاجُ بْنُ مُحَمَّدٍ قَالَ: قَالَ ابْنُ جُرَيْجٍ: حَدَّثَنِي أَبُو الزُّبَيْرِ؛ أَنَّهُ سَمِعَ جَابِرَ بْنَ عَبْدِ اللهِ يَقُولُ: أَخْبَرَتْنِي أُمُّ شَرِيكٍ؛ أَنَّهَا سَمِعَتِ النَّبِيَّ ﷺ يَقُولُ: «لَيَفِرَّنَّ النَّاسُ مِنَ الدَّجَّالِ فِي الْجِبَالِ». قَالَتْ أُمُّ شَرِيكٍ: يَا رَسُولَ اللهِ! فَأَيْنَ الْعَرَبُ يَوْمَئِذٍ؟ قَالَ: «هُمْ قَلِيلٌ».

حضرت اُمّ شریک رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ اُس نے نبی کریم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ”لوگ دجال سے پہاڑوں کی طرف بھاگیں گے۔“ اُم شریک رضی اللہ عنہا نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! ان دنوں عرب کہاں ہوں گے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: وہ بہت کم ہوں گے۔

(مسلم :7393)

[193] عَنْ عَائِشَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: دَخَلَ عَلَيَّ رَسُولُ اللهِ ﷺ وَاَنَا اَبْكِي فَقَالَ: "وَمَا يُبْكِيكِ؟" قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ ذَكَرْتُ الدَّجَّالَ فَبَكَيْتُ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: "اِنْ يَخْرُجْ وَاَنَا فِيكُمْ كَفَيْتُمُوهُ وَاِنْ يَخْرُجْ بَعْدِي فَاِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِاَعْوَرَ"

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں رسول اکرم ﷺ تشریف لائے اور میں رو رہی تھی۔ آپ ﷺ نے دریافت فرمایا: کیوں رو رہی ہو؟ میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! دجال یاد آ گیا ہے اس وجہ سے رو رہی ہوں۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”اگر دجال میری موجودگی میں نکلا تو تم سب

کی طرف سے میں اس کے لیے کافی ہوں گا لیکن اگر وہ میرے بعد نکلا تو یاد رکھنا تمہارا ربّ کانا نہیں ہے۔"

(احمد:12512)

(7.2) دجال کون ہے؟

[194] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا مُعَاذُ ابْنُ هِشَامٍ: حَدَّثَنَا أَبِي عَنْ قَتَادَةَ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ: أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ صَعِدَ المِنْبَرَ فَضَحِكَ فَقَالَ: «إِنَّ تَمِيمًا الدَّارِيَّ حَدَّثَنِي بِحَدِيثٍ فَفَرِحْتُ فَأَحْبَبْتُ أَنْ أُحَدِّثَكُمْ [بِهِ حَدَّثَنِي] أَنَّ نَاسًا مِنْ أَهْلِ فِلَسْطِينَ رَكِبُوا سَفِينَةً فِي الْبَحْرِ فَجَالَتْ بِهِمْ حَتَّى قَذَفَتْهُمْ فِي جَزِيرَةٍ مِنْ جَزَائِرِ الْبَحْرِ فَإِذَا هُمْ بِدَابَّةٍ لَبَّاسَةٍ نَاشِرَةٍ شَعْرَهَا فَقَالُوا: ما أَنْتِ؟ قَالَتْ: أَنَا الْجَسَّاسَةُ. قَالُوا: فَأَخْبِرِينَا. قَالَتْ: لَا أُخْبِرُكُمْ وَلَا أَسْتَخْبِرُكُمْ وَلَكِنِ ائْتُوا أَقْصَى الْقَرْيَةِ فَإِنَّ ثَمَّ مَنْ يُخْبِرُكُمْ وَيَسْتَخْبِرُكُمْ، فَأَتَيْنَا أَقْصَى الْقَرْيَةِ فَإِذَا رَجُلٌ مُوثَقٌ بِسِلْسِلَةٍ فَقَالَ: أَخْبِرُونِي عَنْ عَيْنِ زُغَرَ. قُلْنَا: مَلأَى تَدْفُقُ. قَالَ: أَخْبِرُونِي عَنِ الْبُحَيْرَةِ. قُلْنَا: مَلأَى تَدْفُقُ. قَالَ: أَخْبِرُونِي عَنْ نَخْلِ بَيْسَانَ الَّذِي بَيْنَ الأُرْدُنِّ وَفِلَسْطِينَ هَلْ أَطْعَمَ؟ قُلْنَا: نَعَمْ. قَالَ: أَخْبِرُونِي عَنِ النَّبِيِّ هَلْ بُعِثَ؟ قُلْنَا: نَعَمْ. قَالَ: أَخْبِرُونِي كَيْفَ النَّاسُ إِلَيْهِ؟ قُلْنَا: سِرَاعٌ. قَالَ: فَنَزَى نَزْوَةً حَتَّى كَادَ. قُلْنَا: فَمَا أَنْتَ؟ قَالَ: أَنَا الدَّجَّالُ وَإِنَّهُ يَدْخُلُ الأَمْصَارَ كُلَّهَا إِلَّا طَيْبَةَ، وَطَيْبَةُ: المَدِينَةُ».

حضرت فاطمہ بن قیس رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے تو مسکرائے۔ فرمایا: "مجھ سے تمیم داری نے ایک واقعہ بیان کیا ہے جس سے مجھے خوشی ہوئی اور میں نے پسند کیا کہ میں وہ واقعہ تمہیں بھی بیان کروں۔ فلسطین کے چند لوگ سمندر میں ایک کشتی پر سوار ہوئے۔ طوفان نے انہیں گھیر لیا حتیٰ کے ان کو سمندر کے ایک جزیرہ میں پھینک دیا، وہاں انہوں نے ایک عورت کو دیکھا جو بڑے لباس میں ملبوس تھی اور اس کے بال بکھرے ہوئے تھے۔ انہوں نے پوچھا: تو کون ہے؟ وہ کہنے لگی: میں جساسہ (خبر پہنچانے والی) ہوں۔ وہ کہنے لگے: پھر ہمیں کوئی خبر بتادو۔ وہ کہنے لگی: میں تمہیں کوئی خبر نہ دوں گی اور نہ تم سے کوئی خبر معلوم کروں گی۔ لیکن تم بستی کے آخری کنارے میں پہنچو، وہاں ایک شخص ہے جو تمہیں خبر دے گا اور تم سے خبر معلوم کرے گا۔ ہم بستی کے آخری کنارے پر پہنچے تو وہاں ایک شخص تھا زنجیروں کے ساتھ جکڑا ہوا تھا۔ اس نے کہا: مجھے زغر چشمہ کی خبر دو۔ ہم نے کہا: وہ پانی سے بھرا ہوا پورے جوش کے ساتھ بہہ رہا ہے۔ پھر وہ کہنے لگا: مجھے بحیرہ کے بارے میں بتاؤ۔ ہم نے کہا: وہ بھی بھرا ہوا ہے جس سے پانی بہہ رہا ہے۔ وہ کہنے

لگا: مجھے بیسان جواردن اور فلسطین کے درمیانہ علاقہ ہے کے کھجوروں کے باغ کے متعلق بتاؤ، کیا اس کو پھل لگتا ہے؟ ہم نے کہا: ہاں! وہ مزید کہنے لگا مجھے نبی ﷺ کے بارے میں بتاؤ کیا وہ مبعوث ہوگیا ہے۔؟ ہم نے کہا: ہاں! پھر وہ کہنے لگا: لوگوں کا اس کی طرف میلان کیسا ہے؟ ہم نے کہا: بڑی تیزی سے (مسلمان) ہو رہے ہیں۔ وہ یہ سن کر بڑے زور سے اچھلا۔ قریب تھا کہ وہ زنجیروں سے باہر نکل جاتا۔ ہم نے پوچھا: تو کون ہے؟ وہ کہنے لگا: میں دجال ہوں بلاشبہ وہ سوائے طیبہ کے ہر شہر میں داخل ہوگا۔ اور طیبہ سے مراد مدینہ منورہ ہے۔"

(ترمذی:2253)

(7.3) دجال کب ظاہر ہوگا؟

[195] حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنَا رَوْحُ بْنُ عُبَادَةَ: حَدَّثَنَا هِشَامٌ عَنْ أَيُّوبَ، عَنْ نَافِعٍ قَالَ: لَقِيَ ابْنُ عُمَرَ ابْنَ صَيَّادٍ فِي بَعْضِ طُرُقِ الْمَدِينَةِ، فَقَالَ لَهُ قَوْلًا أَغْضَبَهُ، فَانْتَفَخَ حَتَّىٰ مَلَأَ السِّكَّةَ، فَدَخَلَ ابْنُ عُمَرَ عَلَىٰ حَفْصَةَ وَقَدْ بَلَغَهَا، فَقَالَتْ لَهُ: رَحِمَكَ اللهُ! مَا أَرَدْتَ مِنِ ابْنِ صَيَّادٍ؟ أَمَا عَلِمْتَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّمَا يَخْرُجُ مِنْ غَضْبَةٍ يَغْضَبُهَا».

حضرت نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی ابن صیاد سے مدینہ کے کسی راستہ میں ملاقات ہوگئی تو ابن عمر رضی اللہ عنہما نے اُس سے ایسی بات کہی جو اُسے غصہ دلانے والی تھی۔ پس وہ اتنا پھولا کہ راستہ بھر گیا۔ پھر ابن عمر رضی اللہ عنہما اُمّ المومنین سیّدہ حفصہ رضی اللہ عنہا کے پاس حاضر ہوئے اور انہیں یہ خبر مل چکی تھی تو انہوں نے ابن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا: اللہ آپ پر رحم فرمائے۔ تُو نے ابن صائد کے بارے میں کیا ارادہ کیا تھا۔ کیا تُو نہیں جانتا تھا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ (دجال) کسی پر غصہ کرنے کی وجہ سے ہی نکلے گا۔"
(مسلم:7359)

[196] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّىٰ: حَدَّثَنَا حُسَيْنٌ يَعْنِي ابْنَ حَسَنِ بْنِ يَسَارٍ: حَدَّثَنَا ابْنُ عَوْنٍ عَنْ نَافِعٍ قَالَ: كَانَ نَافِعٌ يَقُولُ: ابْنُ صَيَّادٍ - قَالَ: قَالَ ابْنُ عُمَرَ: - لَقِيتُهُ مَرَّتَيْنِ، قَالَ: فَلَقِيتُهُ فَقُلْتُ لِبَعْضِهِمْ: هَلْ تُحَدِّثُونَ أَنَّهُ هُوَ؟ قَالَ: لَا، وَاللهِ! قَال قُلْتُ: كَذَبْتَنِي، وَاللهِ! لَقَدْ أَخْبَرَنِي بَعْضُكُمْ أَنَّهُ لَنْ يَمُوتَ حَتَّىٰ يَكُونَ أَكْثَرَكُمْ مَالًا وَوَلَدًا، فَكَذٰلِكَ هُوَ زَعَمُوا الْيَوْمَ، قَالَ: فَتَحَدَّثْنَا ثُمَّ فَارَقْتُهُ - قَالَ: - فَلَقِيتُهُ لَقْيَةً أُخْرَى وَقَدْ نَفَرَتْ عَيْنُهُ، قَالَ: فَقُلْتُ: مَتَىٰ فَعَلَتْ عَيْنُكَ مَا أَرَىٰ؟ قَالَ: لَا أَدْرِي. قَالَ: قُلْتُ: لَا تَدْرِي وَهِيَ فِي رَأْسِكَ؟ قَالَ: إِنْ شَاءَ اللهُ خَلَقَهَا فِي عَصَاكَ هٰذِهِ، قَالَ: فَنَخَرَ كَأَشَدِّ نَخِيرِ حِمَارٍ سَمِعْتُ، قَالَ: فَزَعَمَ بَعْضُ أَصْحَابِي أَنِّي ضَرَبْتُهُ بِعَصًا كَانَتْ مَعِي حَتَّىٰ تَكَسَّرَتْ، [وَأَمَّا] أَنَا، وَاللهِ! فَمَا شَعَرْتُ(١).

قَالَ: وَجَاءَ حَتَّىٰ دَخَلَ عَلَىٰ أُمِّ الْمُؤْمِنِينَ فَحَدَّثَهَا فَقَالَتْ: مَا تُرِيدُ إِلَيْهِ؟ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّهُ قَدْ قَالَ: «إِنَّ أَوَّلَ مَا يَبْعَثُهُ عَلَى النَّاسِ غَضَبٌ يَغْضَبُهُ».

حضرت نافع رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ ابنِ عمر رضی اللہ عنہما نے کہا: میں نے صیاد سے دو مرتبہ ملاقات کی۔ میں اُس سے ملا تو میں نے بعض لوگوں سے کہا: کیا تم بیان کرتے ہو کہ وہ وہی (دجال) ہے؟ انہوں نے کہا: اللہ کی قسم! نہیں۔ میں نے کہا: تم نے مجھے جھوٹا کر دیا۔ اللہ کی قسم! تم میں سے بعض نے مجھے خبر دی کہ وہ ہرگز صاحب اولاد ہو جائے گا۔ پس وہ ان دنوں لوگوں کے گمان میں ایسا ہی ہے۔ پھر ابن صیاد ہم سے باتیں کر کے جدا ہو گیا۔ پھر میں اس سے دوسری مرتبہ ملا تو اس کی آنکھ پھول چکی تھی۔ تو میں نے اس سے کہا: میں تیری آنکھ جو اس طرح دیکھ رہا ہوں یہ کب سے ہوئی ہے؟ اُس نے کہا: میں نہیں جانتا۔ میں نے کہا: تُو جانتا ہی نہیں حالانکہ یہ تو تیرے سر میں موجود ہے۔ اُس نے کہا: اگر اللہ نے چاہا تو وہ تیری لاٹھی میں اسے پیدا کر دے گا۔ پھر اُس نے گدھے کی طرح زور سے آواز نکالی۔ اس سے زیادہ سخت آواز میں نے نہیں سنی تھی اور میرے بعض ساتھیوں نے اندازہ لگایا کہ میں نے اسے اپنے پاس موجود لاٹھی سے مارا ہے یہاں تک کہ وہ ٹوٹ گئی ہے حالانکہ اللہ کی قسم! مجھے اس کا علم تک نہ تھا۔ (پھر حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما) آئے یہاں تک کہ اُمّ المومنین کے پاس حاضر ہوئے تو انہیں یہ واقعہ بیان کیا۔ انہوں نے کہا: تیرا اُس سے کیا کام تھا، کیا تُو جانتا نہ تھا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: ''لوگوں کے پاس دجال کے بھیجنے والی سب سے پہلے وہ غصہ ہو گا جو اسے کسی پر آئے گا۔'' (مسلم:7360)

(7.4) دجال کہاں سے ظاہر ہوگا؟

[197] عَنِ الْمُغِيْرَةِ ابْنِ شُعْبَةَ قَالَ :مَا سَأَلَ اَحَدٌ النَّبِيَّ ﷺ ، عَنِ الدَّجَّالِ اَكْثَرَ مِمَّا سَأَلْتُهُ وَقَالَ ابْنُ نُمَيْرٍ :اَشَدَّ سُؤَالًا مِنِّي .فَقَالَ لِي :"مَا تَسْأَلُ عَنْهُ ؟" قُلْتُ :اِنَّهُمْ يَقُوْلُوْنَ :اِنَّ مَعَهُ الطَّعَامَ وَالشَّرَابَ .قَالَ :"هُوَ اَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ ذٰلِكَ".

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ہم سے بیان کیا: ''دجال مشرق کے ایک ملک سے نکلے گا جس کو خراسان کہتے ہیں اور اس کے ساتھ ایسے لوگ ہوں گے جن کے منہ گویا تہہ بر تہہ ڈھالیں ہوں گی۔

(ابن ماجه:4073)

[198] عَنْ أَبي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ: «الدَّجَّالُ يخرُجُ مِنْ أَرْضٍ بالمَشْرِقِ يُقَالُ لها خُرَاسَانُ يَتْبَعُهُ أَقْوَامٌ كأَنَّ وُجُوهَهُمُ المَجَانُّ المُطْرَقَةُ».

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم سے رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا: ''کہ دجال مشرق کے علاقہ خراسان سے نکلے گا اس کی پیروی کرنے والے ایسے لوگ ہوں گے جن کے چہرے تہہ بتہہ ڈھالوں کی طرح ہوں گے۔''

(ترمذی:2237)

(7.5) دجال کیسا ہوگا؟
a۔ دائیں آنکھ سے کانا ہوگا

[199] حدّثنا مُوسَى بنُ إسماعِيلَ: حدّثنا وُهَيبٌ: حدّثنا أَيُّوبُ عَنْ نافع، عَنِ ابنِ عُمَرَ - أُراهُ - عنِ النَّبيِّ ﷺ قال: «أَعْوَرُ العَيْنِ اليُمْنَى كأنَّها عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ» [راجع: ٣٠٥٧].

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے امام بخاری رحمۃ اللہ علیہ نے کہا میں سمجھتا ہوں کہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ نے آنحضرت ﷺ سے روایت کی آپ نے فرمایا: ''دجال داہنی آنکھ سے کانا ہوگا۔ اس کی آنکھ کیا ہے گویا پھولا ہوا انگور۔''

(بخاری:7123)

[200] حدَّثَنا يَحْيَى بْنُ بُكَيرٍ: حدَّثنا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سالِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قالَ: «بَيْنا أنا نائِمٌ أَطُوفُ بِالكَعْبَةِ فإذَا رَجُلٌ آدَمُ سَبْطُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں سویا ہوا (خواب میں) کعبہ کا طواف کر رہا تھا کہ ایک صاحب جو گندم گوں تھے اور ان کے سر کے

الشَّعَرِ يَنْطِفُ - أَوْ يُهَرَاق - رَأْسُهُ ماءً. قلْتُ: مَنْ هٰذا؟ قالُوا: ابْنُ مَرْيَمَ. ثُمَّ ذَهَبْتُ أَلْتَفِتُ فَإِذَا رَجُلٌ جَسِيمٌ أَحْمَرُ جَعْدُ الرَّأْسِ أَعْوَرُ العَيْنِ، كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طافِيَةٌ، قالُوا: هٰذَا الدَّجَّالُ، أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا ابْنُ قَطَنٍ»، رَجُلٌ مِنْ خُزَاعَةَ. [راجع: ٣٤٤٠]

بال سیدھے تھے اور سر سے پانی ٹپک رہا تھا (پر میری پڑی)۔ میں نے پوچھا: یہ کون ہیں؟ میرے ساتھ کے لوگوں نے بتایا کہ یہ حضرت عیسی ابن مریم علیہ السلام ہیں۔ پھر میں نے مڑ کر دیکھا تو موٹے شخص پر نظر پڑی جو سرخ تھا اس کے بال گھنگھریالے تھے ایک آنکھ کا کانا تھا، اس کی ایک آنکھ انگور کی طرح اٹھی ہوئی تھی۔ لوگوں نے بتایا کہ یہ دجال ہے۔ اس کی صورت عبد العزیٰ بن قطن سے بہت ملتی تھی۔'' (بخاری:7128)

[201] عَنِ ابْنِ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ سُئِلَ عَنِ الدَّجَّالِ فَقَالَ: «أَلَا إِنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأَعْوَرَ أَلَا وَإِنَّهُ أَعْوَرُ عَيْنُهُ الْيُمْنَى كَأَنَّهَا عِنَبَةٌ طَافِيَةٌ».

[قَالَ]: وفِي الْبَابِ عَنْ سَعْدٍ وَحُذَيْفَةَ وَأَبِي هُرَيْرَةَ وَأَسْمَاءَ وَجَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ وأَبِي بَكْرَةَ وَعَائِشَةَ وَأَنَسٍ وَابْنِ عَبَّاسٍ وَالْفَلَتَانِ بْنِ عَاصِمٍ.

[قَالَ أَبُو عِيسَى]: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ حَدِيثِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی ﷺ سے دجال کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: ''خبردار تمہارا رب کانا ہونے کے عیب سے پاک ہے۔ خبردار! دجال کانا ہے اس کی دائیں آنکھ انگور کے پھولے ہوئے دانے کی طرح ہے۔''

(ترمذی:2241)

[202] حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَأَنَا أَعْلَمُ بِمَا مَعَ الدَّجَّالِ مِنْهُ، مَعَهُ نَهْرَانِ يَجْرِيَانِ، أَحَدُهُمَا، رَأْيَ الْعَيْنِ، مَاءٌ أَبْيَضُ، وَالْآخَرُ، رَأْيَ الْعَيْنِ، نَارٌ تَأَجَّجُ، فَإِمَّا أَدْرَكَنَّ[1] أَحَدٌ فَلْيَأْتِ النَّهْرَ الَّذِي يَرَاهُ نَارًا وَلْيُغَمِّضْ، ثُمَّ لِيُطَأْطِئْ رَأْسَهُ فَيَشْرَبَ مِنْهُ، فَإِنَّهُ مَاءٌ بَارِدٌ، وَإِنَّ الدَّجَّالَ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ، عَلَيْهَا ظَفَرَةٌ غَلِيظَةٌ، مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ،

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں خوب جانتا ہوں کہ دجال کے ساتھ کیا ہوگا۔ اس کے ساتھ بہتی ہوئی نہریں ہوں گی۔ ان میں سے ایک کا پانی دیکھنے میں سفید ہوگا اور دوسری دیکھنے میں بھڑکتی ہوئی آگ ہوگی۔ پس اگر کوئی آدمی اس کو پالے تو اس نہر میں جائے جسے بھڑکتی ہوئی آگ تصور کرے اور آنکھ بند کر کے اپنے سر کو جھکائے پھر اس سے پیے بے شک وہ ٹھنڈا پانی ہوگا اور بے شک دجال بالکل بند آنکھ والا ہوگا۔ اس پر ایک موٹی

يَقْرَأُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ، كَاتِبٍ وَغَيْرِ كَاتِبٍ».

پھلی ہوگی۔اس کی آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہوگا اور ہر لکھنے والا اور جاہل مؤمن اسے پڑھے گا۔‘‘

(مسلم:7367)

b۔دجال کے سر پر بہت زیادہ بال ہوں گے

[203] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ، وَ عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ، قَالَا: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الدَّجَّالُ أَعْوَرُ عَيْنِ الْيُسْرَىٰ. جُفَالُ الشَّعَرِ. مَعَهُ جَنَّةٌ وَنَارٌ. فَنَارُهُ جَنَّةٌ، وَجَنَّتُهُ نَارٌ».

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ’’دجال بائیں آنکھ کا کانا ہے اور اس کے سر پر بہت کثرت سے بال ہیں اور اس کے ساتھ جنت اور دوزخ ہوگی لیکن اس کی جنت دوزخ ہے اور اس کی دوزخ جنت ہے۔‘‘

(ابن ماجہ:4071)مسلم:7366

c۔کوئی مخلوق دجال سے جسامت میں بڑی نہیں

[204] حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ إِسْحَٰقَ الْحَضْرَمِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ يَعْنِي ابْنَ الْمُخْتَارِ: حَدَّثَنَا أَيُّوبُ عَنْ حُمَيْدِ بْنِ هِلَالٍ، عَنْ رَهْطٍ، مِنْهُمْ أَبُو الدَّهْمَاءِ وَأَبُو قَتَادَةَ قَالُوا: كُنَّا نَمُرُّ عَلَىٰ هِشَامِ ابْنِ عَامِرٍ، نَأْتِي عِمْرَانَ بْنَ حُصَيْنٍ، فَقَالَ ذَاتَ يَوْمٍ: إِنَّكُمْ لَتُجَاوِزُونِي إِلَىٰ رِجَالٍ، مَا كَانُوا بِأَحْضَرَ لِرَسُولِ اللهِ ﷺ مِنِّي، وَلَا أَعْلَمَ بِحَدِيثِهِ مِنِّي، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَا بَيْنَ خَلْقِ آدَمَ إِلَىٰ قِيَامِ السَّاعَةِ خَلْقٌ أَكْبَرُ مِنَ الدَّجَّالِ».

حضرت ابوالدہما اور ابوقتادہ اور ایک جماعت سے روایت ہے کہ ہم ہشام بن عامر کے پاس سے گزر کر عمران بن حصین کے پاس جاتے تھے تو ایک دن (ہشام نے) کہا: تم مجھے چھوڑ کر ایسے لوگوں کی طرف جاتے ہو جو رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں مجھ سے زیادہ حاضر رہنے والے نہیں ہیں اور نہ ہی آپ ﷺ کی احادیث کو مجھ سے زیادہ جاننے والے ہیں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا: ’’حضرت آدم علیہ السلام کی پیدائش سے لے کر قیامت تک پیدا ہونے والی کوئی بھی مخلوق دجال سے (جسامت میں) بڑی نہیں ہے۔‘‘

(مسلم :7395)

(7.6) دجال کافر ہوگا

[205] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّىٰ وَمُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ قَالَا: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جَعْفَرٍ: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: سَمِعْتُ أَنَسَ ابْنَ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا وَقَدْ أَنْذَرَ أُمَّتَهُ الْأَعْوَرَ الْكَذَّابَ، أَلَا إِنَّهُ أَعْوَرُ، وَإِنَّ رَبَّكُمْ - عَزَّ وَجَلَّ - لَيْسَ بِأَعْوَرَ، وَمَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ ك ف ر».

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''جو نبی بھی مبعوث کیا گیا تو انہوں نے اپنی قوم کو کانے جھوٹے سے ڈرایا۔ آگاہ رہو کہ وہ کانا ہے اور تمہارا رب کانا نہیں ہے اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان ''کافر'' لکھا ہوا ہے۔'' اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بھی نبی کریم ﷺ سے یہ حدیث روایت کی ہے۔

(بخاری:7131)(مسلم:7363)

[206] وحَدَّثَني زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الدَّجَّالُ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ، مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ» ثُمَّ تَهَجَّاهَا ك ف ر، «يَقْرَأُهُ كُلُّ مُسْلِمٍ».

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''دجال کی ایک آنکھ اندھی ہے، اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہے پھر اس کے ہجے کیے یعنی ک، ف، ر، اور ہر مسلمان اسے پڑھ لے گا۔''

(مسلم:7365)

(7.7) دجال کی اولاد نہیں ہوگی

[207] حَدَّثَني عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عُمَرَ الْقَوَارِيرِيُّ وَمُحَمَّدُ بْنُ الْمُثَنَّىٰ قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَىٰ: حَدَّثَنَا دَاوُدُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: صَحِبْتُ ابْنَ صَيَّادٍ إِلَىٰ مَكَّةَ، فَقَالَ لِي: [أَ]مَا قَدْ لَقِيتُ مِنَ النَّاسِ، يَزْعُمُونَ أَنِّي الدَّجَّالُ، أَلَسْتَ سَمِعْتَ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّهُ لَا يُولَدُ لَهُ» قَالَ: قُلْتُ: بَلَىٰ، قَالَ: فَقَدْ وُلِدَ لِي، أَوَلَيْسَ سَمِعْتَ رَسُولَ

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں مکہ میں ابن صائد کے ساتھ رہا تو اس نے مجھے کہا: میں جن لوگوں سے ملا ہوں وہ گمان کرتے ہیں کہ میں دجال ہوں۔ کیا تُو نے رسول اللہ ﷺ سے نہیں سنا کہ آپ ﷺ فرماتے ہیں کہ دجال کی کوئی اولاد نہ ہوگی؟ میں نے کہا: کیوں نہیں؟ اُس نے کہا حالانکہ میری تو اولاد ہے۔ پھر اُس نے کہا: کیا تو نے

اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَدْخُلُ الْمَدِينَةَ وَلَا مَكَّةَ» قُلْتُ: بَلَىٰ. قَالَ: فَقَدْ وُلِدْتُ بِالْمَدِينَةِ، وَهَا أَنَا أُرِيدُ مَكَّةَ - قَالَ -: ثُمَّ قَالَ لِي فِي آخِرِ قَوْلِهِ: أَمَا، وَاللهِ! إِنِّي لَأَعْلَمُ مَوْلِدَهُ، وَمَكَانَهُ وَأَيْنَ هُوَ. قَالَ: فَلَبَسَنِي.

رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ وہ مکہ اور مدینہ میں داخل نہیں ہو سکے گا؟ میں نے کہا: کیوں نہیں۔ اس نے کہا: میں مدینہ میں پیدا ہو چکا ہوں اور یہ میں اب مکہ کا ارادہ کرتا ہوں۔ پھر اس نے اپنی آخری بات میں مجھے کہا: اللہ کی قسم! میں دجال کے پیدا ہونے اور اس کے رہنے کی جگہ کو اور اِس وقت وہ کہاں ہے (سب) جانتا ہوں۔ (اس اخیری کلام نے) معاملہ کو مجھ پر مشتبہ کر دیا۔

(مسلم:7348)

[208] حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَبِيبٍ وَمُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ الْأَعْلَىٰ قَالَا: حَدَّثَنَا الْمُعْتَمِرُ قَالَ: سَمِعْتُ أَبِي يُحَدِّثُ عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ لِيَ ابْنُ صَائِدٍ، فَأَخَذَتْنِي مِنْهُ ذَمَامَةٌ(١): هَٰذَا عَذَرْتُ النَّاسَ، مَالِي وَلَكُمْ؟ يَا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ! أَلَمْ يَقُلْ نَبِيُّ اللهِ ﷺ: «إِنَّهُ يَهُودِيٌّ» وَقَدْ أَسْلَمْتُ، قَالَ: «وَلَا يُولَدُ لَهُ» وَقَدْ وُلِدَ لِي، وَقَالَ: «إِنَّ اللهَ قَدْ حَرَّمَ عَلَيْهِ مَكَّةَ» وَقَدْ حَجَجْتُ.

قَالَ فَمَا زَالَ حَتَّىٰ كَادَ أَنْ يَأْخُذَ فِيَّ قَوْلُهُ، قَالَ: فَقَالَ [لَهُ]: أَمَا، وَاللهِ! إِنِّي لَأَعْلَمُ الْآنَ حَيْثُ هُوَ، وَأَعْرِفُ أَبَاهُ وَأُمَّهُ، قَالَ: وَقِيلَ لَهُ: أَيَسُرُّكَ أَنَّكَ ذَاكَ الرَّجُلُ؟ قَالَ فَقَالَ: لَوْ عُرِضَ عَلَيَّ مَا كَرِهْتُ.

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ابنِ صائد نے مجھ سے بات کہی جس سے مجھے شرم آئی۔ کہنے لگا اور لوگوں کو تو میں نے معذور جانا اور تمہیں میرے بارے میں اصحابِ محمد کیا ہو گیا؟ کیا اللہ کے نبی ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ (دجال) یہودی ہو گا حالانکہ میں اسلام لا چکا ہوں اور کہنے لگا کہ اور اس کی اولاد نہ ہو گی حالانکہ میری تو اولاد بھی ہے اور آپ ﷺ نے فرمایا: اللہ نے اس پر مکہ کو حرام کر دیا ہے۔ میں تحقیق حج کر چکا ہوں اور وہ مسلسل ایسی باتیں کرتا رہا، قریب تھا کہ میں اُس کی باتوں میں آ جاتا۔ اُس نے کہا: اللہ کی قسم! میں جانتا ہوں کہ (دجال) اِس وقت کہاں ہے اور میں اس کے باپ اور والدہ کو (بھی) جانتا ہوں اور اس سے کہ گیا: کیا تجھے یہ بات پسند ہے کہ تُو ہی وہی آدمی (دجال ہو؟) اس نے کہا: اگر یہ بات مجھ پر پیش کی گئی تو میں اسے ناپسند نہ کروں گا۔

(مسلم:7349)

(7.8) دجال کا جاسوس

[209] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ نُمَيْرٍ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ بْنُ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ مُجَالِدٍ، عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنْ فَاطِمَةَ بِنْتِ قَيْسٍ قَالَتْ: صَلَّىٰ رَسُولُ اللهِ ﷺ، ذَاتَ يَوْمٍ. وَصَعِدَ الْمِنْبَرَ. وَكَانَ لَا يَصْعَدُ عَلَيْهِ، قَبْلَ ذٰلِكَ، إِلَّا يَوْمَ الْجُمُعَةِ. فَاشْتَدَّ ذٰلِكَ عَلَى النَّاسِ. فَمِنْ بَيْنِ قَائِمٍ وَجَالِسٍ. فَأَشَارَ إِلَيْهِمْ بِيَدِهِ أَنِ اقْعُدُوا: «فَإِنِّي، وَاللهِ مَا قُمْتُ مَقَامِي هٰذَا لِأَمْرٍ يَنْفَعُكُمْ، لِرَغْبَةٍ وَلَا لِرَهْبَةٍ. وَلٰكِنَّ تَمِيمًا الدَّارِيَّ أَتَانِي فَأَخْبَرَنِي خَبَرًا مَنَعَنِي الْقَيْلُولَةَ، مِنَ الْفَرَحِ وَقُرَّةِ الْعَيْنِ. فَأَحْبَبْتُ أَنْ أَنْشُرَ عَلَيْكُمْ فَرَحَ نَبِيِّكُمْ. أَلَا إِنَّ ابْنَ عَمٍّ لِتَمِيمٍ الدَّارِيِّ أَخْبَرَنِي أَنَّ الرِّيحَ أَلْجَأَتْهُمْ إِلَى جَزِيرَةٍ لَا يَعْرِفُونَهَا. فَقَعَدُوا فِي قَوَارِبِ السَّفِينَةِ. فَخَرَجُوا فِيهَا. فَإِذَا هُمْ بِشَيْءٍ أَهْدَبَ، أَسْوَدَ. قَالُوا لَهُ: مَا أَنْتَ؟ قَالَ: أَنَا الْجَسَّاسَةُ. قَالُوا: أَخْبِرِينَا. قَالَتْ: مَا أَنَا بِمُخْبِرَتِكُمْ شَيْئًا. وَلَا سَائِلَتِكُمْ. وَلٰكِنْ هٰذَا الدَّيْرُ، قَدْ رَمَقْتُمُوهُ. فَأْتُوهُ. فَإِنَّ فِيهِ رَجُلًا بِالْأَشْوَاقِ إِلَى أَنْ تُخْبِرُوهُ وَيُخْبِرَكُمْ. فَأَتَوْهُ فَدَخَلُوا عَلَيْهِ. فَإِذَا هُمْ بِشَيْخٍ مُوثَقٍ، شَدِيدِ الْوَثَاقِ. يُظْهِرُ الْحُزْنَ. شَدِيدِ التَّشَكِّي. فَقَالَ لَهُمْ: مِنْ أَيْنَ؟ قَالُوا: مِنَ الشَّامِ. قَالَ: مَا فَعَلَتِ الْعَرَبُ؟ قَالُوا: نَحْنُ قَوْمٌ مِنَ الْعَرَبِ. عَمَّ تَسْأَلُ؟ قَالَ: مَا فَعَلَ هٰذَا الرَّجُلُ الَّذِي خَرَجَ فِيكُمْ؟ قَالُوا: خَيْرًا. نَاوَىٰ قَوْمًا. فَأَظْهَرَهُ اللهُ عَلَيْهِمْ. فَأَمْرُهُمُ، الْيَوْمَ،

حضرت فاطمہ بنت قیس رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک دن آنحضرت ﷺ نے نماز پڑھی اور آپ منبر پر چڑھے اور ہمیشہ آپ منبر پر نہیں چڑھتے تھے مگر جمعہ کے دن تو لوگوں پر گراں گزرا۔ کوئی کھڑا تھا کوئی بیٹھا تھا۔ آپ نے ان کو اشارہ کیا ہاتھ سے کہ بیٹھ جاؤ اور فرمایا کہ: میں منبر پر اس لئے نہیں چڑھا کہ کوئی امر تمہارے نقصان کا پیدا ہوا ہے اس سے خبر دوں یا تمہارے نفع کا۔ نہ تم کو رغبت دلانے کے لئے اور نہ ڈرانے کے لئے لیکن تمیم داری میرے پاس آیا اور اس نے مجھ سے ایک خبر بیان کی جس کو سن کر میں اتنا خوش ہوا کہ خوشی کے مارے دوپہر کو سو نہ سکا اور میں نے چاہا کہ تمہارے نبی کی خوشی تمہارے اندر پھیلا دوں۔ (تمیم داری پہلے نصرانی تھے پھر آپ کے پاس آکر مسلمان ہوئے اور یہ حکایت آپ سے بیان کی آپ کو خوشی اس لئے ہوئی کہ آپ صحابہ کو بہت ڈراتے تھے دجال سے اور اس حکایت سے دجال کی تصدیق اور تحقیق ہوئی اور آپ کی نبوت کا بھی اس میں ثبوت ہوا اور مدینہ کی فضیلت کا)۔ سنو تمیم داری کے ایک چچازاد بھائی نے مجھ سے بیان کیا اور مسلم کی روایت میں ہے کہ خود تمیم داری نے بیان کیا وہ ایک چھوٹے بادبانی جہاز میں سوار ہوئے تیس آدمیوں سمیت جو لخم اور جذام قبیلوں کے تھے تو ایک مہینہ تک سمندر کی موجیں ان کے جہاز سے کھیلتی رہیں یعنی ہوا مخالف تھی مارا مارا سمندر میں پھرتا رہا، آخر ہوا ان کو ایک جزیرے کی

جَمِيعٌ: إِلٰهُهُمْ وَاحِدٌ، وَدِينُهُمْ وَاحِدٌ. قَال: مَا فَعَلَتْ عَيْنُ زُغَرَ؟ قَالُوا: خَيْرًا. يَسْقُونَ مِنْهَا زُرُوعَهُمْ. وَيَسْتَقُونَ مِنْهَا لِسَقْيِهِمْ. قَالَ: فَمَا فَعَلَ نَخْلٌ بَيْنَ عَمَّانَ وَبَيْسَانَ؟ قَالُوا: يُطْعِمُ ثَمَرَهُ كُلَّ عَامٍ. قَالَ: فَمَا فَعَلَتْ بُحَيْرَةُ الطَّبَرِيَّةِ؟ قَالُوا: تَدَفَّقُ جَنَبَاتُهَا مِنْ كَثْرَةِ الْمَاءِ. قَالَ: فَزَفَرَ ثَلَاثَ زَفَرَاتٍ، ثُمَّ قَالَ: لَوِ انْفَلَتُّ مِنْ وَثَاقِي هٰذَا، لَمْ أَدَعْ أَرْضًا إِلَّا وَطِئْتُهَا بِرِجْلَيَّ هَاتَيْنِ. إِلَّا طَيْبَةَ. لَيْسَ لِي عَلَيْهَا سَبِيلٌ». قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: «إِلَى هٰذَا يَنْتَهِي فَرَحِي. هٰذِهِ طَيْبَةُ. وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا فِيهَا طَرِيقٌ ضَيِّقٌ وَلَا وَاسِعٌ، وَلَا سَهْلٌ وَلَا جَبَلٌ، إِلَّا وَعَلَيْهِ مَلَكٌ شَاهِرٌ سَيْفَهُ إِلَى يَوْمِ الْقِيَامَةِ».

طرف لے گئی جس کو وہ پہچانتے نہ تھے۔غروب آفتاب کے وقت جہاز کی چھوٹی کشتیوں میں بیٹھے اوراس جزیرے میں گئے وہاں ایک چیز دیکھی بہت بالوں والی کالی۔ان لوگوں نے اس سے کہا تو کون ہے؟وہ بولی میں جاسوس ہوں۔ان لوگوں نے کہا ہم سے کچھ خبر بیان کر۔اس نے کہا میں تم سے کچھ خبر بیان نہیں کروگی نہ تم سے پوچھوں گی لیکن اس مندر میں جاؤ جوتم کونظر آتا ہے وہاں ایک شخص ہے جوتم سے باتیں کرنے کا بڑا شائق ہے یعنی تم سے خبر پوچھنے کا اورتم کوخبریں دینے کا۔خیروہ لوگ اس مندر میں گئے دیکھا توایک بوڑھا ہے جوخوب جکڑا ہوا ہے ہائے ہائے کرتا ہے بہت رنج میں ہے اورشکایت میں۔خوب لوہے کی زنجیروں میں جکڑا ہوا ہے اس کے ہاتھ گردن سے بندھے ہوئے ہیں اور گھٹنوں بلکہ ٹخنوں تک زنجیریں پڑی ہیں ہم نے اس سے کہا خرابی ہوتیری توکون ہے وہ بولا تم میری خبر لینے پر قادر ہوئے پہلے اپنی خبر بیان کروتم کون لوگ ہو؟اس نے کہا تم لوگ کہاں سے آئے ہو؟انہوں نے کہا شام سے اس نے پوچھا عرب کا کیا حال ہے انہوں نے کہا ہم عرب ہی کے لوگ ہیں جن کوتو پوچھتا ہے۔اس نے پوچھا اس شخص کا کیا حال ہے جوتم لوگوں میں پیدا ہوا؟ان لوگوں نے کہا اچھا حال ہے اس نبی نے ایک قوم سے دشمنی کی لیکن اللہ نے اس کوغالب کردیا۔اب عرب کے لوگ مذہب میں ایک ہوگئے ان کا خدا ایک ہی ہے اوران کا دین بھی ایک ہی ہے۔پھراس

نے پوچھا زغر کے چشمہ کا کیا حال ہے؟ زغر ایک گاؤں ہے شام میں جہاں زغر حضرت لوط رضی اللہ عنہ کی بیٹی اتریں تھیں وہاں ایک چشمہ ہے اس کا پانی سوکھ جانا دجال کے نکلنے کی نشانی ہے ۔انہوں نے کہا اچھا حال ہے۔لوگ اس میں اپنے کھیتوں کو پانی دیتے ہیں اور پینے کے لئے بھی اس میں پانی لیتے ہیں۔ پھر اس نے پوچھا عمان اور بیسان کے درمیان کی کھجور کا کیا حال ہے(عمان اور بیسان دو گاؤں ہیں شام میں ان کے درمیان کھجور کا باغ ہے)انہوں نے کہا ہر سال اس میں سے کھجور اترتی ہے پھر اس نے کہا طبریہ کے تالاب کا کیا حال ہے(یعنی بحیرہ کا)انہوں نے کہا اس کے دونوں کناروں پر پانی کودتا ہے یعنی اس میں پانی کثرت سے ہے یہ سن کر تین بار وہ شخص کودا۔ پھر کہنے لگا اگر میں اس قید سے چھوٹوں تو کسی زمین کو چھوڑوں گا جہاں میں نہ جاؤں سوا طیبہ(یعنی مدینہ منورہ کے)وہاں جانے کی مجھ کو طاقت نہیں آنحضرت ﷺ نے فرمایا اس پر مجھے بہت خوشی ہوتی ہے طیبہ یہی شہر ہے قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے مدینہ میں کوئی تنگ راہ ہو یا کشادہ ہو نرم زمین ہو یا سخت پہاڑ کی مگر اس جگہ ایک فرشتہ ننگی تلوار لئے ہوئے معین ہے قیامت تک۔"

(ابن ماجہ:4074)مسلم:7386

(7.9)دجال کے ماننے والے

a۔ستر ہزار یہودی

[210] حَدَّثَنَا مَنْصُورُ بْنُ   حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول

أَبِي مُزَاحِمٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ عَنِ الْأَوْزَاعِيِّ، عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ، عَنْ عَمِّهِ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «يَتْبَعُ الدَّجَّالَ، مِنْ يَهُودِ إِصْبَهَانَ، سَبْعُونَ أَلْفًا، عَلَيْهِمُ الطَّيَالِسَةُ».

اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اصفہاہ کے ستّر ہزار یہودی دجال کے پیروکار ہوجائیں گے جن پر سبز رنگ کی چادریں ہوں گی۔“

(مسلم :7392)

b۔کافرومنافق

[211] حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا سَيَطَؤُهُ الدَّجَّالُ، إِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ، وَلَيْسَ نَقْبٌ مِنْ أَنْقَابِهَا إِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَافِّينَ تَحْرُسُهَا، فَيَنْزِلُ بِالسَّبَخَةِ، فَتَرْجُفُ الْمَدِينَةُ ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ، يَخْرُجُ إِلَيْهِ مِنْهَا كُلُّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ».

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مکہ اور مدینہ کے علاوہ ہر شہر کو دجال روندڈالے گا اوراس کے ہر راستے پر فرشتے پہرہ دینے کے لیے صف باندھے کھڑے ہوئے ہوں گے۔ پھر وہ دلدلی زمین میں اُترے گا اور مدینہ تین مرتبہ لرزے گا اور مدینہ سے ہر کافرومنافق نکل کر دجال کی طرف چلا جائے گا۔“

(مسلم :7390)

c۔موٹے اور چوڑے چہرے والی بہت سی قومیں

[212] عَنْ أَبِي بَكْرٍ الصِّدِّيقِ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ قَالَ: «الدَّجَّالُ يخرُجُ مِنْ أَرْضٍ بالمَشْرِقِ يُقَالُ لهَا خُرَاسَانُ يَتْبَعُهُ أَقْوَامٌ كأَنَّ وُجُوهَهُمُ المَجَانُّ المُطْرَقَةُ».

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں ہم سے رسول اللہ ﷺ نے بیان فرمایا: ”دجال مشرق کے علاقہ خراسان سے نکلے گا اس کی پیروی کرنے والے ایسے لوگ ہوں گے جن کے چہرے تہہ بہ تہہ ڈھالوں کی طرح ہوں گے۔“

(ترمذی:2237)

(7.10) دجال کے ساتھ کیا کچھ ہوگا؟

[213] **حدَّثنا** مُسَدَّدٌ: حدَّثَنا يَحْيَى: حدَّثنا إسْماعِيلُ: حدَّثَنِي قَيْسٌ قالَ: قالَ لِيَ المُغِيرَةُ بْنُ شُعْبَةَ: ما سَأَلَ أحَدٌ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الدَّجَّالِ ما سَأَلْتُهُ، وإنَّهُ قالَ لِي: «ما يَضُرُّكَ مِنْهُ؟» قُلْتُ: لأنَّهُمْ يَقُولُونَ: إنَّ مَعَهُ جَبَلَ خُبزٍ وَنَهَرَ ماءٍ،

حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ دجال کے بارے میں نبی کریم ﷺ سے جتنا میں نے پوچھا اتنا کسی نے نہیں پوچھا اور آنحضرت ﷺ نے مجھ سے فرمایا تھا کہ اس سے تمہیں کیا نقصان پہنچے گا۔ میں نے عرض کیا کہ لوگ

قَالَ: «بَلْ هُوَ أَهْوَنُ عَلَى اللهِ مِنْ ذلكَ».

کہتے ہیں اس کے ساتھ روٹی کا پہاڑ اور پانی کی نہر ہوگی ۔فرمایا کہ وہ اللہ پر اس سے زیادہ بھی آسان ہے۔

(بخاری:7122)

[214] حَدَّثَنَا عَبْدَانُ: أَخْبرَنِي أَبِي عَنْ شُعْبَةَ، عَنْ عَبْدِ المَلِكِ، عَنْ رِبعِيٍّ، عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ في الدَّجَّالِ: «إنَّ مَعَهُ ماءً ونَارًا، فَنَارُهُ ماءٌ بَارِدٌ وَماؤُهُ نَارٌ».

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے دجال کے بارے میں فرمایا: ''اس کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی اور اس کی آگ ٹھنڈا پانی ہوگی اور پانی آگ ہوگا۔'' حضرت ابومسعود رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ میں نے بھی یہ حدیث رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے۔

(بخاری:7130)

[215] حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَرُونَ عَنْ أَبِي مَالِكٍ الْأَشْجَعِيِّ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لأَنَا أَعْلَمُ بِمَا مَعَ الدَّجَّالِ مِنْهُ، مَعَهُ نَهْرَانِ يَجْرِيَانِ، أَحَدُهُمَا، رَأْيَ الْعَيْنِ، مَاءٌ أَبْيَضُ، وَالْآخَرُ، رَأْيَ الْعَيْنِ، نَارٌ تَأَجَّجُ، فَإِمَّا أَدْرَكَنَّ(١) أَحَدٌ فَلْيَأْتِ النَّهْرَ الَّذِي يَرَاهُ نَارًا وَلْيُغَمِّضْ، ثُمَّ لْيُطَأْطِئْ رَأْسَهُ فَيَشْرَبَ مِنْهُ، فَإِنَّهُ مَاءٌ بَارِدٌ، وَإِنَّ الدَّجَّالَ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ، عَلَيْهَا ظَفَرَةٌ غَلِيظَةٌ، مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ، يَقْرَأُهُ كُلُّ مُؤْمِنٍ، كَاتِبٍ وَغَيْرِ كَاتِبٍ».

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''میں خوب جانتا ہوں کہ دجال کے ساتھ کیا ہوگا۔اس کے ساتھ بہتی ہوئی نہریں ہوں گی۔ان میں سے ایک کا پانی دیکھنے میں سفید ہوگا اور دوسری دیکھنے میں بھڑکتی ہوئی آگ ہوگی۔پس اگر کوئی آدمی اس کو پالے تو اس نہر میں جائے جسے بھڑکتی ہوئی آگ تصور کرے اور آنکھ بند کر کے اپنے سر کو جھکائے پھر اس سے پیے بے شک وہ ٹھنڈا پانی ہوگا اور بے شک دجال بالکل بند آنکھ والا ہوگا۔اس پر ایک موٹی پھلی ہوگی۔اس کی آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہوا ہوگا اور ہر لکھنے والا اور جاہل مؤمن اسے پڑھے گا۔''

(مسلم:7367)

[216] عَنْ حُذَيْفَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ: - فِي الدَّجَّالِ -: «إِنَّ مَعَهُ مَاءً

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے دجال کے بارے میں فرمایا: ''اس

وَنَارًا، فَنَارُهُ مَاءٌ بَارِدٌ، وَمَاؤُهُ نَارٌ، فَلَا تَهْلِكُوا».

کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی۔ پس اس کی آگ ٹھنڈا پانی ہوگا اور اس کا پانی آگ ہوگی۔ پس تم ہلاک نہ ہونا۔"

(مسلم:7368)

[217] حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ حُجْرٍ السَّعْدِيُّ وَإِسْحَاقُ بْنُ إِبْرَاهِيمَ - وَاللَّفْظُ لِابْنِ حُجْرٍ - قَالَ إِسْحَاقُ: أَخْبَرَنَا، وَقَالَ ابْنُ حُجْرٍ: حَدَّثَنَا - جَرِيرٌ عَنِ الْمُغِيرَةِ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ أَبِي هِنْدٍ، عَنْ رِبْعِيِّ بْنِ حِرَاشٍ قَالَ: اجْتَمَعَ حُذَيْفَةُ وَأَبُو مَسْعُودٍ، فَقَالَ حُذَيْفَةُ: «لَأَنَا بِمَا مَعَ الدَّجَّالِ أَعْلَمُ مِنْهُ، إِنَّ مَعَهُ نَهْرًا مِنْ مَاءٍ وَنَهْرًا مِنْ نَارٍ، فَأَمَّا الَّذِي تَرَوْنَ أَنَّهُ نَارٌ، مَاءٌ، وَأَمَّا الَّذِي تَرَوْنَ أَنَّهُ مَاءٌ، نَارٌ فَمَنْ أَدْرَكَ ذَلِكَ مِنْكُمْ فَأَرَادَ الْمَاءَ فَلْيَشْرَبْ مِنَ الَّذِي يَرَاهُ أَنَّهُ نَارٌ، فَإِنَّهُ يَجِدُهُ(٢) مَاءً».

حضرت ربعی بن حراش رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں عقبہ بن عمرو بن ابو انصاری رحمہ اللہ کے ساتھ حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ کی طرف چلا تو عقبہ رحمہ اللہ نے ان سے کہا: مجھ سے وہ حدیث روایت کریں جو آپ نے دجال کے بارے میں رسول اللہ ﷺ سے سنی۔ (حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ نے) کہا: "بے شک دجال نکلے گا تو اس کے ساتھ پانی اور آگ ہوگی۔ پس لوگ جسے آگ تصور کریں گے وہ ٹھنڈا میٹھا پانی ہوگا۔ پس تم میں سے جو اسے پالے تو اسی میں کود جائے جسے آگ تصور کرے کیونکہ وہ ٹھنڈا میٹھا اور پاکیزہ پانی ہوگا۔" حضرت عقبہ رضی اللہ عنہ نے حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی تصدیق کرتے ہوئے کہا کہ میں نے بھی آپ ﷺ سے اسی طرح سنا۔

(مسلم:7370,7371)

[218] عَنْ شَقِيقٍ، عَنْ حُذَيْفَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الدَّجَّالُ أَعْوَرُ الْعَيْنِ الْيُسْرَىٰ، جُفَالُ الشَّعَرِ، مَعَهُ جَنَّةٌ وَنَارٌ، فَنَارُهُ جَنَّةٌ وَجَنَّتُهُ نَارٌ».

حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: "دجال کی بائیں آنکھ کانی ہوگی، گھنے بالوں والا ہوگا اور اُس کے ساتھ جنت اور دوزخ ہوگی اور اس کی دوزخ، جنت اور اس کی جنت، جہنم ہے۔"

(مسلم:7366)

[219] سَمِعْتُ أَبَا هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَلَا أُخْبِرُكُمْ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "کیا میں تمہیں دجال کے بارے میں ایسی

عَنِ الدَّجَّالِ حَدِيثًا مَا حَدَّثَهُ نَبِيٌّ قَوْمَهُ؟ إِنَّهُ أَعْوَرُ، وَإِنَّهُ يَجِيءُ مَعَهُ مِثْلُ الْجَنَّةِ وَالنَّارِ، فَالَّتِي يَقُولُ إِنَّهَا الْجَنَّةُ، هِيَ النَّارُ، وَإِنِّي أَنْذَرْتُكُمْ بِهِ كَمَا أَنْذَرَ بِهِ نُوحٌ قَوْمَهُ».

خبر نہ دوں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں دی۔ بے شک وہ کانا ہوگا اور وہ جنت اور دوزخ کی مثل لے کر آئے گا۔ پس جسے وہ جنت کہے گا وہ جہنم ہوگا اور میں تمہیں اس سے اسی طرح ڈراتا ہوں جیسا کہ حضرت نوح علیہ السلام نے اس سے اپنی قوم کو ڈرایا۔"

(مسلم:7372)

(7.11) دجال قتل کرے گا پھر زندہ کرے گا

[220] حَدَّثَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ: أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ قَالَ: حَدَّثَنَا النَّبِيُّ ﷺ يَوْمًا حَدِيثًا طَوِيلًا عَنِ الدَّجَّالِ، فَكَانَ فِيمَا يُحَدِّثُنَا بِهِ أَنَّهُ قَالَ: «يَأْتِي الدَّجَّالُ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِينَةِ، فَيَنْزِلُ بَعْضَ السِّبَاخِ الَّتِي تَلِي الْمَدِينَةَ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ يَوْمَئِذٍ رَجُلٌ [و] هُوَ خَيْرُ النَّاسِ - أَوْ مِنْ خِيَارِ النَّاسِ- فَيَقُولُ: أَشْهَدُ أَنَّكَ الدَّجَّالُ الَّذِي حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ حَدِيثَهُ، فَيَقُولُ الدَّجَّالُ: أَرَأَيْتُمْ إِنْ قَتَلْتُ هٰذَا ثُمَّ أَحْيَيْتُهُ، هَلْ تَشُكُّونَ فِي الأَمْرِ؟ فَيَقُولُونَ: لَا، فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيهِ فَيَقُولُ: وَاللهِ مَا كُنْتُ فِيكَ أَشَدَّ بَصِيرَةً مِنِّي الْيَوْمَ، فَيُرِيدُ الدَّجَّالُ أَنْ يَقْتُلَهُ فَلَا يُسَلَّطُ عَلَيْهِ». [راجع: ١٨٨٢]

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک دن رسول کریم ﷺ نے ہم سے دجال کے متعلق ایک طویل بیان کیا ۔آنحضرت ﷺ کے ارشادات میں یہ بھی تھا کہ آپ نے فرمایا: "دجال آئے گا اور اس کے لیے ناممکن ہوگا کہ مدینہ کی گھاٹیوں میں داخل ہو۔ چنانچہ وہ مدینہ منورہ کے قریب کسی شور زمین پر قیام کرے گا۔ پھر اس دن اس کے پاس ایک مرد مومن جائے گا اور افضل ترین لوگوں میں سے ہوگا اور اس سے کہے گا کہ میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی جو رسول کریم ﷺ نے ہم سے بیان فرمایا تھا۔ اس پر دجال کہے گا کیا تم دیکھتے ہو اگر میں اسے قتل کردوں اور پھر زندہ کروں تو کیا تمہیں میرے معاملہ میں شک وشبہ باقی رہے گا؟ اس کے پاس والے لوگ کہیں گے کہ نہیں۔ چنانچہ وہ اس صاحب کو قتل کردے گا اور پھر اسے زندہ کردے گا۔ اب وہ صاحب کہیں گے کہ واللہ! آج سے زیادہ مجھے تیرے معاملہ میں پہلے اتنی بصیرت حاصل نہ تھی۔ اس پر دجال پھر انہیں قتل کرنا چاہے

گا لیکن اس مرتبہ اسے مار نہ سکے گا۔"

(بخاری:7132)(مسلم:7375)

[221] حَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ قُهْزَاذَ، مِنْ أَهْلِ مَرْوَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ عُثْمَانَ عَنْ أَبِي حَمْزَةَ، عَنْ قَيْسِ بْنِ وَهْبٍ، عَنْ أَبِي الْوَدَّاكِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فَيَتَوَجَّهُ قِبَلَهُ رَجُلٌ مِنَ الْمُؤْمِنِينَ، فَتَلْقَاهُ الْمَسَالِحُ، مَسَالِحُ الدَّجَّالِ، فَيَقُولُونَ لَهُ: أَيْنَ تَعْمِدُ؟ فَيَقُولُ: أَعْمِدُ إِلَىٰ هَٰذَا الَّذِي خَرَجَ، قَالَ: فَيَقُولُونَ لَهُ: أَوَ مَا تُؤْمِنُ بِرَبِّنَا؟ فَيَقُولُ: مَا بِرَبِّنَا خَفَاءٌ، فَيَقُولُونَ: اقْتُلُوهُ، فَيَقُولُ بَعْضُهُمْ لِبَعْضٍ: أَلَيْسَ قَدْ نَهَاكُمْ رَبُّكُمْ أَنْ تَقْتُلُوا أَحَدًا دُونَهُ، قَالَ: فَيَنْطَلِقُونَ بِهِ إِلَى الدَّجَّالِ، فَإِذَا رَآهُ الْمُؤْمِنُ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! هَٰذَا الدَّجَّالُ الَّذِي ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ، قَالَ: فَيَأْمُرُ الدَّجَّالُ بِهِ فَيُشْبَحُ، فَيَقُولُ: خُذُوهُ وَشُجُّوهُ، فَيُوسَعُ ظَهْرُهُ وَبَطْنُهُ ضَرْبًا - قَالَ -: فَيَقُولُ: أَمَا تُؤْمِنُ بِي؟ قَالَ: فَيَقُولُ: أَنْتَ الْمَسِيحُ الْكَذَّابُ، قَالَ فَيُؤْمَرُ بِهِ فَيُؤْشَرُ بِالْمِئْشَارِ مِنْ مَفْرِقِهِ حَتَّىٰ يُفَرَّقَ بَيْنَ رِجْلَيْهِ، قَالَ: ثُمَّ يَمْشِي الدَّجَّالُ بَيْنَ الْقِطْعَتَيْنِ، ثُمَّ يَقُولُ لَهُ: قُمْ، فَيَسْتَوِي قَائِمًا، - قَالَ -: ثُمَّ يَقُولُ لَهُ: أَتُؤْمِنُ بِي؟ فَيَقُولُ: مَا ازْدَدْتُ فِيكَ إِلَّا بَصِيرَةً، قَالَ: ثُمَّ يَقُولُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنَّهُ لَا يَفْعَلُ بَعْدِي بِأَحَدٍ مِنَ النَّاسِ، قَالَ: فَيَأْخُذُهُ الدَّجَّالُ لِيَذْبَحَهُ، فَيُجْعَلَ مَا بَيْنَ رَقَبَتِهِ إِلَىٰ تَرْقُوَتِهِ نُحَاسًا، فَلَا يَسْتَطِيعُ إِلَيْهِ سَبِيلًا، قَالَ: فَيَأْخُذُ بِيَدَيْهِ وَرِجْلَيْهِ

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "دجال نکلے گا تو مومنین میں ایک آدمی کی طرف متوجہ ہوگا تو اس سے دجال کے پہرہ دار ملیں گے۔ وہ اس سے کہیں گے: کہاں کا ارادہ ہے؟ وہ کہے گا: میں اس کی طرف کا ارادہ رکھتا ہوں جس کا خروج ہوا ہے۔ وہ اس سے کہیں گے: کیا تم ہمارے ربّ پر ایمان نہیں لاتے؟ وہ (مومن) کہے گا: ہمارے رب میں تو کوئی پوشیدگی نہیں ہے ۔ تو وہ کہیں گے اسے قتل کردو۔ پھر وہ ایک دوسرے سے کہیں گے: کیا تم کو تمہارے ربّ نے منع نہیں کیا کہ تم اس کے علاوہ کسی کو قتل نہ کرنا۔ پس وہ اس (مومن) کو دجال کی طرف لے جائیں گے۔ جب مؤمن اُسے دیکھے گا تو کہے گا: اے لوگو! یہ وہ دجال ہے جس کا رسول اللہ ﷺ نے ذکر کیا ۔ پھر دجال اُس کے سر پھاڑنے کا حکم دے گا تو کہے گا: اسے پکڑ لو اور اس کا سر پھاڑ ڈالو۔ پھر اس کی کمر اور پیٹ پر سخت ضرب لگوائے گا۔ پھر دجال اُس سے کہے گا: کیا تُو مجھ پر ایمان نہیں لاتا؟ تو وہ کہے گا: تو مسیح الکذاب ہے۔ پھر دجال اسے آرے کے ساتھ چیرنے کا حکم دے گا اور اس کی مانگ سے شروع کر کے اس کے دونوں پاؤں تک کو آرے سے چیر کر جدا کر دیا جائے گا۔ پھر دجال اُس کے جسم کے دونوں ٹکڑوں کے درمیان چلے گا۔ پھر اسے کہے گا: کھڑا ہو جا تو وہ

فَيَقْذِفُ بِهِ، فَيَحْسِبُ النَّاسُ أَنَّمَا قَذَفَهُ إِلَى النَّارِ، وَإِنَّمَا أُلْقِيَ فِي الْجَنَّةِ».

سیدھا ہو کر کھڑا ہو جائے گا۔ پھر اُس سے کہے گا: کیا تُو مجھ پر ایمان نہیں لاتا؟ وہ وہ (مؤمن) کہے گا: مجھے تیرے بارے میں پہلے سے زیادہ بصیرت عطا ہو گئی ہے۔ پھر وہ کہے گا: اے لوگو! یہ (دجال) میرے بعد کسی بھی اور آدمی سے ایسا نہ کر سکے گا۔ پھر دجال اسے ذبح کرنے کے لیے پکڑے گا (لیکن) اس کی گردن اور ہنسلی کے درمیان کی جگہ تانبے کی ہو جائے گی اور اسے ذبح کرنے کا کوئی راستہ نہ ملے گا۔ پھر وہ اس کے ہاتھ اور پاؤں پکڑ کر پھینک دے گا تو وہ لوگ گمان کریں گے کہ اس نے اسے آگ کی طرف پھینکا ہے حالانکہ اُسے جنت میں ڈال دیا جائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: یہ آدمی رب العالمین کے ہاں سب سے بڑی شہادت کا حامل ہو گا۔"

(مسلم :7377)

(7.12) دجال مکہ و مدینہ میں داخل نہ ہو سکے گا

[222] حَدَّثَنِي أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ إِلَّا سَيَطَؤُهُ الدَّجَّالُ، إِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ، وَلَيْسَ نَقْبٌ مِنْ أَنْقَابِهَا إِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَافِّينَ تَحْرُسُهَا، فَيَنْزِلُ بِالسَّبَخَةِ، فَتَرْجُفُ الْمَدِينَةُ ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ، يَخْرُجُ إِلَيْهِ مِنْهَا كُلُّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ».

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "مکہ اور مدینہ کے علاوہ ہر شہر کو دجال روند ڈالے گا اور اس کے ہر راستے پر فرشتے پہرہ دینے کے لیے صف باندھے کھڑے ہوئے ہوں گے۔ پھر وہ دلدلی زمین میں اُترے گا اور مدینہ میں تین مرتبہ لرزے گا اور مدینہ سے ہر کافر و منافق نکل کر دجال کی طرف چلا جائے گا۔"

(مسلم :7390)

(7.13) جب دجال مدینہ کے کنارے آئے گا

[223] حَدَّثَنَا سَعْدُ بْنُ حَفْصٍ: حَدَّثَنَا

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی

شَيْبانُ عَنْ يَحْيَى، عَنْ إسحَاقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أبي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مالكٍ قالَ: قالَ النَّبِيُّ ﷺ: «يَجِيءُ الدَّجَّالُ حتّى يَنزِلَ في ناحِيَةِ المَدِينَةِ، ثُمَّ تَرْجُفُ المدينَةُ ثَلاثَ رَجَفَاتٍ، فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ كُلُّ كافِرٍ وَمُنافِقٍ». [راجع: ١٨٨١]

کریم ﷺ نے فرمایا: ''دجال آئے گا اور مدینہ کے ایک کنارے قیام کرے گا۔ پھر مدینہ تین مرتبہ کانپے گا اور اس کے نتیجے میں ہر کافر اور منافق نکل کر اس کی طرف چلا جائے گا ''۔

(بخاری:7124)

(7.14) دجال مدینہ میں داخل نہ ہو سکے گا

[224] حدّثنا عَبْد العَزِيزِ بنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا إبراهيمُ بنُ سَعْدٍ عَنْ أبيه، عَنْ جَدّهِ، عَنْ أبي بَكْرَةَ عَنِ النَّبيِّ ﷺ قال: «لا يَدخُلُ المَدينَةَ رُعبُ المَسِيحِ الدَّجَّالِ، وَلَها يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أَبْوابٍ عَلَى كُلِّ بابٍ مَلَكانِ». [راجع: ١٨٧٩]

حضرت ابوبکرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا انہوں نے آنحضرت ﷺ سے آپ ﷺ نے فرمایا: ''مدینہ والوں پر دجال کا رعب نہیں پڑے گا اس دن مدینہ کے ساتھ دروازے ہوں گے ہر دروازے پر دو فرشتے (پہرہ دیتے) ہوں گے۔''

(بخاری:7125)

[225] عن أَبي بَكْرَةَ عَنِ النَّبيِّ ﷺ قال: «لا يَدْخُلُ المَدِينَةَ رُعْبُ المَسيحِ، لَهَا يَوْمَئِذٍ سَبْعَةُ أبوابٍ، على كلِّ بَابٍ مَلَكَانِ».

اس حدیث میں یہ الفاظ زائد ہیں: ''مدینہ کے سات دروازے ہوں گے۔''

(بخاری:7126)

[226] حدَّثَنا أَبُو اليَمانِ: أخبرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ: أخبرَني عُبَيْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ بْنِ مَسْعُودٍ: أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ قالَ: حدَّثَنا النَّبِيُّ ﷺ يومًا حديثًا طَويلًا عَنِ الدَّجّالِ، فكانَ فِيما يُحَدِّثُنا بِهِ أَنَّهُ قالَ: «يَأتِي الدَّجَّالُ وهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ أن يَدْخُلَ نِقابَ المَدِينَةِ، فَيَنزِلُ بَعْضَ السِّباخِ الَّتِي تَلِي المَدِينَةَ فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ يَوْمَئِذٍ رَجُلٌ [و] هُوَ خَيرُ النَّاسِ - أَوْ مِنْ خِيارِ النَّاسِ- فَيَقُولُ: أَشْهَدُ أَنَّكَ الدَّجَّالُ الَّذِي حدَّثَنا رَسُولُ

حضرت ابوسعید رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ ایک دن رسول کریم ﷺ نے ہم سے دجال کے متعلق ایک طویل بیان کیا۔ آنحضرت ﷺ کے ارشادات میں یہ بھی تھا کہ آپ نے فرمایا: ''دجال آئے گا اور اس کے لیے ناممکن ہوگا کہ مدینہ کی گھاٹیوں میں داخل ہو۔ چنانچہ وہ مدینہ منورہ کے قریب کسی شورزمین پر قیام کرے گا پھر اس دن اس کے پاس ایک مرد مومن جائے گا اور افضل ترین لوگوں میں سے ہوگا اور اس

اللهِ ﷺ حَدِيثَهُ، فَيقُولُ الدَّجّالُ: أَرَأَيْتُمْ إِنْ قَتَلْتُ هٰذا ثُمَّ أَحْيَيْتُهُ، هَلْ تَشُكُّونَ في الأَمْرِ؟ فَيَقُولُونَ: لا، فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحيِيه فَيَقُولُ: وَاللهِ ما كُنْتُ فِيكَ أَشَدَّ بَصِيرَةً مِنِّي اليَوْمَ، فَيُرِيدُ الدَّجّالُ أَنْ يَقْتُلَهُ فَلا يُسَلَّطُ عَلَيْهِ». [راجع: ١٨٨٢]

سے کہے گا کہ میں گواہی دیتا ہوں اس بات کی جو رسول کریم ﷺ نے ہم سے بیان فرمایا تھا۔اس پر دجال کہے گا: کیا تم دیکھتے ہو اگر میں اسے قتل کردوں اور پھر زندہ کروں تو کیا تمہیں میرے معاملہ میں شک وشبہ باقی رہے گا؟ اس کے پاس والے لوگ کہیں گے کہ نہیں۔ چنانچہ وہ اس صاحب کو قتل کر دے گا اور پھر اسے زندہ کر دے گا۔اب وہ صاحب کہیں گے کہ واللہ! آج سے زیادہ مجھے تیرے معاملہ میں پہلے اتنی بصیرت حاصل نہ تھی۔اس پر دجال پھر انہیں قتل کرنا چاہے گا لیکن اس مرتبہ اسے مار نہ سکے گا۔

(بخاری:7132)

[227] حدَّثَنا عَبْد اللهِ بْنُ مَسْلَمَةَ عَنْ مالكٍ، عَنْ نُعَيْمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ المُجْمِرِ، عَنْ أَبي هُرَيْرَةَ قالَ: قالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «عَلى أَنْقابِ المَدِينَةِ مَلائِكَةٌ لا يَدْخُلها الطّاعُونُ وَلا الدَّجّالُ». [راجع: ١٨٨٠]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول کریم ﷺ نے فرمایا: ”مدینہ منورہ کے راستوں پر فرشتے پہرہ دیتے ہیں نہ یہاں طاعون آسکتی ہے اور نہ دجال آسکتا ہے۔“

(بخاری:7133)

[228] حدَّثَنا يَحْيَى بْنُ مُوسَى: حدَّثَنا يَزِيدُ بْنُ هَارونَ: أَخْبَرَنا شُعْبَةُ عَنْ قَتادَةَ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مالكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قالَ: «المَدِينَةُ يَأْتِيهَا الدَّجّالُ فَيَجِدُ المَلائِكَةَ يَحْرُسُونَهَا فَلا يَقْرَبُهَا الدَّجّالُ، وَلا الطّاعُونُ إِنْ شاءَ اللهُ». [راجع: ١٨٨١]

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ”دجال مدینہ تک آئے گا تو یہاں فرشتوں کو اس کی حفاظت کرتے ہوئے پائے گا۔ چنانچہ نہ دجال اس کے قریب آسکتا ہے اور نہ طاعون۔“

(بخاری:7134)

[229] حَدَّثَني أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قال: قال رسُولُ اللهِ ﷺ: «لَيْسَ مِنْ بَلَدٍ

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”مکہ اور مدینہ کے علاوہ ہر شہر کو دجال

إِلَّا سَيَطَؤُهُ الدَّجَّالُ، إِلَّا مَكَّةَ وَالْمَدِينَةَ، وَلَيْسَ نَقْبٌ مِنْ أَنْقَابِهَا إِلَّا عَلَيْهِ الْمَلَائِكَةُ صَافِّينَ تَحْرُسُهَا، فَيَنْزِلُ بِالسَّبَخَةِ، فَتَرْجُفُ الْمَدِينَةُ ثَلَاثَ رَجَفَاتٍ، يَخْرُجُ إِلَيْهِ مِنْهَا كُلُّ كَافِرٍ وَمُنَافِقٍ».

روند ڈالے گا اور اس کے ہر راستے پر فرشتے پہرہ دینے کے لیے صف باندھے کھڑے ہوئے ہوں گے۔ پھر وہ دلدلی زمین میں اُترے گا اور مدینہ میں تین مرتبہ لرزے گا اور مدینہ سے ہر کافر و منافق نکل کر دجال کی طرف چلا جائے گا۔''

(مسلم :7390)

[230] وحَدَّثَنَاه أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ إِسْحَقَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ أَبِي طَلْحَةَ، عَنْ أَنَسٍ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: فَذَكَرَ نَحْوَهُ، غَيْرَ أَنَّهُ قَالَ: فَيَأْتِي سَبْخَةَ الْجُرُفِ فَيَضْرِبُ رُوَاقَهُ(٢)، وَقَالَ: فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ كُلُّ مُنَافِقٍ وَمُنَافِقَةٍ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ پھر اسی طرح حدیث روایت کی، اس میں یہ بھی ہے: ''پھر وہ اپنا خیمہ جرف کی شور والی زمین میں لگائے گا اور فرمایا: ہر منافق مرد اور منافق عورت نکل کر دجال کی طرف چلا جائے گا۔''

(مسلم :7391)

(7.15) ایمان والے دجال کو پہچان جائیں گے اور اس کے فتنے سے محفوظ رہیں گے

[231] وحَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا عَفَّانُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ عَنْ شُعَيْبِ بْنِ الْحَبْحَابِ، عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الدَّجَّالُ مَمْسُوحُ الْعَيْنِ، مَكْتُوبٌ بَيْنَ عَيْنَيْهِ كَافِرٌ» ثُمَّ تَهَجَّاهَا ك ف ر، «يَقْرَأُهُ كُلُّ مُسْلِمٍ».

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا: ''دجال کی ایک آنکھ اندھی ہے، اُس کی دونوں آنکھوں کے درمیان کافر لکھا ہے پھر اس کے ہجے کیے یعنی ک، ف، ر، اور ہر مسلمان اسے پڑھ لے گا۔''

(مسلم:7365)

[232] حَدَّثَنَا شِهَابُ بْنُ عَبَّادٍ الْعَبْدِيُّ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ بْنُ حُمَيْدٍ الرُّؤَاسِيُّ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ، عَنِ الْمُغِيرَةِ بْنِ شُعْبَةَ قَالَ: مَا سَأَلَ أَحَدٌ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ الدَّجَّالِ أَكْثَرَ مِمَّا سَأَلْتُ. قَالَ: «وَمَا يُنْصِبُكَ مِنْهُ؟ إِنَّهُ لَا يَضُرُّكَ» قَالَ: قُلْتُ: يَا

حضرت قیس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہا کہ مجھ سے حضرت مغیرہ بن شعبہ رضی اللہ عنہ نے کہ دجال کے بارے میں نبی کریم ﷺ سے جتنا میں نے پوچھا اتنا کسی نے نہیں پوچھا اور آنحضرت ﷺ نے مجھ سے فرمایا تھا کہ اس سے تمہیں کیا نقصان پہنچے گا۔ میں نے عرض کیا کہ لوگ کہتے ہیں اس کے ساتھ روٹی کا

رَسُولَ اللهِ! إِنَّهُمْ يَقُولُونَ: إِنَّ مَعَهُ الطَّعَامَ وَالْأَنْهَارَ، قَالَ: «هُوَ أَهْوَنُ عَلَىٰ اللهِ مِنْ ذَٰلِكَ».

پہاڑ اور پانی کی نہر ہوگی۔ فرمایا کہ وہ اللہ پر اس سے زیادہ بھی آسان ہے۔

(بخاری:7122) مسلم:7378

[233] حَدَّثَنِي عَمْرٌو النَّاقِدُ وَالْحَسَنُ الْحُلْوَانِيُّ وَعَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: وَأَلْفَاظُهُمْ مُتَقَارِبَةٌ، وَالسِّيَاقُ لِعَبْدٍ - قَالَ عَبْدٌ: حَدَّثَنِي، وَقَالَ الْآخَرَانِ: حَدَّثَنَا - يَعْقُوبُ [وَ] هُوَ ابْنُ إِبْرَاهِيمَ بْنِ سَعْدٍ: حَدَّثَنِي أَبِي عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ: أَخْبَرَنِي عُبَيْدُ اللهِ ابْنُ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُتْبَةَ؛ أَنَّ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ قَالَ: حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ يَوْمًا حَدِيثًا طَوِيلًا عَنِ الدَّجَّالِ، فَكَانَ فِيمَا حَدَّثَنَا قَالَ: «يَأْتِي، وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْهِ أَنْ يَدْخُلَ نِقَابَ الْمَدِينَةِ، فَيَنْتَهِي إِلَىٰ بَعْضِ السِّبَاخِ الَّتِي تَلِي الْمَدِينَةَ، فَيَخْرُجُ إِلَيْهِ يَوْمَئِذٍ رَجُلٌ هُوَ خَيْرُ النَّاسِ، أَوْ مِنْ خَيْرِ النَّاسِ، فَيَقُولُ لَهُ: أَشْهَدُ أَنَّكَ الدَّجَّالُ الَّذِي حَدَّثَنَا رَسُولُ اللهِ ﷺ حَدِيثَهُ فَيَقُولُ الدَّجَّالُ: أَرَأَيْتُمْ إِنْ قَتَلْتُ هَٰذَا ثُمَّ أَحْيَيْتُهُ، أَتَشُكُّونَ فِي الْأَمْرِ؟ فَيَقُولُونَ: لَا، قَالَ: فَيَقْتُلُهُ ثُمَّ يُحْيِيهِ، فَيَقُولُ حِينَ يُحْيِيهِ: وَاللهِ! مَا كُنْتُ فِيكَ قَطُّ أَشَدَّ بَصِيرَةً مِنِّي الْآنَ، قَالَ: فَيُرِيدُ الدَّجَّالُ أَنْ يَقْتُلَهُ فَلَا يُسَلَّطُ عَلَيْهِ»[1].

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے ایک دن ہم سے دجال کے متعلق ایک لمبی حدیث بیان کی۔ اسی حدیث کے درمیان ہمیں آپ ﷺ نے بتایا کہ وہ آئے گا لیکن مدینہ کی گھاٹیوں میں داخل ہونا اس پر حرام ہوگا۔ وہ مدینہ کے قریب بعض بنجر زمینوں تک پہنچے گا۔ پس ایک دن اس کی طرف ایک ایسا آدمی نکلے گا جو لوگوں میں سے سب سے افضل یا افضل لوگوں میں سے ہوگا۔ وہ بزرگ اُس سے کہے گا: میں گواہی دیتا ہوں کہ تُو وہی دجال ہے جس کے بارے میں رسول اللہ ﷺ نے ہمیں حدیث بیان کی تھی۔ تو دجال کہے گا: اگر میں اس آدمی کو قتل کردوں اور پھر اسے زندہ کردوں تو تمہاری کیا رائے ہے؟ پھر بھی تم میرے معاملہ میں شک کرو گے؟ وہ کہیں گے: نہیں! تو وہ اسے قتل کرے گا پھر اسے زندہ کرے گا تو وہ آدمی کہے گا، جب اسے زندہ کیا جائے گا: اللہ کی قسم! مجھے تیرے بارے میں اب جتنی بصیرت ہے اتنی پہلے نہ تھی۔ پھر دجال اسے دوبارہ قتل کرنے کا ارادہ کرے گا لیکن اس پر قادر نہ ہوگا۔ ابو اسحٰق نے کہا: کہا جاتا ہے کہ وہ آدمی حضرت خضر علیہ السلام ہوں گے۔

(مسلم :7375)

سورۃ الکہف کی پہلی دس آیات یاد کرنے والا شخص بھی فتنہ دجال سے محفوظ رہے گا

[234] عَنِ اَبِی الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ یَرْوِیْہِ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ قَالَ :"مَنْ حَفِظَ عَشْرَ آیَاتٍ مِنْ اَوَّلِ سُورَۃِ الْکَھْفِ عُصِمَ مِنْ فِتْنَۃِ الدَّجَّالِ

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا "جس نے سورۃ الکھف کی پہلی دس آیات یاد کر لیں وہ فتنہ دجال سے بچا لیا گیا۔"

(ابو داود:4323)

(7.16) دجال کا فتنہ کتنا عرصہ رہے گا؟

[235] عَنِ النَّوَاسِ ابْنِ سَمْعَانَ رضی اللہ عنہ قَالَ: ذَکَرَ رَسُوْلُ اللہِ ﷺ الدَّجَّالَ ذَاتَ غَدَاۃٍ فَقَالَ: "یَا عِبَادَ اللہِ اِفَاثْبُتُوْا" قُلْنَا: یَارَسُوْلَ اللہِ ﷺ وَمَا لَبْثُہٗ فِی الْاَرْضِ؟ قَالَ: "اَرْبَعُوْنَ یَوْمًا یَوْمٌ کَسَنَۃٍ وَیَوْمٌ کَشَھْرٍ وَیَوْمٌ کَجُمُعَۃٍ وَسَائِرُ اَیَّامِہٖ کَاَیَّامِکُمْ" قُلْنَا: یَارَسُوْلَ اللہِ ﷺ فَذٰلِکَ الْیَوْمُ الَّذِیْ کَسَنَۃٍ اَتَکْفِیْنَا فِیْہِ صَلٰوۃُ یَوْمٍ؟ قَالَ: "لَا، اُقْدُرُوْا لَہٗ قَدْرَہٗ"

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں ایک روز رسول اکرم ﷺ نے دجال کا ذکر فرمایا اور نصیحت فرمائی "اے اللہ کے بندو! ثابت قدم رہنا۔" ہم نے عرض کیا "دجال کتنی مدت تک زمین میں رہے گا؟" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "چالیس روز، جن میں سے پہلا دن ایک سال کے برابر ہوگا دوسرا دن ایک مہینہ کے برابر ہوگا اور تیسرا روز ہفتہ کے برابر ہوگا اور اس کے بعد 37 روز تمہارے شب و روز کے برابر ہوں گے۔" ہم نے عرض کیا "یارسول اللہ ﷺ پہلا دن جو سال کے برابر ہوگا اس میں ایک دن کی (پانچ) نمازیں ہی کافی ہوں گی؟" آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا "نہیں اپنے روز شب کا اندازہ کر کے (سال بھر کی) نمازیں پڑھنا۔"

(مسلم:7373)

(7.17) دجال عیسیٰ علیہ السلام کے ہاتھوں قتل ہوگا

[236] حَدَّثَنَا قُتَیْبَۃُ: حَدَّثَنَا عَبْدُ العَزِیزِ بْنُ مُحَمَّدٍ عَنِ العَلَاءِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِیهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «الإِيمَانُ يَمَانٍ وَالْكُفْرُ مِنْ قِبَلِ المَشْرِقِ، وَالسَّكِينَةُ لأَهْلِ الغَنَمِ، وَالفَخْرُ وَالرِّيَاءُ فِی الفَدَّادِينَ أَهْلِ الْخَيْلِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "ایمان یمنی ہے اور کفر مشرق کی طرف سے ہے۔ سکون اور اطمینان بکریوں والوں کے لئے ہے۔ فخر اور ریاری کاشت کاروں میں ہے، جو گھوڑوں اور خیموں والے۔ دجال

وَأَهْلِ الوَبَرِ، يَأْتِي المَسِيحُ أَيِ الدَّجَّالُ إِذَا جَاءَ دُبُرَ أُحُدٍ صَرَفَتِ المَلَائِكَةُ وَجْهَهُ قِبَلَ الشَّامِ وَهُنَالِكَ يَهْلِكُ».

(مدینہ کی طرف) آئے گا اور جب احد کے عقب میں پہنچے گا تو فرشتے اس کو شام طرف پھیر دیں گے اور وہ (شام میں حضرت مسیح علیہ السلام کے ہاتھوں) ہلاک ہوگا۔"

(ترمذی:2243)

[237] عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ يَزِيدَ الْأَنْصَارِيِّ مِنْ بَنِي عَمْرِو بْنِ عَوْفٍ قَالَ: سَمِعْتُ عَمِّي مُجَمِّعَ بْنَ جَارِيَةَ الْأَنْصَارِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «يَقْتُلُ ابْنُ مَرْيَمَ الدَّجَّالَ بِبَابِ لُدٍّ».

حضرت مجمع بن جاریہ انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا آپ ﷺ نے فرمایا: "ابن مریم دجال کو باب لد میں قتل کریں گے۔"

(ترمذی:2244)

[238] حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ بِلَالٍ: حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّىٰ تَنْزِلَ الرُّومُ بِالْأَعْمَاقِ، أَوْ بِدَابِقَ(١)، فَيَخْرُجُ إِلَيْهِمْ جَيْشٌ مِنَ الْمَدِينَةِ، مِنْ خِيَارِ أَهْلِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ، فَإِذَا تَصَافُّوا قَالَتِ الرُّومُ: خَلُّوا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الَّذِينَ سَبَوْا مِنَّا نُقَاتِلْهُمْ، فَيَقُولُ الْمُسْلِمُونَ: لَا، وَاللهِ! لَا نُخَلِّي بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ إِخْوَانِنَا، فَيُقَاتِلُونَهُمْ، فَيَنْهَزِمُ ثُلُثٌ لَا يَتُوبُ اللهُ عَلَيْهِمْ أَبَدًا. وَيُقْتَلُ ثُلُثُهُمْ، أَفْضَلُ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللهِ. وَيَفْتَتِحُ الثُّلُثُ(٢)، لَا يُفْتَنُونَ أَبَدًا فَيَفْتَتِحُونَ قُسْطُنْطِينِيَّةَ(٣)، فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُونَ الْغَنَائِمَ، قَدْ عَلَّقُوا سُيُوفَهُمْ بِالزَّيْتُونِ، إِذْ صَاحَ فِيهِمُ الشَّيْطَانُ: إِنَّ الْمَسِيحَ قَدْ خَلَفَكُمْ فِي أَهْلِيكُمْ، فَيَخْرُجُونَ، وَذٰلِكَ بَاطِلٌ، فَإِذَا جَاءُوا الشَّأْمَ خَرَجَ، فَبَيْنَا هُمْ يُعِدُّونَ لِلْقِتَالِ، يُسَوُّونَ الصُّفُوفَ، إِذْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت اُس وقت تک قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ رومی اعماق یا دابق میں اُتریں۔ ان کی طرف سے ان سے لڑنے کے لیے ایک لشکر مدینہ روانہ ہوگا اور وہ ان دنوں زمین والوں میں سے نیک لوگ ہوں گے۔ جب وہ صف بندی کریں گے تو رومی کہیں گے کہ تم ہمارے اور ان کے درمیان دخل اندازی نہ کرو جنہوں نے ہم میں سے کچھ لوگوں کو قیدی بنالیا ہے۔ ہم ان سے لڑیں گے۔ مسلمان کہیں گے: نہیں! اللہ کی قسم، ہم اپنے بھائیوں کو تنہا نہ چھوڑیں گے کہ تم ان سے لڑتے رہو۔ بالآخر وہ ان سے لڑائی کریں گے۔ بالاخر ایک تہائی (مسلمان) بھاگ جائیں گے جن کی اللہ کبھی بھی توبہ قبول نہ کرے گا اور ایک تہائی قتل کیے جائیں گے جو اللہ کے نزدیک افضل الشہداء ہوں گے اور تہائی فتح حاصل کرلیں گے۔ انہیں کبھی آزمائش میں نہ ڈالا جائے گا۔ پس وہ

مَرْيَمَ ﷺ، فَأَمَّهُمْ، فَإِذَا رَآهُ عَدُوُّ اللهِ ذَابَ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ، فَلَوْ تَرَكَهُ لَانْذَابَ حَتَّىٰ يَهْلِكَ، وَلٰكِنْ يَقْتُلُهُ اللهُ بِيَدِهِ، فَيُرِيهِمْ دَمَهُ فِي حَرْبَتِهِ».

قسطنطنیہ کو فتح کریں گے۔ جس وقت وہ آپس میں مالِ غنیمت تقسیم کر رہے ہوں گے اور ان کی تلواریں زیتون کے درختوں کے ساتھ لٹکی ہوئی ہوں گی تو اچانک شیطان چیخ کر کہے گا: تحقیق! مستیہ دجال تمہارے بال بچوں تک پہنچ چکا ہے۔ وہ وہاں سے نکل کھڑے ہوں گے لیکن یہ خبر باطل ہوگی۔ جب وہ شام پہنچیں گے تو اُس وقت دجال نکلے گا اسی دوران کہ وہ جہاد کے لیے تیاری کر رہے ہوں گے، اور صفوں کو سیدھا کر رہے ہوں گے کہ نماز کے لیے اقامت کہی جائے گی کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نازل ہوں گے اور مسلمانوں کی نماز کی امامت کریں گے۔ پس جب اللہ کا دشمن (دجال) انہیں دیکھے گا تو وہ اس طرح پگھل جائے گا جس طرح پانی میں نمک پگھل جاتا ہے۔ اگرچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اسے چھوڑ دیں گے تب بھی وہ پگھل جائے گا یہاں تک کہ ہلاک ہو جائے گا لیکن اللہ تعالیٰ اسے (حضرت عیسیٰ علیہ السلام) کے ہاتھوں سے قتل کرائیں گے۔ پھر وہ لوگوں کو اس کا خون اپنے نیزے پر دکھائیں گے۔"

(مسلم:7278)

(7.18) ہر نبی نے اپنی قوم کو دجال سے ڈرایا ہے

[239] حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ عَبْدِ اللهِ: حَدَّثَنَا إِبْرَاهِيمُ عَنْ صَالِحٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ: أَنَّ عَبْدَ اللهِ بْنَ عُمَرَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُمَا قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِي النَّاسِ فَأَثْنَى عَلَى اللهِ بِمَا هُوَ أَهْلُهُ، ثُمَّ ذَكَرَ الدَّجَّالَ فَقَالَ:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ لوگوں میں کھڑے ہوئے اور اللہ کی تعریف اس کی شان کے مطابق بیان کی۔ پھر دجال کا ذکر فرمایا: "میں تمہیں اس سے ڈراتا ہوں اور کوئی نبی ایسا نہیں گزرا جس نے اپنی

«إنِّي لَأُنْذِرُكُمُوهُ وَما مِنْ نَبِيٍّ إلَّا وَقَدْ أَنْذَرَهُ قَوْمَهُ، وَلكِنِّي سَأَقُولُ لَكُمْ فِيهِ قَوْلًا لَمْ يَقُلْهُ نَبِيٌّ لِقَوْمِهِ: إنَّهُ أعْوَرُ، وَإنَّ اللهَ لَيْسَ بِأعْوَرَ». [راجع: ٣٠٥٧]

قوم کو اس سے نہ ڈرایا ہو، البتہ میں تمہیں اس کے بارے میں ایک بات بتاتا ہوں جو کسی نبی نے اپنی قوم کو نہیں بتائی تھی اور وہ یہ کہ وہ کانا ہوگا اور اللہ تعالی کانا نہیں ہے۔"

(بخاری:7127)مسلم:7356،ترمذی:2235

[240] حدَّثَنَا سُلَيمانُ بْنُ حَرْبٍ: حدَّثَنا شُعْبَةُ عَنْ قَتادَةَ، عَنْ أنَسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قالَ: قالَ النَّبِيُّ ﷺ: «ما بُعِثَ نَبِيٌّ إلَّا أَنْذَرَ أُمَّتَهُ الأعْوَرَ الكَذَّابَ، ألا إنَّهُ أعْوَرُ، وَإنَّ رَبَّكُمْ لَيْسَ بِأعْوَرَ، وَإنَّ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَكْتُوبٌ كافِرٌ». فِيهِ أبُو هُرَيْرَةَ وَابْنُ عَبَّاسٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ. [انظر: ٧٤٠٨]

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "جو نبی بھی مبعوث کیا گیا تو انہوں نے اپنی قوم کو کانے جھوٹے سے ڈرایا۔ آگاہ رہو کہ وہ کانا ہے اور تمہارا رب کانا نہیں ہے اور اس کی دونوں آنکھوں کے درمیان "کافر" لکھا ہوا ہے۔" اس باب میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ نے بھی نبی کریم ﷺ سے یہ حدیث روایت کی ہے۔

(بخاری:7131)

(7.19) رسول ﷺ دجال کے فتنے سے پناہ مانگا کرتے تھے

[241] عَنْ عُرْوَةَ: أنَّ عائِشَةَ [رَضِيَ اللهُ عَنْها] قالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَسْتَعِيذُ في صَلاتِهِ مِنْ فِتْنَةِ الدَّجَّالِ. [راجع: ٨٣٢]

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے بیان کیا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ اپنی نماز میں دجال کے فتنے سے پناہ مانگتے تھے۔

(بخاری:7129)

8۔عیسیٰ علیہ السلام کا نزول

[242] حدَّثَنا يَحْيَى بْنُ بُكَيرٍ: حدَّثَنا اللَّيْثُ عَنْ عُقَيْلٍ، عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سالِمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قالَ: «بَيْنا أنا نائِمٌ أطُوفُ بِالكَعْبَةِ فإذا رَجُلٌ آدَمُ سَبْطُ الشَّعَرِ يَنْطِفُ - أوْ يُهَرَاقُ - رَأْسُهُ ماءً. قُلْتُ:

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "میں سویا ہوا (خواب میں) کعبہ کا طواف کر رہا تھا کہ ایک صاحب جو گندم گوں تھے اور ان کے سر کے بال سیدھے تھے اور سر سے پانی ٹپک رہا تھا (پر میری پڑی)

مَنْ هٰذا؟ قالُوا: ابْنُ مَرْيَمَ. ثُمَّ ذَهَبْتُ أَلْتَفِتُ فَإِذَا رَجُلٌ جَسِيمٌ أَحْمَرُ جَعْدُ الرَّأْسِ أَعْوَرُ العَيْنِ، كَأَنَّ عَيْنَهُ عِنَبَةٌ طافِيَةٌ، قالُوا: هٰذَا الدَّجَّالُ، أَقْرَبُ النَّاسِ بِهِ شَبَهًا ابْنُ قَطَنٍ»، رَجُلٌ مِنْ خُزَاعَةَ. [راجع: ٣٤٤٠]

میں نے پوچھا یہ کون ہیں؟ میرے ساتھ کے لوگوں نے بتایا کہ یہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام ہیں پھر میں نے مڑ کر دیکھا تو موٹے شخص پر نظر پڑی جو سرخ تھا اس کے بال گھنگریالے تھے ایک آنکھ کا کانا تھا، اس کی ایک آنکھ انگور کی طرح اٹھی ہوئی تھی۔ لوگوں نے بتایا کہ یہ دجال ہے۔ اس کی صورت عبدالعزیٰ بن قطن سے بہت ملتی تھی۔"

(بخاری:7128)

[243] حَدَّثَنِي زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا مُعَلَّى بْنُ مَنْصُورٍ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ ابْنُ بِلَالٍ: حَدَّثَنَا سُهَيْلٌ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَنْزِلَ الرُّومُ بِالْأَعْمَاقِ، أَوْ بِدَابِقَ(١)، فَيَخْرُجُ إِلَيْهِمْ جَيْشٌ مِنَ الْمَدِينَةِ، مِنْ خِيَارِ أَهْلِ الْأَرْضِ يَوْمَئِذٍ، فَإِذَا تَصَافُّوا قَالَتِ الرُّومُ: خَلُّوا بَيْنَنَا وَبَيْنَ الَّذِينَ سَبَوْا مِنَّا نُقَاتِلْهُمْ، فَيَقُولُ الْمُسْلِمُونَ: لَا، وَاللهِ! لَا نُخَلِّي بَيْنَكُمْ وَبَيْنَ إِخْوَانِنَا، فَيُقَاتِلُونَهُمْ، فَيَنْهَزِمُ ثُلُثٌ لَا يَتُوبُ اللهُ عَلَيْهِمْ أَبَدًا. وَيُقْتَلُ ثُلُثُهُمْ، أَفْضَلُ الشُّهَدَاءِ عِنْدَ اللهِ. وَيَفْتَتِحُ الثُّلُثُ(٢)، لَا يُفْتَنُونَ أَبَدًا فَيَفْتَتِحُونَ قُسْطُنْطِينِيَّةَ(٣)، فَبَيْنَمَا هُمْ يَقْتَسِمُونَ الْغَنَائِمَ، قَدْ عَلَّقُوا سُيُوفَهُمْ بِالزَّيْتُونِ، إِذْ صَاحَ فِيهِمُ الشَّيْطَانُ: إِنَّ الْمَسِيحَ قَدْ خَلَفَكُمْ فِي أَهْلِيكُمْ، فَيَخْرُجُونَ، وَذٰلِكَ بَاطِلٌ، فَإِذَا جَاءُوا الشَّأْمَ خَرَجَ، فَبَيْنَا هُمْ يُعِدُّونَ لِلْقِتَالِ، يُسَوُّونَ الصُّفُوفَ، إِذْ أُقِيمَتِ الصَّلَاةُ فَيَنْزِلُ عِيسَى ابْنُ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت اُس وقت تک قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ رومی اعماق یا دابق میں اُتریں۔ ان کی طرف سے ان سے لڑنے کے لیے ایک لشکر مدینہ روانہ ہوگا اور وہ ان دنوں زمین والوں میں سے نیک لوگ ہوں گے۔ جب وہ صف بندی کریں گے تو رومی کہیں گے کہ تم ہمارے اور ان کے درمیان دخل اندازی نہ کرو جنہوں نے ہم میں سے کچھ لوگوں کو قیدی بنالیا ہے ہم ان سے لڑیں گے۔ مسلمان کہیں گے: نہیں! اللہ کی قسم، ہم اپنے بھائیوں کو تنہا نہ چھوڑیں گے کہ تم ان سے لڑتے رہو۔ بالآخر وہ ان سے لڑائی کریں گے۔ بالاخر ایک تہائی (مسلمان) بھاگ جائیں گے جن کی اللہ تعالیٰ کبھی بھی توبہ قبول نہ کرے گا اور ایک تہائی قتل کیے جائیں گے جو اللہ کے نزدیک افضل الشہداء ہوں گے اور تہائی فتح حاصل کر لیں گے۔ انہیں کبھی آزمائش میں نہ ڈالا جائے گا۔ پس وہ قسطنطنیہ کو فتح کریں گے۔ جس وقت وہ آپس میں مالِ غنیمت

مَرْيَمَ ﷺ، فَأَمَّهُمْ، فَإِذَا رَآهُ عَدُوُّ اللهِ ذَابَ كَمَا يَذُوبُ الْمِلْحُ فِي الْمَاءِ، فَلَوْ تَرَكَهُ لَانْذَابَ حَتَّىٰ يَهْلِكَ، وَلٰكِنْ يَقْتُلُهُ اللهُ بِيَدِهِ. فَيُرِيهِمْ دَمَهُ فِي حَرْبَتِهِ».

تقسیم کر رہے ہوں گے اور ان کی تلواریں زیتون کے درختوں کے ساتھ لٹکی ہوئی ہوں گی تو اچانک شیطان چیخ کر کہے گا: تحقیق! مسیحِ دجال تمہارے بال بچوں تک پہنچ چکا ہے۔ وہ وہاں سے نکل کھڑے ہوں گے لیکن یہ خبر باطل ہوگی۔ جب وہ شام پہنچیں گے تو اُس وقت دجال نکلے گا اسی دوران کہ وہ جہاد کے لیے تیاری کر رہے ہوں گے، اور صفوں کو سیدھا کر رہے ہوں گے کہ نماز کے لیے اقامت کہی جائے گی کہ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام نازل ہوں گے اور مسلمانوں کی نماز کی امامت کریں گے۔ پس جب اللہ کا دشمن (دجال) انہیں دیکھے گا تو وہ اس طرح پگھل جائے گا جس طرح پانی میں نمک پگھل جاتا ہے۔ اگرچہ عیسیٰ علیہ السلام اسے چھوڑ دیں گے تب بھی وہ پگھل جائے گا یہاں تک کہ ہلاک ہو جائے گا لیکن اللہ تعالیٰ اسے (عیسیٰ علیہ السلام) کے ہاتھوں سے قتل کرائیں گے۔ پھر وہ لوگوں کو اس کا خون اپنے نیزے پر دکھائیں گے۔"

(مسلم:7278)

[244] حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى يَنْزِلَ عِيسَى ابْنُ مَرْيَمَ حَكَمًا مُقْسِطًا، وَإِمَامًا عَدْلًا. فَيَكْسِرُ الصَّلِيبَ، وَيَقْتُلُ الْخِنْزِيرَ، وَيَضَعُ الْجِزْيَةَ، وَيَفِيضُ الْمَالُ حَتَّى لَا يَقْبَلَهُ أَحَدٌ».

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت نبی ﷺ نے فرمایا: "اس ذات کی قسم جس کے ہاتھ میں میری جان ہے تم میں ابن مریم علیہ السلام ضرور نازل ہوں گے درانحالیکہ وہ عادل حاکم ہوں گے صلیب کو توڑیں گے خنزیر کو قتل (حرام قرار دیں) گے اور جزیہ کو معاف کریں گے مال اتنا عام ہو جائے گا کہ اس کو کوئی قبول کرنے والا نہیں ہوگا۔"

(ترمذی:2233) ابن ماجہ:4078

9۔یاجوج ماجوج

(9.1)یاجوج ماجوج کون ہیں؟

ثُمَّ اَتْبَعَ سَبَبًا (92) حَتّٰیٓ اِذَا بَلَغَ بَیْنَ السَّدَّیْنِ وَجَدَ مِنْ دُوْنِهِمَا قَوْمًا لَّا یَکَادُوْنَ یَفْقَهُوْنَ قَوْلًا (93) قَالُوْا یٰذَا الْقَرْنَیْنِ اِنَّ یَاْجُوْجَ وَمَاْجُوْجَ مُفْسِدُوْنَ فِی الْاَرْضِ فَهَلْ نَجْعَلُ لَکَ خَرْجًا عَلٰیٓ اَنْ تَجْعَلَ بَیْنَنَا وَبَیْنَهُمْ سَدًّا (94) قَالَ مَا مَکَّنِّیْ فِیْهِ رَبِّیْ خَیْرٌ فَاَعِیْنُوْنِیْ بِقُوَّةٍ اَجْعَلْ بَیْنَکُمْ وَبَیْنَهُمْ رَدْمًا (95) اٰتُوْنِیْ زُبَرَ الْحَدِیْدِ ؕ حَتّٰیٓ اِذَا سَاوٰی بَیْنَ الصَّدَفَیْنِ قَالَ انْفُخُوْا ؕ حَتّٰیٓ اِذَا جَعَلَهٗ نَارًا ۙ قَالَ اٰتُوْنِیْٓ اُفْرِغْ عَلَیْهِ قِطْرًا (96)

”پھر وہ ایک اور راستے پر چلا۔یہاں تک کہ جب دو پہاڑوں کے درمیان پہنچا تو اس نے ان دونوں کے پاس ایک قوم دیکھی جو کوئی بات سمجھ نہیں پاتی تھی۔ان لوگوں نے کہا:”اے ذوالقرنین!یقیناً یاجوج اور ماجوج زمین میں فساد پھیلانے والے ہیں۔پھر کیا ہم اس کام کے لیے آپ کو کوئی ٹیکس دیں کہ آپ اُن کے اور ہمارے درمیان ایک دیوار بنا دیں؟“ ذوالقرنین نے کہا:”میرے ربّ نے مجھے جو اقتدار بخشا ہے وہ بہتر ہے۔پھر اپنی قوت سے میری مدد کرو۔میں اُن کے اور تمہارے درمیان ایک بند بنا دوں گا۔مجھے لوہے کے تختے لا کر دو۔“ یہاں تک کہ جب اس نے ان دونوں پہاڑوں کے درمیانی حصے کو برابر کر دیا تو کہا:”آگ دہکاؤ۔“ یہاں تک کہ جب اسے آگ کر دیا تو کہا:”مجھے لا کر دو۔اس پر میں پگھلا ہوا تانبا اُنڈیلوں گا۔“

(سورة الكهف:96-92)

[245] عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ عَمْرٍو رضي الله عنه عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ :”اِنَّ یَاجُوْجَ وَمَاجُوْجَ مِنْ وُلْدِ آدَمَ وَلَوْ اُرْسِلُوْا لَاَفْسَدُوْا عَلَی النَّاسِ مَعَایِشَهُمْ.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں،آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:”یاجوج ماجوج آدم کی اولاد سے ہیں اگر وہ بھیج دیئے جاتے تو لوگوں کے اسباب زندگی برباد کر دیتے۔“

(طبرانی کتاب الفتن:12571)(مجمع الزوائد:13/8)

(9.2) یاجوج ماجوج کیسے ہوں گے؟

[246] عَنِ ابْنِ حَرْمَلَةَ رضی اللہ عنہ قَالَ :خَطَبَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَقَالَ:"اِنَّكُمْ تَقُوْلُوْنَ لَا عَدُوَّ وَاِنَّكُمْ لَنْ تَزَالُوْا تُقَاتِلُوْنَ عَدُوًّا حَتَّى يَأْتِيَ يَاجُوْجَ وَمَاجُوْجَ عِرَاضُ الْوُجُوْهِ ، صِغَارُ الْعُيُوْنِ ،صُهْبُ الشِّعَافِ وَمِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ كَأَنَّ وُجُهَهُمُ الْمُجَانُّ الْمُطَرَّقَةُ .

حضرت ابن حرملہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے خطبہ میں ارشاد فرمایا: ''تم لوگ کہہ رہے ہو کہ اب دشمن نہیں رہا حالانکہ تم لوگ اپنے دشمنوں سے جہاد کرتے رہو گے حتی کے یاجوج ماجوج نکل آئیں گے، چوڑے چہروں والے، چھوٹی آنکھوں والے اور سرخی مائل سیاہ بالوں والے، ہر بلندی سے دوڑتے ہوئے آئیں گے، ان کے چہرے چپڑا ابھری ڈھال جیسے (موٹے) ہوں گے۔

(احمد، طبرانی کتاب الفتن:12570)

(9.3) جب یاجوج ماجوج کھول دیئے جائیں گے

حَتّٰىٓ اِذَا فُتِحَتْ يَاْجُوْجُ وَمَاْجُوْجُ وَهُمْ مِّنْ كُلِّ حَدَبٍ يَّنْسِلُوْنَ (96) وَاقْتَرَبَ الْوَعْدُ الْحَقُّ فَاِذَا هِيَ شَاخِصَةٌ اَبْصَارُ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ؕ يٰوَيْلَنَا قَدْ كُنَّا فِيْ غَفْلَةٍ مِّنْ هٰذَا بَلْ كُنَّا ظٰلِمِيْنَ (97)

''یہاں تک کہ جب یاجوج اور ماجوج کھول دیئے جائیں گے اور وہ ہر بلندی سے دوڑ پڑیں گے۔ اور وہ سچا وعدہ قریب آجائے گا۔ پھر تب ان لوگوں کی نگاہیں پھٹی رہ جائیں گی جنہوں نے انکار کیا تھا۔ ہائے ہماری کم بختی! یقیناً ہم اس چیز کی طرف سے غفلت میں تھے۔ بلکہ ہم ظالم تھے۔''

(سورۃ الانبیاء:96،97)

[247] حدَّثنا مالِكُ بْنُ إسْماعِيلَ: حدَّثنا ابْنُ عُيَيْنَةَ أَنَّهُ سَمِعَ الزُّهْرِيَّ عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ أُمِّ سَلَمَةَ، عَنْ أُمِّ حَبِيبَةَ، عَنْ زَيْنَبَ بِنْتِ جَحْشٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُنَّ أَنَّهَا قالَت: اسْتَيْقَظَ النَّبِيُّ ﷺ مِنَ النَّوْمِ مُحمَرًّا وَجْهُهُ وَهُوَ يقُولُ: «لا إلٰهَ إلَّا اللهُ، وَيْلٌ لِلعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ،

حضرت زینب بن جحش رضی اللہ عنہا سے روایت ہے انہوں نے بیان کیا کہ نبی ﷺ نیند سے بیدار ہوئے تو آپ کا چہرہ سرخ تھا اور آپ ﷺ فرما رہے تھے: ''اللہ تعالیٰ کے سوا کوئی معبود نہیں۔ عربوں کی تباہی اس بلا سے ہوگی جو قریب ہی آ گئی ہے۔ آج یاجوج ماجوج کی دیوار میں سے اتنا سوراخ

فتِحَ اليَوْمَ مِنْ رَدْمِ يأجُوجَ ومأجُوجَ مِثْلُ هٰذِهِ» وَعَقَدَ سُفْيانُ تِسْعِينَ أَوْ مِائَةً. قِيلَ: أَنَهْلِكُ وَفِينا الصَّالِحُونَ؟ قالَ: «نَعَمْ إذَا كَثُرَ الخَبَثُ».
[راجع: ٣٣٤٦]

ہوگیا ہے اور سفیان نے نوے یا سو کے عدد کے لیے انگلی باندھی۔ پوچھا گیا: کیا ہم اس کے باوجود ہلاک ہوجائیں گے کہ ہم میں صالحین بھی ہوں گے؟ فرمایا: ہاں جب بدکاری بڑھ جائے گی (تو ایسا ہی ہوگا)۔"

(بخاری:7059)

[248] حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا يُونُسُ بْنُ بُكَيْرٍ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ إِسْحَاقَ: حَدَّثَنِي عَاصِمُ ابْنُ عُمَرَ بْنِ قَتَادَةَ عَنْ مَحْمُودِ بْنِ لَبِيدٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «يُفْتَحُ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ. فَيَخْرُجُونَ كَمَا قَالَ اللهُ تَعَالَى: ﴿وَهُم مِّن كُلِّ حَدَبٍ يَنسِلُونَ﴾ [الأنبياء: ٩٦] فَيَعُمُّونَ الأَرْضَ. وَيَنْحَازُ مِنْهُمُ الْمُسْلِمُونَ، حَتَّى تَصِيرَ بَقِيَّةُ الْمُسْلِمِينَ فِي مَدَائِنِهِمْ وَحُصُونِهِمْ. وَيَضُمُّونَ إِلَيْهِمْ مَوَاشِيَهُمْ، حَتَّى أَنَّهُمْ لَيَمُرُّونَ بِالنَّهَرِ فَيَشْرَبُونَهُ، حَتَّى مَا يَذَرُونَ فِيهِ شَيْئًا، فَيَمُرُّ آخِرُهُمْ عَلَى أَثَرِهِمْ، فَيَقُولُ قَائِلُهُمْ: لَقَدْ كَانَ بِهٰذَا الْمَكَانِ، مَرَّةً مَاءٌ. وَيَظْهَرُونَ عَلَى الأَرْضِ. فَيَقُولُ قَائِلُهُمْ: هٰؤُلَاءِ أَهْلُ الأَرْضِ، قَدْ فَرَغْنَا مِنْهُمْ. وَلَنُنَازِلَنَّ أَهْلَ السَّمَاءِ، حَتَّى إِنَّ أَحَدَهُمْ لَيَهُزُّ حَرْبَتَهُ إِلَى السَّمَاءِ، فَتَرْجِعُ مُخَضَّبَةً بِالدَّمِ. فَيَقُولُونَ: قَدْ قَتَلْنَا أَهْلَ السَّمَاءِ. فَبَيْنَمَا هُمْ كَذٰلِكَ، إِذْ بَعَثَ اللهُ دَوَابَّ كَنَغَفِ الْجَرَادِ. فَتَأْخُذُ أَعْنَاقَهُمْ فَيَمُوتُونَ مَوْتَ الْجَرَادِ. يَرْكَبُ بَعْضُهُمْ بَعْضًا. فَيُصْبِحُ الْمُسْلِمُونَ لَا يَسْمَعُونَ لَهُمْ حِسًّا. فَيَقُولُونَ: مَنْ رَجُلٌ يَشْرِي نَفْسَهُ، وَيَنْظُرُ مَا

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "یاجوج اور ماجوج کھول دیئے جائیں گے (ان کی سد ٹوٹ جائے گی) پھر وہ نکلیں گے جیسے اللہ تعالیٰ نے فرمایا وہم من کل حدب ینسلون وہ ساری زمین میں پھیل جائیں گے اور مسلمان ان سے علیحدہ رہیں گے یہاں تک کہ جو مسلمان باقی ہوں گے وہ اپنے شہروں اور قلعوں میں چلے جائیں گے اور اپنے چرانے کے جانور بھی ساتھ لے جائیں گے۔ یاجوج ماجوج کا یہ حال ہوگا کہ ان کے لوگ ایک نہر پر سے گزریں گے اور اس کا سارا پانی پی ڈالیں گے یہاں تک کہ ایک قطرہ پانی کا نہ رہے گا (گویا تعداد میں مثل مورو ملخ کے ہوں گے اور ان میں سے کوئی (جو اخیر میں آئے گا) یہ کہے گا یہاں کبھی پانی تھا اور زمین پر وہ غالب ہوجائیں گے یہاں تک کہ ان میں سے ایک کہے گا اب زمین والوں سے تو ہم فارغ ہوئے (کوئی ہمارا مقابل نہ رہا) اب آسمان والوں سے لڑیں گے۔ آخر ان میں سے ایک اپنا نیزہ آسمان کی طرف پھینکے گا وہ خون میں رنگا ہوا لوٹ کر گرے گا وہ کہیں گے ہم نے آسمان والوں کو بھی مار ڈالا خیر یہ لوگ اسی حال

فَعَلُوا؟ فَيَنْزِلُ مِنْهُمْ رَجُلٌ قَدْ وَطَّنَ نَفْسَهُ عَلَى أَنْ يَقْتُلُوهُ. فَيَجِدُهُمْ مَوْتَىٰ. فَيُنَادِيهِمْ: أَلَا أَبْشِرُوا. فَقَدْ هَلَكَ عَدُوُّكُمْ. فَيَخْرُجُ النَّاسُ وَيَخْلُونَ سَبِيلَ مَوَاشِيهِمْ. فَمَا يَكُونُ لَهُمْ رَعْيٌ إِلَّا لُحُومُهُمْ. فَتَشْكَرُ عَلَيْهَا، كَأَحْسَنِ مَا شَكِرَتْ مِنْ نَبَاتٍ أَصَابَتْهُ قَطُّ».

میں ہوں گے کہ اللہ تعالیٰ چند جانور بھیجے گا ٹڈی کے کیڑوں کی طرح (نغف کی طرح نغف کہتے ہیں اس کیڑے کو جو اونٹ کی ناک میں پڑ جاتا ہے وہ ہلاک ہو جاتا ہے) یہ کیڑے ان کی گردنوں کو کاٹیں گے یا گردن میں گھس جائیں گے وہ سب ٹڈیوں کی طرح ایک بارگی) مرجائیں گے۔ایک پر ایک پڑا ہوگا اور مسلمان صبح کو اٹھیں گے (اپنے شہروں اور قلعوں میں) تو ان کی آواز نہیں سنیں گے وہ کہیں گے ہم میں سے کون ہے جو اپنی جان پر کھیلے یعنی اپنی جان کی پرواہ نہ کرے اور جا کر دیکھے یاجوج ماجوج کیا کرتے ہیں۔آخر مسلمانوں میں سے ایک شخص نکلے گا یا اترے گا (قلعہ سے) یہ سمجھ کر کہ وہ مجھ کو ضرور مار ڈالیں گے دیکھے گا تو وہ مردہ ہیں۔وہ دوسرے مسلمانوں کو پکارے گا اے بھائیو خوش ہو جاؤ تمہارے دشمن مرگئے۔یہ سن کر سب مسلمان نکلیں گے اور اپنے جانوروں کو چرنے چھوڑیں گے (جو مدت سے بے چارے بند ہوں گے) ان کے چرنے کو کچھ نہ ہوگا سوائے یاجوج اور ماجوج کے گوشت کے وہ ان کا گوشت کھا کر خوب موٹے ہوں گے جیسے کبھی کوئی گھاس کھا کر موٹے ہوئے تھے۔

(ابن ماجہ:4079)

[249] حَدَّثَنَا أَزْهَرُ بْنُ مَرْوَانَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْأَعْلَىٰ: حَدَّثَنَا سَعِيدٌ عَنْ قَتَادَةَ. قَالَ: حَدَّثَنَا أَبُو رَافِعٍ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ يَحْفِرُونَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ”بے شک یاجوج اور ماجوج ہر روز کھودتے ہیں (اس میں سوراخ کرنا چاہتے ہیں) جب قریب ہوتا کہ سورج کی روشنی ان کو دکھائی دے۔تو جو شخص ان کا سردار ہوتا ہے وہ

كُلَّ يَوْمٍ. حَتَّى إِذَا كَادُوا يَرَوْنَ شُعَاعَ الشَّمْسِ، قَالَ الَّذِي عَلَيْهِمْ: ارْجِعُوا فَسَنَحْفِرُهُ غَدًا. فَيُعِيدُهُ اللهُ أَشَدَّ مَا كَانَ. حَتَّى إِذَا بَلَغَتْ مُدَّتُهُمْ، وَأَرَادَ اللهُ أَنْ يَبْعَثَهُمْ عَلَى النَّاسِ، حَفَرُوا. حَتَّى إِذَا كَادُوا يَرَوْنَ شُعَاعَ الشَّمْسِ، قَالَ الَّذِي عَلَيْهِمْ: ارْجِعُوا. فَسَتَحْفِرُونَهُ غَدًا، إِنْ شَاءَ اللهُ تَعَالَى. وَاسْتَثْنُوا. فَيَعُودُونَ إِلَيْهِ، وَهُوَ كَهَيْئَتِهِ حِينَ تَرَكُوهُ. فَيَحْفِرُونَهُ وَيَخْرُجُونَ عَلَى النَّاسِ فَيَنْشِفُونَ المَاءَ. وَيَتَحَصَّنُ النَّاسُ مِنْهُمْ فِي حُصُونِهِمْ. فَيَرْمُونَ بِسِهَامِهِمْ إِلَى السَّمَاءِ. فَتَرْجِعُ، عَلَيْهَا الدَّمُ الَّذِي اجْفَظَّ. فَيَقُولُونَ: قَهَرْنَا أَهْلَ الأَرْضِ، وَعَلَوْنَا أَهْلَ السَّمَاءِ. فَيَبْعَثُ اللهُ نَغَفًا فِي أَقْفَائِهِمْ فَيَقْتُلُهُمْ بِهَا».

قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ إِنَّ دَوَابَّ الأَرْضِ لَتَسْمَنُ وَتَشْكَرُ شَكَرًا مِنْ لُحُومِهِمْ».

کہتا ہے اب گھر چلو آ کر کھودیں گے پھر اللہ تعالیٰ رات کو ویسا ہی مضبوط کر دیتا جیسے وہ تھے۔ جب ان کے نکلنے کا وقت آئے گا اور اللہ تعالیٰ یہ چاہے گا کہ ان کو چھوڑ دے لوگوں پر تو وہ سد کو کھودیں گے جب قریب ہوگا کہ سورج کی روشنی دیکھیں اس وقت ان کا سردار کہے گا اب لوٹ چلو کل خدا چاہے تو اس کو کھود ڈالو گے اور انشاء اللہ کا لفظ کہیں گے اس دن وہ لوٹ کر جائیں گے اور اسی حال پر رہے گی جیسے وہ چھوڑ جائیں گے۔ آخر وہ اس کو کھود کر نکل آئیں گے اور پانی سب پی جائیں گے۔ اور لوگ ان سے بھاگ کر اپنے قلعوں میں چلے جائیں گے۔ وہ اپنے تیر آسمان کی طرف ماریں گے تیر خون میں لپٹے ہوئے اوپر سے لوٹیں گے بحکم الٰہی۔ وہ کہیں گے ہم نے زمین والوں کو تو مغلوب کیا اور آسمان والوں پر بھی غالب ہوئے۔ پھر اللہ تعالیٰ ان کی گدیوں میں ایک کیڑا پیدا کر دے گا وہ ان کو مار ڈالے گا۔" آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "قسم اس کی جس کے ہاتھ میں میری جان ہے! بے شک زمین کے جانور (چارپایہ) موٹے اور چربی دار ہو جائیں گے، ان کے گوشت کھا کر۔"

(ابن ماجہ:4080)

[250] عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ ثُمَّ يَأْتِي عِيسَى [ابْنَ مَرْيَمَ] قَوْمٌ قَدْ عَصَمَهُمُ اللهُ مِنْهُ، فَيَمْسَحُ عَنْ وُجُوهِهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ، فَبَيْنَمَا

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا "(دجال کو قتل کرنے کے بعد) اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر وحی بھیجے گا میں نے اپنے ایسے بندے نکالے ہیں کہ ان سے لڑنے کی کسی میں طاقت نہیں لہذا آپ

هُوَ كَذَلِكَ إِذْ أَوْحَى اللهُ إِلَىٰ عِيسَىٰ - عَلَيْهِ السَّلَامُ -: إِنِّي قَدْ أَخْرَجْتُ عِبَادًا لِي، لَا يَدَانِ لأَحَدٍ بِقِتالِهِمْ، فَحَرِّزْ عِبَادِي إِلَىٰ الطُّورِ، وَيَبْعَثُ اللهُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ، وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ، فَيَمُرُّ أَوَائِلُهُمْ عَلَىٰ بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ، فَيَشْرَبُونَ مَا فِيهَا، وَيَمُرُّ آخِرُهُمْ فَيَقُولُونَ: لَقَدْ كَانَ بِهَٰذِهِ، مَرَّةً، مَاءٌ، وَيُحْصَرُ نَبِيُّ اللهِ عِيسَىٰ وَأَصْحَابُهُ، حَتَّىٰ يَكُونَ رَأْسُ الثَّوْرِ لأَحَدِهِمْ خَيْرًا مِنْ مِائَةِ دِينَارٍ لأَحَدِكُمُ الْيَوْمَ، فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللهِ عِيسَىٰ وَأَصْحَابُهُ، فَيُرْسِلُ [اللهُ] عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِي رِقَابِهِمْ، فَيُصْبِحُونَ فَرْسَىٰ كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ، ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللهِ عِيسَىٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَصْحَابُهُ إِلَىٰ الْأَرْضِ، فَلَا يَجِدُونَ فِي الْأَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ إِلَّا مَلَأَهُ زَهَمُهُمْ وَنَتْنُهُمْ، فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللهِ عِيسَىٰ - عَلَيْهِ السَّلَامُ - وَأَصْحَابُهُ إِلَىٰ اللهِ، فَيُرْسِلُ اللهُ طَيْرًا كَأَعْنَاقِ الْبُخْتِ، فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللهُ، ثُمَّ يُرْسِلُ اللهُ مَطَرًا لَا يَكُنُّ مِنْهُ بَيْتُ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ، فَيَغْسِلُ الْأَرْضَ حَتَّىٰ يَتْرُكَهَا كَالزَّلَفَةِ، ثُمَّ يُقَالُ لِلأَرْضِ: أَنْبِتِي ثَمَرَتَكِ، وَرُدِّي بَرَكَتَكِ، فَيَوْمَئِذٍ تَأْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَّانَةِ، وَيَسْتَظِلُّونَ بِقِحْفِهَا، وَيُبَارَكُ فِي الرِّسْلِ، حَتَّىٰ أَنَّ اللِّقْحَةَ مِنَ الإِبِلِ لَتَكْفِي الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ، وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْبَقَرِ لَتَكْفِي الْقَبِيلَةَ مِنَ النَّاسِ، وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْغَنَمِ لَتَكْفِي الْفَخِذَ مِنَ النَّاسِ، فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللهُ رِيحًا طَيِّبَةً، فَتَأْخُذُهُمْ تَحْتَ آبَاطِهِمْ، فَتَقْبِضُ رُوحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكُلِّ مُسْلِمٍ، وَيَبْقَىٰ شِرَارُ النَّاسِ،

میرے مسلمان بندوں کو کوہِ طور کی پناہ میں لے جائیں۔اس کے بعد اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کو نکالے گا تو وہ ہر اونچائی سے نکل بھاگیں گے ان کا پہلا حصہ جب بحیرہ طبریہ سے گزرے گا تو اس کا سارا پانی پی جائے گا جب ان کا آخری حصہ بحیرہ طبریہ پر پہنچے گا تو کہے گا ”کبھی اس سمندر میں پانی تھا یا نہیں؟“ پھر آگے چلیں گے یہاں تک کہ اس پہاڑ تک پہنچ جائیں گے جہاں درختوں کی کثرت ہے (یعنی بیت المقدس) اور کہیں گے کہ ہم نے زمین والوں کو تو قتل کر دیا ہے آؤ اب آسمان والوں کو بھی قتل کر دیں۔ چنانچہ اپنے تیر آسمان کی طرف پھینکیں گے اللہ تعالیٰ ان کے تیر خون آلود واپس پلٹائیں گے (اور وہ سمجھ لیں گے کہ ہم نے آسمان والوں کو بھی قتل کر دیا ہے) اس دوران حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے مسلمان ساتھی کوہِ طور پر محصور ہوں گے (اور ان کا سامان خورد نوش ختم ہو جائے گا) حتیٰ کہ ایک بیل کا سر سو دینار سے بہتر ہوگا۔ چنانچہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی اللہ تعالیٰ سے (اس مصیبت سے نجات کے لیے) دعا کریں گے اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج پر ایک عذاب بھیجے گا ان کی گردنوں میں ایک کیڑا پیدا فرمادے گا جس سے وہ سارے کے سارے اس طرح یک دم مر جائیں گے جس طرح ایک آدمی مرتا ہے۔ اس کے بعد حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھ کوہِ طور سے واپس تشریف لے آئیں گے، لیکن زمین پر ایک بالشت بھر جگہ یاجوج ماجوج کی لاشوں سے خالی

يَتَهَارَجُونَ فِيهَا تَهَارُجَ الْحُمُرِ، فَعَلَيْهِمْ تَقُومُ السَّاعَةُ».

نہیں پائیں گے جن سے بدبو اور سڑانڈ اٹھ رہی ہوگی۔ حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے اصحاب پھر اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع فرمائیں گے (یعنی دعا کریں گے) اللہ تعالیٰ ایسے پرندے بھیجے گا جن کی گردنیں بڑے اونٹوں کے برابر ہوں گی وہ پرندے ان کی لاشوں کو اٹھا کر لے جائیں گے اور جہاں کہیں اللہ تعالیٰ کا حکم ہوگا وہاں لے جا کر پھینک دیں گے پھر اللہ تعالیٰ ایسی بارش برسائیں گے جو ہر گھر اور خیمہ تک پہنچے گی اور زمین کو دھوڈالے گی، یہاں تک کہ اسے کسی باغ کی مانند (بدبو سے) پاک اور صاف کردے گا۔"

(مسلم :7373)

[251] حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ النَّوَّاسَ بْنَ سَمْعَانَ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «سَيُوقِدُ الْمُسْلِمُونَ، مِنْ قِسِيِّ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ وَنُشَّابِهِمْ وَأَتْرِسَتِهِمْ، سَبْعَ سِنِينَ».

حضرت نواس بن سمعان سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "قریب ہے کہ مسلمان یاجوج اور ماجوج کی کمانوں اور ڈھالوں کو سات برس تک ایندھن کے طور پر استعمال کریں گے۔"

(ابن ماجه:4076)

10۔ زمین کا دھنسنا مشرق، مغرب اور جزیرۃ العرب میں

[252] حَدَّثَنَا - سُفْيَانُ بْنُ عُيَيْنَةَ عَنْ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ، عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ، عَنْ حُذَيْفَةَ بْنِ أَسِيدٍ الْغِفَارِيِّ قَالَ: اطَّلَعَ النَّبِيُّ ﷺ عَلَيْنَا وَنَحْنُ نَتَذَاكَرُ، فَقَالَ: «مَا تَذْكُرُونَ(۱)؟» قَالُوا: نَذْكُرُ السَّاعَةَ، قَالَ: «إِنَّهَا لَنْ تَقُومَ حَتَّىٰ

حضرت حذیفہ بن اسید غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ہمارے پاس نبی کریم ﷺ تشریف لائے اور ہم باہم گفتگو کر رہے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: تم کس بات کا تذکرہ کر رہے ہو؟ انہوں نے عرض کیا: ہم قیامت کا تذکرہ کر رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: "وہ ہرگز قائم نہ ہوگی یہاں تک

تَرَوْنَ⁽٢⁾ قَبْلَهَا عَشْرَ آيَاتٍ». فَذَكَرَ الدُّخَانَ، وَالدَّجَّالَ، وَالدَّابَّةَ، وَطُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَنُزُولَ عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ ﷺ، وَيَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ، وَثَلَاثَةَ خُسُوفٍ: خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ، وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ، وَخَسْفٌ بِجَزِيرَةِ الْعَرَبِ، وَآخِرُ ذَلِكَ نَارٌ تَخْرُجُ مِنَ الْيَمَنِ، تَطْرُدُ النَّاسَ إِلَىٰ مَحْشَرِهِمْ.

کہ تم اس سے پہلے دس علامات دیکھ لوگے ۔ پھر دھوئیں، دجال، دابۃ الارض، سورج کے مغرب سے طلوع ہونے اور حضرت عیسیٰ بن مریم علیہ السلام کے نازل ہونے اور یاجوج وماجوج اور تین جگہوں کے دھنسنے، ایک دھنسنا مشرق میں اور ایک دھنسنا مغرب میں اور ایک دھنسنا جزیرۃ العرب میں ہونے اور آخر میں یمن سے آگ نکلنے کا ذکر فرمایا جو لوگوں کو جمع ہونے کی جگہ کی طرف لے جائے گی۔"

(مسلم:7285)ابن ماجہ:4041،4055

11۔دھواں

فَارْتَقِبْ يَوْمَ تَأْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِينٍ يَّغْشَى النَّاسَ ط هٰذَا عَذَابٌ اَلِيمٌ

"پھر انتظار کرو اُس دن کا جب آسمان واضح دھواں لیے ہوئے آئے گا۔وہ لوگوں پر چھا جائے گا۔یہ ہے دردناک سزا۔"

(سورۃ الدخان:10،11)

[253] حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ وَقُتَيْبَةُ [بْنُ سَعِيدٍ] وَابْنُ حُجْرٍ قَالُوا: حَدَّثَنَا إِسْمَاعِيلُ يَعْنُونَ ابْنَ جَعْفَرٍ، عَنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «بَادِرُوا بِالْأَعْمَالِ سِتًّا: طُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، أَوِ الدُّخَانَ، أَوِ الدَّجَّالَ، أَوِ الدَّابَّةَ، أَوْ خَاصَّةَ أَحَدِكُمْ، أَوْ أَمْرَ الْعَامَّةِ».

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:"چھ نشانیاں ظاہر ہونے سے پہلے نیک اعمال کرنے میں جلدی کرو: 1۔سورج کا مغرب سے طلوع ہونا 2۔دھوئیں کا نکلنا 3۔دجال کا ظاہر ہونا 4۔جانور کا نکلنا 5۔انفرادی عذاب 6۔اجتماعی عذاب۔"

(مسلم:7397)

12۔سورج کا مغرب سے طلوع ہونا

[254] حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے

أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ أَبِي حَيَّانَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَدِيثًا لَمْ أَنْسَهُ بَعْدُ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ أَوَّلَ الْآيَاتِ خُرُوجًا، طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَخُرُوجُ الدَّابَّةِ عَلَىٰ النَّاسِ ضُحًى، وَأَيُّهُمَا مَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا، فَالْأُخْرَىٰ عَلَىٰ إِثْرِهَا قَرِيبٌ».

رسول اللہ ﷺ سے ایک حدیث یاد کی جسے میں رسول اللہ ﷺ سے سننے کے بعد بھولا نہیں ہوں۔ آپ ﷺ فرماتے تھے: ''قیامت کی ابتدائی علامات میں سے سورج کا مغرب سے طلوع ہونا اور چاشت کے وقت لوگوں کے سامنے دابۃ الارض کا نکلنا۔ ان دونوں میں سے کسی کا بھی دوسری سے پہلے ظہور ہوگا تو اس کے قریب ہی زمانہ میں دوسری علامت ظاہر ہو جائے گی۔''

(مسلم :7383)

[255] حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ فُضَيْلٍ عَنْ عُمَارَةَ بْنِ الْقَعْقَاعِ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّىٰ تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا. فَإِذَا طَلَعَتْ وَرَآهَا النَّاسُ، آمَنَ مَنْ عَلَيْهَا. فَذٰلِكَ حِينَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا إِيمَانُهَا لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ».

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا آپ فرماتے تھے: ''قیامت نہیں قائم ہوگی یہاں تک کہ سورج مغرب سے نکلے۔ جب سورج مغرب سے نکلے گا اور لوگ دیکھیں گے زمین پر جتنے لوگ ہوں گے سب ایمان لائیں گے مگر یہ وقت ہے جب کسی آدمی کو ایمان لانا کافی نہ ہوگا جو ایمان نہیں لایا تھا۔''

(ابن ماجه:4068)

[256] حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا وَكِيعٌ: حَدَّثَنَا سُفْيَانُ عَنْ أَبِي حَيَّانَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ بْنِ عَمْرِو بْنِ جَرِيرٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَوَّلُ الآيَاتِ خُرُوجًا، طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَخُرُوجُ الدَّابَّةِ عَلَى النَّاسِ، ضُحًى».
قَالَ عَبْدُ اللهِ: فَأَيَّتُهُمَا مَا خَرَجَتْ قَبْلَ الْأُخْرَىٰ، فَالْأُخْرَىٰ مِنْهَا قَرِيبٌ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''پہلی نشانی قیامت کی نشانیوں میں سے سورج کا نکلنا ہے مغرب کی طرف سے اور چاشت کے وقت لوگوں پر دابہ کا نکلنا۔'' حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ان دونوں میں سے جو بھی پہلے نکلے دوسری اس کے قریب ہوگی۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا میرا خیال ہے کہ سورج مغرب سے پہلے نکلے گا۔

قَالَ عَبْدُ اللهِ: وَلَا أَظُنُّهَا إِلَّا طُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا.

(ابن ماجه:4069)

[257] حَدَّثَنَا هَنَّادٌ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِبْرَاهِيمَ التَّيْمِيِّ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: دَخَلْتُ المَسْجِدَ حِينَ غَابَتِ الشَّمْسُ وَالنَّبِيُّ ﷺ جَالِسٌ فَقَالَ: «يَا أَبَا ذَرٍّ! أَتَدْرِي أَيْنَ تَذْهَبُ هَذِهِ؟» قَالَ: قُلْتُ اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ. قَالَ: «فَإِنَّهَا تَذْهَبُ لِتَسْتَأْذِنَ فِي السُّجُودِ فَيُؤْذَنُ لَهَا وَكَأَنَّهَا قَدْ قِيلَ لَهَا اطْلُعِي مِنْ حَيْثُ جِئْتِ فَتَطْلُعُ مِنْ مَغْرِبِهَا»، قَالَ: ثُمَّ قَرَأَ: (وَذَلِكَ مُسْتَقَرٌّ لَهَا) وَقَالَ: ذَلِكَ قِرَاءَةُ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ.

حضرت ابوذر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں سورج غروب ہونے کے وقت میں مسجد میں داخل ہوا۔حضرت نبی اکرم ﷺ وہاں تشریف فرما تھے۔آپ ﷺ نے فرمایا:''ابوذر! تجھے معلوم ہے سورج کہاں جاتا ہے؟ میں نے کہا اللہ اوراس کا رسول ہی خوب جانتے ہیں فرمایا:''یہ اپنے رب سے سجدہ کی اجازت طلب کرنے جاتا ہے تو اسے اجازت مل جاتی ہے ۔پھر ایک دن گویا کہ اسے کہا جائے گا تو جہاں سے آیا ہے دوبارہ لوٹ کر وہاں سے طلوع ہو تو وہ (اس وقت) مغرب سے طلوع ہوگا۔پھر آپ ﷺ نے یہ آیت وذلک مستقر لھا ''تلاوت فرمائی''یہ اس کے ٹھہرنے کی جگہ ہے''یہ ابن مسعود کی قرات ہے۔

(ترمذی:2186)

[258] عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ اَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ :''لا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتّٰى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا فَاِذَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا اٰمَنَ النَّاسُ كُلُّهُمْ اَجْمَعُوْنَ فَيَوْمَئِذٍ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا لَمْ تَكُنْ اٰمَنَتْ مِنْ قَبْلُ اَوْ كَسَبَتْ فِی اِيْمَانِهَا خَيْرًا.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں یقیناً رسول اللہ ﷺ نے فرمایا:''قیامت قائم نہ ہوگی جب تک سورج مغرب سے طلوع نہ ہو جب سورج مغرب سے طلوع ہوگا تو سارے لوگ ایمان لے آئیں گے لیکن اس روز ایمان لانا کسی کے لیے نفع بخش نہ ہوگا جو پہلے ایمان نہیں لایا تھا یا جس نے ایمان کے ساتھ اچھا عمل نہیں کیا۔''

(مسلم:396)

[259] عَنْ اَبِی مُوْسٰی رضی اللہ عنہ عَنِ النَّبِیِّ ﷺ

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی اکرم ﷺ

قَالَ :"إِنَّ اللهَ عَزَّوَجَلَّ يَبْسُطُ يَدَهُ بِاللَّيْلِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ النَّهَارِ وَيَبْسُطُ يَدَهُ بِالنَّهَارِ لِيَتُوبَ مُسِيءُ اللَّيْلِ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا "

نے فرمایا: ''اللہ عزوجل رات کے وقت اپنا ہاتھ پھیلاتا رہتا ہے شاید دن میں گناہ کرنے والا توبہ کرلے اور دن کے وقت ہاتھ پھیلاتا رہتا ہے تاکہ رات میں گناہ کرنے والا توبہ کر لے اللہ تعالیٰ ایسے کرتے رہتے ہیں حتیٰ کہ سورج مغرب سے طلوع ہوجائے۔''

(مسلم:6989)

[260] عَنْ مُعَاوِيَةَ رضي الله عنه قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ "لَا تَنْقَطِعُ الْهِجْرَةُ حَتَّى تَنْقَطِعَ التَّوْبَةُ وَلَا تَنْقَطِعُ التَّوْبَةُ حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا."

حضرت معاویہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے ''ہجرت ختم نہیں ہوگی جب تک توبہ ختم نہیں ہوگی اور توبہ ختم نہیں ہوگی جب تک سورج مغرب سے طلوع نہیں ہوگا۔''

(ابو داود:2479)

[261] عَنْ صَفْوَانَ بْنِ عَسَّالٍ قَالَ: قال رَسُول اللهِ ﷺ: «إِنَّ مِنْ قِبَلِ مَغْرِبِ الشَّمْسِ بَابًا مَفْتُوحًا، عَرْضُهُ سَبْعُونَ سَنَةً، فَلَا يَزَالُ ذَلِكَ الْبَابُ مَفْتُوحًا لِلتَّوْبَةِ، حَتَّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ نَحْوِهِ. فَإِذَا طَلَعَتْ مِنْ نَحْوِهِ، لَمْ يَنْفَعْ نَفْسًا إِيمَانُهُمْ لَمْ تَكُنْ آمَنَتْ مِنْ قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِيْ إِيمَانِهِمْ خَيْرًا».

حضرت صفوان بن عسال رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''مغرب کی طرف ایک دروازہ ہے کھلا ہوا جس کا عرض برس کی راہ ہے یہ دروازہ ہمیشہ کھلا رہتا ہے توبہ کیلئے یہاں تک کہ سورج ادھر کی طرف سے نکلے گا تو اب کسی نفس کو اس کا ایمان لانا فائدہ نہ دے گا جو پہلے ایمان نہیں لا چکا تھا یا ایمان کے ساتھ نیک عمل نہیں کر چکا تھا۔''

(ابن ماجه:4070)

[262] حَدَّثَنَا أَبُو اليَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ: حَدَّثَنَا أَبُو الزِّنَادِ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «لَا تَقُومُ السَّاعَةُ حَتَّى تَقْتَتِلَ فِئَتَانِ عَظِيمَتَانِ تَكُونُ بَيْنَهُمَا مَقْتَلَةٌ عَظِيمَةٌ، دَعْوَتُهُمَا وَاحِدَةٌ، وَحَتَّى يُبْعَثَ دَجَّالُونَ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت اس وقت تک نہ قائم ہوگی جب تک دو عظیم جماعتیں جنگ نہ کریں گی۔ ان دونوں جماعتوں کے درمیان بڑی خونریزی ہوگی حالانکہ دونوں کا دعویٰ ایک ہی

كَذَّابُونَ قَرِيبٌ مِنْ ثَلاثِينَ، كُلُّهُمْ يَزْعُمُ أَنَّهُ رَسُولُ اللهِ، وَحتّى يُقْبَضَ العِلْمُ وَتَكْثُرَ الزّلازِلُ وَيَتَقارَبَ الزَّمانُ وَتَظْهَرَ الفِتَنُ وَيَكْثُرَ الهَرْجُ، وَهُوَ القَتْلُ، وَحتَّى يَكْثُرَ فِيكُمُ المَالُ فَيَفِيضَ حتَّى يُهِمَّ رَبَّ المَالِ مَنْ يَقْبَلُ صَدَقَتَهُ، وحَتَّى يَعْرِضَهُ فَيَقُولَ الَّذِي يَعْرِضُهُ عَلَيْهِ: لا أَرَبَ لِي بِهِ، وَحتّى يَتَطَاوَلَ النَّاسُ فِي البُنْيانِ، وَحتّى يَمُرَّ الرَّجُلُ بِقَبرِ الرَّجُلِ فَيَقُولُ: يا لَيْتَنِي مَكانَهُ، وَحتّى تَطْلُعَ الشَّمْسُ مِنْ مَغْرِبِهَا، فإذَا طَلَعَتْ وَرَآهَا النَّاسُ [يعني] آمَنُوا أجمعُونَ، فذلكَ حينَ ﴿لَا يَنفَعُ نَفْسًا إِيمَٰنُهَا لَمْ تَكُنْ ءَامَنَتْ مِن قَبْلُ أَوْ كَسَبَتْ فِىٓ إِيمَٰنِهَا خَيْرًا﴾ [الأنعام:١٥٨]، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ نَشَرَ الرَّجُلانِ ثَوْبَهُمَا بَيْنَهُمَا فَلا يَتَبَايَعَانِهِ وَلا يَطوِيَانِهِ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدِ انْصَرَفَ الرَّجُلُ بِلَبَنِ لِقْحَتِهِ فَلا يَطْعَمُهُ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَهُوَ يُلِيطُ حَوْضَهُ فَلا يَسْقِي فِيهِ، وَلَتَقُومَنَّ السَّاعَةُ وَقَدْ رَفَعَ أُكْلَتَهُ إِلى فِيهِ فَلا يَطْعَمُهَا». [راجع: ٨٥]

ہوگا،اور یہاں تک کہ بہت سے جھوٹے دجال بھیجے جائیں گے تقریباً تیس دجال۔ان میں سے ہرایک دعوی کرے گا کہ وہ اللہ کا رسول ہے اور یہاں تک کہ علم اٹھالیا جائے گا اور زلزلوں کی کثرت ہوگی اور زمانہ قریب ہوجائے گا اور فتنے ظاہر ہوجائیں گے اور ہرج بڑھ جائے گا اور ہرج سے مراد قتل ہے۔اور یہاں تک کہ تمہارے پاس مال کی کثرت ہوجائے گی بلکہ بہہ پڑے گا۔اور یہاں تک کہ صاحب مال کو اس کا فکر دامن گیر ہوگا کہ اس صدقہ قبول کون کرے اور یہاں تک کہ وہ پیش کرے گا لیکن جس کے سامنے وہ پیش کرے گا وہ کہے گا کہ مجھے اس کی ضرورت نہیں ہے۔اور یہاں تک کہ لوگ بڑی بڑی عمارتوں میں آپس میں فخر کریں گے ایک سے ایک بڑھ چڑھ کر عمارات بنائیں گے اور یہاں تک کہ ایک شخص دوسرے کی قبر سے گزرے گا اور کہے گا کہ کاش میں بھی اسی جگہ ہوتا اور یہاں تک کہ سورج مغرب سے نکلے گا۔پس جب وہ اس طرح طلوع ہوگا اور لوگ دیکھ لیں گے تو سب ایمان لے آئیں گے لیکن یہ وہ وقت ہوگا جب کسی ایسے شخص کو اس کا ایمان لانا فائدہ نہ پہنچائے گا جو پہلے سے ایمان نہ لایا ہو یا اس نے اپنے ایمان کے ساتھ اچھے کام نہ کئے ہوں ۔اور قیامت اچانک اس طرح قائم ہوجائے گی کہ دو آدمیوں نے اپنے درمیان کپڑا پھیلا رکھا ہوگا اور اسے ابھی بیچ نہ پائے ہوں گے نہ لپیٹ پائے ہوں گے ۔اور قیامت اس طرح برپا ہوجائے گی ا کہ ایک شخص اپنی اونٹنی کا دودھ نکال کر واپس

ہوا ہوگا کہ اسے کھا بھی نہ پایا ہوگا اور قیامت اس طرح قائم ہوجائے گی کہ وہ اپنے حوض کو درست کر رہا ہوگا اور اس میں سے پانی بھی نہ پیا ہوگا اور قیامت اس طرح قائم ہوجائے گی کہ اس نے اپنا لقمہ منہ کی طرف اٹھایا ہوگا اور ابھی اسے کھایا بھی نہ ہوگا۔"

(بخاری:7121)

13۔ دآبۃ الارض

وَاِذَا وَقَعَ الْقَوْلُ عَلَيْهِمْ اَخْرَجْنَا لَهُمْ دَآبَّةً مِّنَ الْاَرْضِ تُكَلِّمُهُمْ ۙ اَنَّ النَّاسَ كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا لَا يُوْقِنُوْنَ

"اور جب اُن پر بات آپڑے گی ہم اُن کے لیے زمین سے ایک چلنے والا جانور نکالیں گے جو اُن سے کلام کرے گا کہ یقیناً لوگ ہماری آیات پر یقین نہیں رکھتے تھے۔"

(سورة النمل:82)

[263] حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بِشْرٍ عَنْ أَبِي حَيَّانَ، عَنْ أَبِي زُرْعَةَ، عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ عَمْرٍو قَالَ: حَفِظْتُ مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ حَدِيثًا لَمْ أَنْسَهُ بَعْدُ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «إِنَّ أَوَّلَ الْآيَاتِ خُرُوجًا، طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَخُرُوجُ الدَّابَّةِ عَلَى النَّاسِ ضُحًى، وَأَيُّهُمَا مَا كَانَتْ قَبْلَ صَاحِبَتِهَا، فَالْأُخْرَىٰ عَلَىٰ إِثْرِهَا قَرِيبٌ».

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے ایک حدیث یاد کی کہ جسے میں رسول اللہ ﷺ سے سننے کے بعد بھولا نہیں ہوں۔ آپ ﷺ فرماتے تھے: "قیامت کی ابتدائی علامات میں سے سورج کا مغرب سے طلوع ہونا اور چاشت کے وقت لوگوں کے سامنے دابۃ الارض کا نکلنا۔ ان دونوں میں سے کسی کا بھی دوسری سے پہلے ظہور ہوگا تو اس کے قریب ہی زمانہ میں دوسری علامت ظاہر ہوجائے گی۔"

(مسلم :7383)

[264] عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ عَمْرٍو قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «أَوَّلُ

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا: "پہلی نشانی قیامت کی نشانیوں میں سے

الآيَاتِ خُرُوجًا، طُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا، وَخُرُوجُ الدَّابَّةِ عَلَى النَّاسِ، ضُحًى». قَالَ عَبْدُ اللهِ: فَأَيَّتُهُمَا مَا خَرَجَتْ قَبْلَ الأُخْرَىٰ، فَالأُخْرَىٰ مِنْهَا قَرِيبٌ. قَالَ عَبْدُ اللهِ: وَلَا أَظُنُّهَا إِلَّا طُلُوعَ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا.

سورج کا نکلنا ہے مغرب کی طرف سے، اور چاشت کے وقت لوگوں پر دابہ کا نکلنا۔" حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا کہ ان دونوں میں سے جو بھی پہلے نکلے دوسری اس کے قریب ہوگی۔ حضرت عبداللہ رضی اللہ عنہ نے کہا میرا خیال ہے کہ سورج مغرب سے پہلے نکلے گا۔

(ابن ماجه:4069)

[265] عَنْ أَوْسِ بْنِ خَالِدٍ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «تَخْرُجُ الدَّابَّةُ وَمَعَهَا خَاتَمُ سُلَيْمَانَ بْنِ دَاوُدَ، وَعَصَا مُوسَى بْنِ عِمْرَانَ، عَلَيْهِمَا السَّلَامُ. فَتَجْلُو وَجْهَ الْمُؤْمِنِ بِالْعَصَا. وَتَخْطِمُ أَنْفَ الْكَافِرِ بِالْخَاتَمِ، حَتَّى أَنَّ أَهْلَ الْحِوَاءِ لَيَجْتَمِعُونَ. فَيَقُولُ هٰذَا: يَا مُؤْمِنُ وَيَقُولُ هٰذَا: يَا كَافِرُ».

قَالَ أَبُو الْحَسَنِ الْقَطَّانُ: حَدَّثَنَاهُ إِبْرَاهِيمُ بْنُ يَحْيَىٰ: حَدَّثَنَا مُوسَى بْنُ إِسْمَاعِيلَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ سَلَمَةَ. فَذَكَرَ نَحْوَهُ.

وَقَالَ فِيهِ مَرَّةً. فَيَقُولُ هٰذَا: يَا مُؤْمِنُ وَهٰذَا: يَا كَافِرُ

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم ن فرمایا: "ایک دابہ (جانور) زمین سے نکلے گا اس کے ساتھ حضرت سلیمان علیہ السلام کی انگوٹھی ہوگی، اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کا عصا ہوگا۔ تو مسلمان کا منہ روشن کردے گا عصا سے اور کافر کی ناک پر نشان لگا دے گا مہر سے۔ یہاں تک کہ ایک محلّہ والے (موضع والے جن کے گھر ملے جلے رہتے ہیں) جمع ہوں گے وہ کہے گا یہ مومن ہے یہ کافر ہے۔" حضرت ابو الحسن قطان کی روایت میں یہ ہے کہ کہے گا اے مومن اور وہ کہے گا اے کافر۔

(ابن ماجه:4066)

[266] عَنْ اَبِی هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ "ثَلٰثٌ اِذَا خَرَجْنَ لَا يَنْفَعُ نَفْسًا اِيْمَانُهَا خَيْرًا طُلُوْعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا وَالدَّجَّالُ وَدَآبَّةُ الْاَرْضِ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: "تین باتیں ظاہر ہونے کے بعد کسی ایسے شخص کو ایمان لانا فائدہ نہیں دے گا جو اس سے پہلے ایمان نہیں لایا یا حالت ایمان میں کوئی نیک کام نہیں کیا۔ 1۔ سورج کا مغرب سے طلوع ہونا 2۔ دجال کا ظاہر ہونا 3۔ دآبۃ الارض کا نکلنا۔"
(مسلم:398)

14۔ پاکیزہ ہوا کا چلنا

[267] عَنْ عَيَّاشِ ابْنِ رَبِيعَةَ رضي الله عنه قَالَ :سَمِعْتُ النَّبِيَّ ﷺ يَقُوْلُ :"تَجِيْءُ رِيْحٌ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ تُقْبَضُ فِيْهَا اَرْوَاحُ كُلِّ مُؤْمِنٍ.

حضرت عیاش بن ربیعہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں میں نے نبی اکرم ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے "قیامت سے پہلے ایک ہوا چلے گی جس میں تمام مومنوں کی ارواح قبض کر لی جائیں گی۔"

(اشراط الساعة فی مسندالامام احمد)

[268] حَدَّثَنَا أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ وَأَبُو مَعْنٍ، زَيْدُ بْنُ يَزِيدَ الرَّقَاشِيُّ - وَاللَّفْظُ لِأَبِي مَعْنٍ - قَالَا: حَدَّثَنَا خَالِدُ بْنُ الْحَارِثِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْحَمِيدِ بْنُ جَعْفَرٍ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ الْعَلَاءِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «لَا يَذْهَبُ اللَّيْلُ وَالنَّهَارُ حَتَّىٰ تُعْبَدَ اللَّاتُ وَالْعُزَّىٰ» فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ! إِنْ كُنْتُ لَأَظُنُّ حِينَ أَنْزَلَ اللهُ: ﴿هُوَ ٱلَّذِىٓ أَرْسَلَ رَسُولَهُۥ بِٱلْهُدَىٰ وَدِينِ ٱلْحَقِّ لِيُظْهِرَهُۥ عَلَى ٱلدِّينِ كُلِّهِۦ وَلَوْ كَرِهَ ٱلْمُشْرِكُونَ﴾ [التوبة: ٣٣] و [الصف: ٩]. أَنَّ ذَلِكَ تَامٌّ، قَالَ: «إِنَّهُ سَيَكُونُ مِنْ ذَلِكَ مَا شَاءَ اللهُ، ثُمَّ يَبْعَثُ اللهُ رِيحًا طَيِّبَةً، فَتَوَفَّىٰ كُلَّ مَنْ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ حَبَّةٍ مِنْ خَرْدَلٍ مِنْ إِيمَانٍ، فَيَبْقَىٰ مَنْ لَا خَيْرَ فِيهِ، فَيَرْجِعُونَ إِلَىٰ دِينِ آبَائِهِمْ».

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے: "رات اور دن نہیں گزریں گے یہاں تک کہ لات اور عزیٰ کی (دوبارہ) عبادت کی جائے گی۔" میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! میرا تو یہ گمان تھا کہ جب اللہ نے یہ آیت: "وہ اللہ تعالیٰ ہی ہے جس نے اپنے رسول ﷺ کو ہدایت اور دین حق کے ساتھ بھیجا ہے تاکہ اسے پوری جنسِ دین پر غالب کردے خواہ مشرکوں کو یہ کتنا ہی ناگوار ہو" اتاری تھی تو میرا غالب گمان یہی تھا کہ آخر تک دین یوں ہی رہے گا۔ فرمایا: "جب تک اللہ تعالیٰ کو منظور ہوگا دین اسی حالت پر رہے گا۔ پھر اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا، وہ ہر اس شخص کو فوت کردے گی جس کے دل میں رائی کے دانے کے برابر بھی ایمان ہوگا۔ پھر برے لوگ رہ جائیں گے اور اپنے باپ دادا کے دین کی طرف لوٹ جائیں گے۔"

(مسلم:7299)

15۔ مکہ کی ویرانی (کعبہ کو گرادیا جائے گا)

[269] عَنْ زِيَادِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَعِيدٍ؛ سَمِعَ أَبَا هُرَيْرَةَ يَقُولُ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ: «يُخَرِّبُ الْكَعْبَةَ ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ(١) مِنَ الْحَبَشَةِ».

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''کعبہ کو حبشہ کا چھوٹی چھوٹی پنڈلیوں والا گروہ گرا دے گا۔''

(مسلم:7305)

[270] عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ يُخَرِّبُ بَيْتَ اللهِ عَزَّ وَجَلَّ».

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''دو چھوٹی چھوٹی پنڈلیوں والا حبشی گروہ اللہ رب العزت کے گھر کو گرا دے گا۔''

(مسلم:7307)

[271] عَنْ عَبْدِاللهِ ابْنِ عَمْرٍو عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: ''اُتْرُكُوا الْحَبشَةَ مَا تَرَكُوكُمْ فَإِنَّهُ لَا يَسْتَخْرُجُ كَنْزَ الْكَعْبَةِ إِلَّا ذُو السُّوَيْقَتَيْنِ مِنَ الْحَبَشَةِ.

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''(کفار) حبشہ جب تک تم سے تعرض نہ کریں تم بھی انہیں چھوڑے رہو۔ بلاشبہ کعبے کا خزانہ نکالنے والا ایک حبشی ہی ہوگا جس کی پنڈلیاں چھوٹی ہوں گی۔''

(ابو داؤد:4309)

[272] عَنْ مَيْمُونَةَ رضي الله عنها قَالَتْ: قَالَ نَبِيُّ اللهِ ﷺ لَنَا ذَاتَ يَوْمٍ ''مَا أَنْتُمْ إِذَا مَرَجَ الَّذِينَ وَسُفِكَ الدَّمُ وَظَهَرَتِ الزِّينَةُ وَشُرِّفَ الْبُنْيَانُ وَاخْتَلَفَ الْإِخْوَانُ وَحُرِّقَ الْبَيْتُ الْعَتِيقُ''.

حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا کہتی ہیں ایک روز نبی اکرم ﷺ نے فرمایا ''اس وقت تمہارا کیا حال ہوگا جب دین میں بگاڑ پیدا ہو جائے گا، خون بہایا جائے گا، زیب و زینت ظاہر ہوگی، عمارتیں اونچی بنائی جائیں گی، بھائیوں میں اختلاف پیدا ہو جائے گا اور بیت اللہ شریف کو آگ لگا دی جائے گی۔''

(طبرانی کتاب الفتن:12371)

16۔مدینہ کی ویرانی

[273] عَنْ سُفْيَانَ بْنِ أَبِي زُهَيْرٍ ﷺ أَنَّهُ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ تُفْتَحُ الْيَمَنُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يُبِسُّونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ وَتُفْتَحُ الشَّأْمُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يُبِسُّونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ وَتُفْتَحُ الْعِرَاقُ فَيَأْتِي قَوْمٌ يُبِسُّونَ فَيَتَحَمَّلُونَ بِأَهْلِيهِمْ وَمَنْ أَطَاعَهُمْ وَالْمَدِينَةُ خَيْرٌ لَهُمْ لَوْ كَانُوا يَعْلَمُونَ

حضرت سفیان ابوزہیر رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا: ''یمن فتح ہوگا اور وہاں سے کچھ لوگ سواری کے جانور لائیں گے اور اپنے اہل وعیال نیز جو جوان کی بات مان لیں گے انہیں بٹھا کر اپنے ساتھ یمن لے جائیں گے۔ حالانکہ اگر وہ سمجھتے تو مدینہ میں رہنا ان کے لیے بہتر ہوتا۔ شام فتح ہوگا اور وہاں سے لوگ سواریاں لے کر آئیں گے اور اپنے اہل وعیال کے علاوہ جو جوان کی بات مان لیں گے ان ان پر بٹھا کر اپنے ساتھ شام لے جائیں گے حالانکہ مدینہ میں رہائش ان کے لیے خیر کا باعث ہوتی اگر وہ سمجھتے ۔اور جب عراق فتح ہوگا تو لوگ وہاں سے سواریاں لے کر آئیں گے اور اپنے اہل وعیال کے ساتھ ان لوگوں کو بھی لے جائیں گے جو ان کی بات مانیں گے حالانکہ اگر وہ سمجھتے تو مدینہ میں رہائش اختیار کرنا ان کے حق میں بہتر ہوتا۔''

(بخاری :1875)

[274] عَنْ أَبُو هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ تَتْرُكُونَ الْمَدِينَةَ عَلَى خَيْرِ مَا كَانَتْ لَا يَغْشَاهَا إِلَّا الْعَوَافِ يُرِيدُ عَوَافِيَ السِّبَاعِ وَالطَّيْرِ وَآخِرُ مَنْ يُحْشَرُ رَاعِيَانِ مِنْ مُزَيْنَةَ يُرِيدَانِ الْمَدِينَةَ يَنْعِقَانِ بِغَنَمِهِمَا فَيَجِدَانِهِمَا وَحُوشًا حَتَّى إِذَا بَلَغَا ثَنِيَّةَ الْوَدَاعِ خَرَّا عَلَى وُجُوهِهِمَا.

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو فرماتے ہوئے سنا ہے: ''تم لوگ مدینہ کو خیر اور بھلائی پر چھوڑ جاؤ گے پھر وہاں وحشی جانور، درندے اور چرندے بسنے لگیں گے ۔قبیلہ مزینہ کے دو چرواہے مدینہ منورہ اپنی بکریاں لینے آئیں گے تو وہاں سب کے سب وحشی جانور ہی پائیں گے۔ جب ثنیۃ الوداع کی گھاٹی میں پہنچیں

گے تو منہ کے بل گر پڑیں گے۔"

(بخاری:1874)

17۔ملک حجاز سے آگ کا نکلنا

[275]

وَقالَ أنَسٌ: قالَ النَّبِيُّ ﷺ: «أوَّلُ أشْرَاطِ السَّاعَةِ نَارٌ تَحْشُرُ النَّاسَ مِنَ المَشْرِقِ إلَى المَغْرِبِ».

حضرت انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: "قیامت کی پہلی علامتوں میں سے ایک آگ ہے جو لوگوں کو پورب سے پچھم کی طرف ہانک کر لے جائے گی۔"

[276] حدَّثَنا أبُو اليَمانِ: أخْبرَنا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، قال سَعِيد بْن المُسَيَّبِ: أخْبرَني أبُو هُرَيْرَةَ: أنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قالَ: «لا تَقُومُ السَّاعَةُ حتّى تَخْرُجَ نارٌ مِنْ أرْضِ الحِجَازِ تُضِيءُ أعْناقَ الإبِلِ بِبُصْرَى».

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "قیامت قائم نہ ہوگی یہاں تک کہ سرزمین حجاز سے ایک آگ نکلے گی اور بصرہ میں اونٹوں کی گردنوں کو روشن کردے گی۔"

(بخاری:7118)

[277] عَنْ سَالِمِ ابْنِ عَبْدِ اللهِ [بْنِ عُمَرَ]، عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «سَتَخْرُجُ نَارٌ مِنْ حَضْرَمَوْتَ أَوْ مِنْ نَحْوِ بَحْرِ حَضْرَمَوْتَ قَبْلَ يَوْمِ القِيَامَةِ تَحْشُرُ النَّاسَ». قَالُوا: يَا رَسُولَ اللهِ! فَمَا تَأْمُرُنَا؟ قَالَ: «عَلَيْكُمْ بِالشَّامِ».

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اللہ کے رسول (اس دوران) آپ کا ہمیں کیا حکم ہے۔ فرمایا: "تم شام کے علاقہ کو لازم پکڑو۔"

(ترمذی:2217)

[278] حَـدَّثَـنَـا عُبَيْـدُ اللهِ بْـنُ مُـعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَـدَّثَـنَـا أَبِـى: حَـدَّثَـنَـا شُـعْبَةُ عَـنْ فُرَاتٍ الْقَزَّازِ، عَنْ اَبِى الـطُّـفَيْـلِ، عَـنْ اَبِـى سَـرِيْـحَةَ حُـذَيْفَةَ ابْنِ اَسِيْدٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ ﷺ فِـى غُـرْفَةٍ وَنَـحْنُ اَسْفَلَ مِنْهُ، فَاطَّلَعَ اِلَيْنَا فَقَالَ

حضرت ابوسریحہ حذیفہ بن اسید رضی اللہ عنہ سے روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک کمرہ میں تھے اور ہم آپ ﷺ سے نیچے تھے پس آپ ﷺ ہماری طرف تشریف لائے تو فرمایا تم کس چیز کا ذکر کر رہے ہو؟ ہم نے عرض کیا قیامت کا۔

:"مَا تَذْكُرُونَ ؟"قُلْنَا :السَّاعَةَ ، قَالَ :إِنَّ السَّاعَةَ لَا تَكُونُ حَتَّى تَكُونَ عَشْرُ آيَاتٍ :خَسْفٌ بِالْمَشْرِقِ وَخَسْفٌ بِالْمَغْرِبِ ، وَخَسْفٌ فِي جَزِيرَةِ الْعَرَبِ ، وَالدُّخَانُ ، وَالدَّجَّالُ ، وَدَابَّةُ الْأَرْضِ ، وَيَاجُوجَ وَمَاجُوجَ ، وَطُلُوعُ الشَّمْسِ مِنْ مَغْرِبِهَا ، وَنَارٌ تَخْرُجُ مِنْ قَعْرِ عَدَنٍ تَرْحَلُ النَّاسَ.

آپ ﷺ نے فرمایا: ''قیامت اس وقت تک نہ آئے گی جب تک دس علامات پوری نہ ہوجائیں گی۔مشرق میں دھنسنا اور مغرب میں (زمین کا) دھنسنا اور ایک دھنسنا جزیرۃ العرب میں ہوگا اوردھواں، دجال، دابۃ الارض، یاجوج ماجوج ، سورج کا مغرب سے طلوع ہونا اور آگ جو عدن کے کنارے سے نکلے گی جو لوگوں کو ہانک کرلے جائے گی۔'' دوسری سند ذکر کی ہے اس سے یہ حدیث اس طرح مروی ہے لیکن اس میں نبی کریم ﷺ کا ذکر نہیں اور ان میں سے ایک نے دسویں علامت کے بارے میں کہا کہ وہ عیسیٰ ابن مریم رضی اللہ عنہا کا نزول ہے اور دوسرے نے کہا وہ آندھی ہے جو لوگوں کو سمندر میں ڈال دے گی۔''

(مسلم:7286)

علاماتِ قیامت.....واقعاتی ترتیب

[279] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ بَشَّارٍ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ: حَدَّثَنَا الْعَوَّامُ بْنُ حَوْشَبٍ: حَدَّثَنِي جَبَلَةُ بْنُ سُحَيْمٍ عَنْ مُؤْثِرِ بْنِ عَفَازَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ مَسْعُودٍ قَالَ: لَمَّا كَانَ لَيْلَةَ أُسْرِيَ بِرَسُولِ اللهِ ﷺ، لَقِيَ إِبْرَاهِيمَ وَمُوسٰى وَعِيسٰى. فَتَذَاكَرُوا السَّاعَةَ. فَبَدَأُوا بِإِبْرَاهِيمَ. فَسَأَلُوهُ عَنْهَا. فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ مِنْهَا عِلْمٌ. ثُمَّ سَأَلُوا مُوسٰى. فَلَمْ يَكُنْ عِنْدَهُ مِنْهَا عِلْمٌ. فَرُدَّ الْحَدِيثُ إِلَى عِيسَى ابْنِ مَرْيَمَ. فَقَالَ: قَدْ عُهِدَ إِلَيَّ فِيمَا دُونَ وَجْبَتِهَا. فَأَمَّا وَجْبَتُهَا فَلَا يَعْلَمُهَا

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے جس شب کو آنحضرت ﷺ کو معراج ہوا آپ ﷺ نے ملاقات کی حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے ان سب نے قیامت کا ذکر کیا تو حضرت ابراہیم علیہ السلام سے سب نے پوچھا (یہ جان کر کہ وہ سب میں بزرگ ہیں ان کو ضرور علم ہوگا)۔لیکن ان کو کچھ علم نہ تھا قیامت کا۔پھر سب نے حضرت موسیٰ سے پوچھا ان کو بھی علم نہ تھا آخر حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے پوچھا انہوں نے کہا مجھ سے وعدہ ہوا ہے قیامت سے کچھ پہلے کا (یعنی قیامت کے قریب دنیا

إِلَّا اللهُ. فَذَكَرَ خُرُوجَ الدَّجَّالِ. قَالَ: فَأَنْزِلُ فَأَقْتُلُهُ. فَيَرْجِعُ النَّاسُ إِلَى بِلَادِهِمْ. فَيَسْتَقْبِلُهُمْ يَأْجُوجُ وَمَأْجُوجُ وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ. فَلَا يَمُرُّونَ بِمَاءٍ إِلَّا شَرِبُوهُ. وَلَا بِشَيْءٍ إِلَّا أَفْسَدُوهُ. فَيَجْأَرُونَ إِلَى اللهِ. فَأَدْعُو اللهَ أَنْ يُمِيتَهُمْ. فَتَنْتُنُ الأَرْضُ مِنْ رِيحِهِمْ. فَيَجْأَرُونَ إِلَى اللهِ. فَأَدْعُو اللهَ. فَيُرْسِلُ السَّمَاءَ بِالْمَاءِ. فَيَحْمِلُهُمْ فَيُلْقِيهِمْ فِي الْبَحْرِ. ثُمَّ تُنْسَفُ الْجِبَالُ وَتُمَدُّ الأَرْضُ مَدَّ الأَدِيمِ. فَعُهِدَ إِلَيَّ: مَتَىٰ كَانَ ذٰلِكَ، كَانَتِ السَّاعَةُ مِنَ النَّاسِ. كَالْحَامِلِ الَّتِي لَا يَدْرِي أَهْلُهَا مَتَىٰ تَفْجَؤُهُمْ بِوِلَادِهَا.

قَالَ الْعَوَّامُ: وَوُجِدَ تَصْدِيقُ ذٰلِكَ فِي كِتَابِ اللهِ تَعَالَى: ﴿حَتَّىٰٓ إِذَا فُتِحَتۡ يَأۡجُوجُ وَمَأۡجُوجُ وَهُم مِّن كُلِّ حَدَبٖ يَنسِلُونَ﴾. [الأنبياء: ٩٦]

میں جانے کا) لیکن قیامت کا ٹھیک وقت وہ تو کوئی نہیں جانتا سوا اللہ تعالی کے۔ پھر بیان کیا انہوں نے دجال کے نکلنے کا حال اور کہا میں اتروں گا اور اس کو قتل کروں گا پھر لوگ اپنے اپنے ملکوں کو لوٹ جائیں گے اتنے میں یاجوج اور ماجوج ان کے سامنے آئیں گے اور ہر بلندی سے وہ چڑھ دوڑیں گے جس پانی پر وہ گزریں گے اس کو پی ڈالیں گے اور ہر ایک چیز کو خراب کر دیں گے آخر لوگ اللہ تعالیٰ سے گڑگڑائیں گے عاجزی سے (ان کو دفع کرنے کے لئے میں دعا مانگوں گا کہ اللہ ان کو مار ڈالے (وہ مر جائیں گے) اور زمین بدبودار ہو جائے گی ان کے پاس پھر لوگ گڑا گڑائیں گے اللہ کی درگاہ میں، میں اللہ سے دعا کروں گا تو وہ پانی بھیجے گا جو ان کی لاشیں اٹھا کر سمندر میں بہا لے جائے گا۔ (یہ حدیث کے خلاف ہے جس میں یہ مذکور ہے کہ اونٹ کے برابر پرندے آئیں گے اور ان کی لاشیں اٹھا لے جائیں گے اور ممکن ہے تطبیق اس طرح سے کہ پہلے پرندا آئیں گے کچھ لاشیں وہ لے جائیں گے لیکن باقی لاشیں اور ان کی رطوبت اور گندگی اس سب کے صاف کرنے کے لئے پانی کا حکم ہوگا) پھر پہاڑ اکھیڑ ڈالے جائیں گے اور زمین کھینچی جائے گی اور صاف ہموار اس میں پہاڑ اور ٹیلے اور سمندر گڑھے وغیرہ نہیں رہیں گے۔ پھر مجھ سے کہا گیا جب یہ باتیں ظاہر ہوں تو قیامت لوگوں سے ایسی قریب ہوگی جیسے عورت کا حاملہ کا (جس کے دن پورے ہو گئے ہوں) جننا اس

کے گھر والے نہیں جانتے کس وقت ناگہاں وہ جنتی ہے تو تیاری سب کر رکھتی ہیں اور ہر وقت زچگی کے منتظر رہتے ہیں ۔عوام بن حوشب نے کہا اس واقعہ کی تصدیق اللہ کی کتاب میں موجود ہے: حتیٰ اذا فتحت یاجوج وماجوج وہم من کل حدب ینسلون یعنی جب کھل جائیں گے یاجوج اور ماجوج اور وہ ہر بلندی سے چڑھ دوڑیں گے۔

(ابن ماجه:4081)

[280] حَدَّثَنَا عَبْدُ بْنُ حُمَيْدٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّزَّاقِ: أَخْبَرَنَا مَعْمَرٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ، عَنْ سَالِمٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «تُقَاتِلُكُم الْيَهُودُ فَتُسَلَّطُونَ عَلَيْهِمْ حَتَّى يَقُولَ الْحَجَرُ يَا مُسْلِمُ! هٰذَا يَهُودِيٌّ وَرَائِي فَاقْتُلْهُ» [قَالَ]: هٰذَا حَدِيثٌ [حَسَنٌ] صَحِيحٌ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”تم سے یہود جنگ کریں گے تم ان پر غالب آجاؤ گے حتیٰ کہ پتھر بھی کہے گا: اے مسلمان یہ یہودی ہے میرے پیچھے چھپا ہوا ہے اس کو قتل کر دے۔“

(ترمذی:2236)

[281] حَدَّثَنِي أَبُو خَيْثَمَةَ زُهَيْرُ بْنُ حَرْبٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ: حَدَّثَنِي يَحْيَى بْنُ جَابِرٍ الطَّائِيُّ قَاضِي حِمْصَ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ جُبَيْرٍ عَنْ أَبِيهِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ الْحَضْرَمِيِّ؛ أَنَّهُ سَمِعَ النَّوَّاسَ بْنَ سَمْعَانَ الْكِلَابِيَّ؛ ح: وَحَدَّثَنِي مُحَمَّدُ بْنُ مِهْرَانَ الرَّازِيُّ- وَاللَّفْظُ لَهُ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيدَ بْنِ جَابِرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ جَابِرٍ الطَّائِيِّ، عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنْ أَبِيهِ جُبَيْرِ بْنِ نُفَيْرٍ، عَنِ النَّوَّاسِ بْنِ سَمْعَانَ قَالَ: ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ الدَّجَّالَ ذَاتَ

حضرت نواس بن سمعان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک صبح رسول اللہ ﷺ نے دجال کا ذکر کیا تو آپ ﷺ نے کبھی تحقیر کی اور کبھی بڑا کر کے بیان فرمایا۔ یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ وہ کھجوروں کے ایک جھنڈ میں ہے۔ پس جب ہم شام کو آپ ﷺ کے پاس حاضر ہوئے تو آپ ﷺ نے ہم سے اس بارے میں معلوم کر لیا تو فرمایا: تمہارا کیا حال ہے ؟ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! آپ ﷺ نے صبح دجال کا ذکر کیا اور اس میں آپ ﷺ نے کبھی تحقیر کی اور کبھی اس فتنہ کو بڑا کر کے بیان کیا، یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ وہ کھجوروں کے ایک جھنڈ میں ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا:

غَدَاةٍ، فَخَفَّضَ فِيهِ وَرَفَّعَ، حَتَّىٰ ظَنَنَّاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ، فَلَمَّا رُحْنَا إِلَيْهِ عَرَفَ ذٰلِكَ فِينَا، فَقَالَ: «مَا شَأْنُكُمْ؟» قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ! ذَكَرْتَ الدَّجَّالَ غَداةً فَخَفَّضْتَ فِيهِ وَرَفَّعْتَ، حَتَّىٰ ظَنَنَّاهُ فِي طَائِفَةِ النَّخْلِ، فَقَالَ: «غَيْرُ الدَّجَّالِ أَخْوَفُنِي عَلَيْكُمْ، إِنْ يَخْرُجْ، وَأَنَا فِيكُمْ، فَأَنَا حَجِيجُهُ دُونَكُمْ، وَإِنْ يَخْرُجْ، وَلَسْتُ فِيكُمْ، فَامْرُؤٌ حَجِيجُ نَفْسِهِ، وَاللهُ! خَلِيفَتِي عَلَىٰ كُلِّ مُسْلِمٍ، إِنَّهُ شَابٌّ قَطَطٌ، عَيْنُهُ طَافِئَةٌ، كَأَنِّي أُشَبِّهُهُ بِعَبْدِ الْعُزَّى بْنِ قَطَنٍ، فَمَنْ أَدْرَكَهُ[1] مِنْكُمْ فَلْيَقْرَأْ عَلَيْهِ فَوَاتِحَ سُورَةِ الْكَهْفِ، إِنَّهُ خَارِجٌ خَلَّةً[2] بَيْنَ الشَّأْمِ وَالْعِرَاقِ، فَعَاثَ يَمِينًا وَعَاثَ شِمَالًا، يَا عِبَادَ اللهِ! فَاثْبُتُوا». قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ! وَمَا لَبْثُهُ فِي الْأَرْضِ؟ قَالَ: «أَرْبَعُونَ يَوْمًا، يَوْمٌ كَسَنَةٍ، وَيَوْمٌ كَشَهْرٍ، وَيَوْمٌ كَجُمُعَةٍ، وَسَائِرُ أَيَّامِهِ كَأَيَّامِكُمْ» قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ! فَذَلِكَ الْيَوْمُ الَّذِي كَسَنَةٍ، أَتَكْفِينَا فِيهِ صَلَاةُ يَوْمٍ؟ قَالَ: «لَا، اقْدُرُوا لَهُ قَدْرَهُ» قُلْنَا: يَا رَسُولَ اللهِ! وَمَا إِسْرَاعُهُ فِي الْأَرْضِ؟ قَالَ: «كَالْغَيْثِ اسْتَدْبَرَتْهُ الرِّيحُ، فَيَأْتِي عَلَىٰ الْقَوْمِ فَيَدْعُوهُمْ، فَيُؤْمِنُونَ بِهِ وَيَسْتَجِيبُونَ لَهُ، فَيَأْمُرُ السَّمَاءَ فَتُمْطِرُ، وَالْأَرْضَ فَتُنْبِتُ، فَتَرُوحُ عَلَيْهِمْ سَارِحَتُهُمْ، أَطْوَلَ مَا كَانَتْ ذُرًى، وَأَسْبَغَهُ ضُرُوعًا، وَأَمَدَّهُ خَوَاصِرَ، ثُمَّ يَأْتِي الْقَوْمَ، فَيَدْعُوهُمْ فَيَرُدُّونَ عَلَيْهِ قَوْلَهُ، فَيَنْصَرِفُ عَنْهُمْ، فَيُصْبِحُونَ مُمْحِلِينَ، لَيْسَ بِأَيْدِيهِمْ شَيْءٌ مِنْ أَمْوَالِهِمْ، وَيَمُرُّ بِالْخَرِبَةِ فَيَقُولُ لَهَا: أَخْرِجِي

میں تمہارے بارے میں دجال کے علاوہ دوسرے فتنوں کا زیادہ خوف کرتا ہوں۔ اگر وہ میری موجودگی میں ظاہر ہو گیا تو میں تمہارے بجائے میں اس کا مقابلہ کروں گا اور اگر میری غیر موجودگی میں ظاہر ہوا تو ہر شخص خود اس سے مقابلہ کرنے والا ہوگا اور اللہ ہر مسلمان پر میرا خلیفہ اور نگہبان ہوگا۔ بے شک (دجال) نوجوان، گھنگریالے بالوں والا اور پھولی ہوئی آنکھ والا ہوگا۔ گویا کہ میں اسے عبدالعزیٰ بن قطن کے ساتھ تشبیہ دیتا ہوں۔ پس تم میں سے جو کوئی اسے پالے تو چاہیے کہ اس پر سورۃ کہف کی ابتدائی آیات کی تلاوت کرے۔ بے شک اس کا خروج شام اور عراق کے درمیان سے ہوگا۔ پھر وہ اپنے دائیں اور بائیں جانب فساد برپا کرے گا۔ اے اللہ کے بندو! ثابت قدم رہنا۔ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! وہ زمین میں کتنا عرصہ رہے گا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: چالیس دن اور ایک دن سال کے برابر اور ایک دن مہینہ کے برابر اور ایک دن ہفتہ کے برابر ہوگا اور باقی ایام تمہارے عام دنوں کے برابر ہوں گے۔ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! وہ دن جو سال کے برابر ہوگا کیا اس میں ہمارے لیے ایک دن کی نمازیں پڑھنا کافی ہوگا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: نہیں بلکہ تم ایک سال کی نمازوں کا اندازہ کر لینا۔ ہم نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول! اس کی زمین میں چلنے کی تیزی کیا ہوگی؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس بارش کی طرح جسے ہوا دھکیل رہی ہو۔ پس وہ ایک قوم کے

كُنُوزَكِ، فَتَتْبَعُهُ كُنُوزُهَا كَيَعَاسِيبِ[٣] النَّحْلِ، ثُمَّ يَدْعُو رَجُلًا مُمْتَلِئًا شَبَابًا، فَيَضْرِبُهُ بِالسَّيْفِ فَيَقْطَعُهُ جِزْلَتَيْنِ رَمْيَةَ الْغَرَضِ، ثُمَّ يَدْعُوهُ فَيُقْبِلُ وَيَتَهَلَّلُ وَجْهُهُ، وَيَضْحَكُ، فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللهُ الْمَسِيحَ ابْنَ مَرْيَمَ - عَلَيْهِ السَّلَامُ - فَيَنْزِلُ عِنْدَ الْمَنَارَةِ الْبَيْضَاءِ شَرْقِيَّ دِمَشْقَ، بَيْنَ مَهْرُوذَتَيْنِ، وَاضِعًا كَفَّيْهِ عَلَىٰ أَجْنِحَةِ مَلَكَيْنِ، إِذَا طَأْطَأَ رَأْسَهُ قَطَرَ، وَإِذَا رَفَعَهُ تَحَدَّرَ مِنْهُ جُمَانٌ كَاللُّؤْلُؤِ، فَلَا يَحِلُّ لِكَافِرٍ يَجِدُ رِيحَ نَفَسِهِ إِلَّا مَاتَ، وَنَفَسُهُ يَنْتَهِي حَيْثُ يَنْتَهِي طَرْفُهُ، فَيَطْلُبُهُ حَتَّىٰ يُدْرِكَهُ بِبَابِ لُدٍّ، فَيَقْتُلُهُ، ثُمَّ يَأْتِي عِيسَىٰ [ابْنَ مَرْيَمَ] قَوْمٌ قَدْ عَصَمَهُمُ اللهُ مِنْهُ، فَيَمْسَحُ عَنْ وُجُوهِهِمْ وَيُحَدِّثُهُمْ بِدَرَجَاتِهِمْ فِي الْجَنَّةِ، فَبَيْنَمَا هُوَ كَذَلِكَ إِذْ أَوْحَى اللهُ إِلَىٰ عِيسَىٰ - عَلَيْهِ السَّلَامُ -: إِنِّي قَدْ أَخْرَجْتُ عِبَادًا لِي، لَا يَدَانِ لِأَحَدٍ بِقِتَالِهِمْ، فَحَرِّزْ عِبَادِي إِلَى الطُّورِ، وَيَبْعَثُ اللهُ يَأْجُوجَ وَمَأْجُوجَ، وَهُمْ مِنْ كُلِّ حَدَبٍ يَنْسِلُونَ، فَيَمُرُّ أَوَائِلُهُمْ عَلَىٰ بُحَيْرَةِ طَبَرِيَّةَ، فَيَشْرَبُونَ مَا فِيهَا، وَيَمُرُّ آخِرُهُمْ فَيَقُولُونَ: لَقَدْ كَانَ بِهَذِهِ، مَرَّةً، مَاءٌ، وَيُحْصَرُ نَبِيُّ اللهِ عِيسَىٰ وَأَصْحَابُهُ، حَتَّىٰ يَكُونَ رَأْسُ الثَّوْرِ لِأَحَدِهِمْ خَيْرًا مِنْ مِائَةِ دِينَارٍ لِأَحَدِكُمُ الْيَوْمَ، فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللهِ عِيسَىٰ وَأَصْحَابُهُ، فَيُرْسِلُ [اللهُ] عَلَيْهِمُ النَّغَفَ فِي رِقَابِهِمْ، فَيُصْبِحُونَ فَرْسَىٰ كَمَوْتِ نَفْسٍ وَاحِدَةٍ، ثُمَّ يَهْبِطُ نَبِيُّ اللهِ عِيسَىٰ عَلَيْهِ السَّلَامُ وَأَصْحَابُهُ إِلَى الْأَرْضِ، فَلَا يَجِدُونَ فِي الْأَرْضِ مَوْضِعَ شِبْرٍ إِلَّا مَلَأَهُ زَهَمُهُمْ وَنَتْنُهُمْ، فَيَرْغَبُ نَبِيُّ اللهِ

پاس آئے گا اور انہیں دعوت دے تو وہ اس پر ایمان لے آئیں گے اور اس کی دعوت قبول کرلیں گے۔ پھر وہ آسمان کو حکم دے گا تو وہ بارش برسائے گا اور زمین سبزا اُگائے گی اور اسے چرنے والے جانور شام کے وقت آئیں گے تو ان کے کوہان پہلے سے لمبے، تھن بڑے اور کوکھیں تنی ہوں گی۔ پھر وہ ایک اور قوم کے پاس جائے گا اور انہیں دعوت دے گا۔ وہ اس کے قول کو رد کردیں گے تو وہ ان سے واپس لوٹ آئے گا۔ پس وہ قحط زدہ ہوجائیں گے کہ ان کے پاس دن کے مالوں میں سے درجات بتائیں گے۔ پس اسی دوران حضرت عیسیٰ علیہ السلام پر اللہ رب العزت وحی نازل فرمائیں گے کہ تحقیق! میں نے اپنے ایسے بندوں کو نکالا ہے کہ کسی کو ان کے ساتھ لڑنے کی طاقت نہیں پس آپ میرے بندوں کو حفاظت کے لیے طور کی طرف لے جائیں اور اللہ تعالیٰ یاجوج ماجوج کو بھیجے گا اور وہ ہر اُنچائی سے نکل پڑیں گے۔ ان کی اگلی جماعتیں بحیرہ طبریہ پر سے گزریں گی اور اس کا سارا پانی پی جائیں گے اور ان کی آخری جماعتیں گزریں گی تو کہیں گی کہ اس جگہ کسی وقت پانی موجود تھا اللہ کے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی محصور ہو جائیں گے، یہاں تک کہ ان میں کسی ایک کے لیے بیل کی سری بھی تم میں سے کسی ایک کے لیے آج کل کے سو دینار سے افضل و بہتر ہوگی۔ پھر اللہ کے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور ان کے ساتھی اللہ سے دُعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ یاجوج و ماجوج کی گردنوں میں ایک کیڑا پیدا کرے گا۔ وہ ایک جان

عِيسَىٰ - عَلَيْهِ السَّلَامُ - وَأَصْحَابُهُ إِلَىٰ اللهِ، فَيُرْسِلُ اللهُ طَيْرًا كَأَعْنَاقِ الْبُخْتِ، فَتَحْمِلُهُمْ فَتَطْرَحُهُمْ حَيْثُ شَاءَ اللهُ، ثُمَّ يُرْسِلُ اللهُ مَطَرًا لَا يَكُنُّ مِنْهُ بَيْتُ مَدَرٍ وَلَا وَبَرٍ، فَيَغْسِلُ الْأَرْضَ حَتَّىٰ يَتْرُكَهَا كَالزَّلَفَةِ، ثُمَّ يُقَالُ لِلْأَرْضِ: أَنْبِتِي ثَمَرَتَكِ، وَرُدِّي بَرَكَتَكِ، فَيَوْمَئِذٍ تَأْكُلُ الْعِصَابَةُ مِنَ الرُّمَّانَةِ، وَيَسْتَظِلُّونَ بِقِحْفِهَا، وَيُبَارَكُ فِي الرِّسْلِ، حَتَّىٰ أَنَّ اللِّقْحَةَ مِنَ الإِبِلِ لَتَكْفِي الْفِئَامَ مِنَ النَّاسِ، وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْبَقَرِ لَتَكْفِي الْقَبِيلَةَ مِنَ النَّاسِ، وَاللِّقْحَةَ مِنَ الْغَنَمِ لَتَكْفِي الْفَخِذَ مِنَ النَّاسِ، فَبَيْنَمَا هُمْ كَذَلِكَ إِذْ بَعَثَ اللهُ رِيحًا طَيِّبَةً، فَتَأْخُذُهُمْ تَحْتَ آبَاطِهِمْ، فَتَقْبِضُ رُوحَ كُلِّ مُؤْمِنٍ وَكُلِّ مُسْلِمٍ، وَيَبْقَىٰ شِرَارُ النَّاسِ، يَتَهَارَجُونَ فِيهَا تَهَارُجَ الْحُمُرِ، فَعَلَيْهِمْ تَقُومُ السَّاعَةُ».

کی موت کی طرح سب کے سب ایک لخت مرجائیں گے۔ پھر اللہ کے نبی عیسی علیہ السلام اوران کے ساتھی زمین کی طرف اُتریں گے تو زمین میں ایک بالشت کی جگہ بھی یاجوج ماجوج کی علامات اور بدبو سے انہیں خالی نہ ملے گی۔ پھر اللہ کے نبی حضرت عیسیٰ علیہ السلام اوران کے ساتھی دُعا کریں گے تو اللہ تعالیٰ اونٹوں کی گردنوں کے برابر پرندے بھیجیں گے جو انہیں اٹھا کر لے جائیں گے اور جہاں اللہ چاہے وہ انہیں پھینک دیں گے پھر اللہ تعالیٰ بارش بھیجے گا جس سے ہر مکان خواہ وہ مٹی کا ہو یا بالوں کا، آئینہ کی طرف صاف ہوجائے گا اور زمین مثل باغ یا حوض کے دُھل جائے گی۔ پھر زمین سے کہا جائے گا: اپنے پھل کو اُگا دے اور اپنی برکت کو لوٹا دے۔ پس ان دنوں ایسی برکت ہوگی کہ ایک انار کو ایک پوری جماعت کھائے گی اور اس کے چھلکے میں سایہ حاصل کرے گی، اور دودھ میں اتنی برکت دی جائے گی کہ ایک دودھ دینے والی گائے قبیلہ کے لوگوں کے لیے کافی ہوجائے گی، اور ایک دودھ دینے والی اونٹنی ایک بڑی جماعت کے لیے کافی ہوگی ،اور ایک دودھ دینے والی بکری پورے گھرانے کے لیے کفایت کرجائے گی۔ اسی دوران اللہ تعالیٰ ایک پاکیزہ ہوا بھیجے گا جو لوگوں کی بغلوں کے نیچے تک پہنچ جائے گی۔ پھر ہر مسلمان اور ہر مومن کی روح قبض کرلی جائے گی اور بدلوگ باقی رہ جائیں گے۔ جو گدھوں کی طرح کھلے بندوں جماع کریں گے۔ پس انہیں پر قیامت قائم ہوگی۔ (مسلم :7373)

[282] حَدَّثَنَا عُبَيْدُ اللهِ بْنُ مُعَاذٍ الْعَنْبَرِيُّ: حَدَّثَنَا أَبِي: حَدَّثَنَا شُعْبَةُ عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ سَالِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ يَعْقُوبَ بْنَ عَاصِمِ بْنِ عُرْوَةَ بْنِ مَسْعُودٍ الثَّقَفِيَّ يَقُولُ: سَمِعْتُ عَبْدَ اللهِ بْنَ عَمْرٍو، وَجَاءَهُ رَجُلٌ، فَقَالَ: مَا هَٰذَا الْحَدِيثُ الَّذِي تُحَدِّثُ بِهِ؟ تَقُولُ: إِنَّ السَّاعَةَ تَقُومُ إِلَىٰ كَذَا وَكَذَا، فَقَالَ: سُبْحَانَ اللهِ!- أَوْ - لَا إِلَٰهَ إِلَّا اللهُ - أَوْ - كَلِمَةً نَحْوَهُمَا، لَقَدْ هَمَمْتُ أَنْ لَا أُحَدِّثَ أَحَدًا شَيْئًا أَبَدًا، إِنَّمَا قُلْتُ: إِنَّكُمْ سَتَرَوْنَ بَعْدَ قَلِيلٍ أَمْرًا عَظِيمًا، يُحَرَّقُ الْبَيْتُ، وَيَكُونُ، وَيَكُونُ، ثُمَّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَخْرُجُ الدَّجَّالُ فِي أُمَّتِي فَيَمْكُثُ أَرْبَعِينَ لَا أَدْرِي: أَرْبَعِينَ يَوْمًا، أَوْ أَرْبَعِينَ شَهْرًا، أَوْ أَرْبَعِينَ عَامًا، فَيَبْعَثُ اللهُ[1] عِيسَى ابْنَ مَرْيَمَ كَأَنَّهُ عُرْوَةُ بْنُ مَسْعُودٍ، فَيَطْلُبُهُ فَيُهْلِكُهُ ثُمَّ يَمْكُثُ النَّاسُ سَبْعَ سِنِينَ، لَيْسَ بَيْنَ اثْنَيْنِ عَدَاوَةٌ، ثُمَّ يُرْسِلُ اللهُ رِيحًا بَارِدَةً مِنْ قِبَلِ الشَّأْمِ، فَلَا يَبْقَىٰ عَلَىٰ وَجْهِ الْأَرْضِ أَحَدٌ فِي قَلْبِهِ مِثْقَالُ ذَرَّةٍ مِنْ خَيْرٍ أَوْ إِيمَانٍ إِلَّا قَبَضَتْهُ، حَتَّىٰ لَوْ أَنَّ أَحَدَكُمْ دَخَلَ فِي كَبِدِ جَبَلٍ لَدَخَلَتْهُ عَلَيْهِ، حَتَّىٰ تَقْبِضَهُ».- قَالَ -: سَمِعْتُهَا مِنْ رَسُولِ اللهِ ﷺ قَالَ: «فَيَبْقَىٰ شِرَارُ النَّاسِ فِي خِفَّةِ الطَّيْرِ وَأَحْلَامِ السِّبَاعِ، لَا يَعْرِفُونَ مَعْرُوفًا وَلَا يُنْكِرُونَ مُنْكَرًا، فَيَتَمَثَّلُ لَهُمُ الشَّيْطَانُ فَيَقُولُ: أَلَا تَسْتَجِيبُونَ؟ فَيَقُولُونَ: فَمَا تَأْمُرُنَا؟ فَيَأْمُرُهُمْ بِعِبَادَةِ الْأَوْثَانِ، وَهُمْ فِي ذَٰلِكَ دَارٌّ رِزْقُهُمْ، حَسَنٌ

حضرت یعقوب بن عاصم بن عروہ بن مسعود ثقفی رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ میں نے حضرت عبداللہ بن عمرو سے سنا اور ان کے پاس ایک آدمی نے عرض کیا: یہ حدیث کیسے ہے جسے آپ روایت کرتے ہیں کہ قیامت اِس اِس طرح قائم ہوگی۔ انہوں نے کہا: سبحان اللہ یا لا اِلٰہ الا اللہ یا اسی طرح کا کوئی اور کلمہ کہا کہ میں نے پختہ ارادہ کر لیا تھا کہ میں کسی سے بھی کبھی کوئی حدیث روایت نہ کروں گا۔ میں نے تو یہ کہا تھا: عنقریب تھوڑی ہی مدت کے بعد ایک بڑا حادثہ دیکھو گے۔ جو گھر کو جلا دے گا اور جو ہونا ہے وہ ضرور ہوگا۔ پھر کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: دجال میری اُمت میں خروج کرے گا اور ان میں چالیس ٹھہرے گا اور میں نہیں جانتا کہ چالیس دن یا چالیس مہینے یا چالیس سال۔ پھر اللہ تعالیٰ حضرت عیسیٰ ابن مریم علیہ السلام کو بھیجے گا۔ گویا کہ وہ عروہ بن مسعود رضی اللہ عنہ ہیں (یعنی ان کے مشابہ ہوں گے) تو وہ تلاش کر کے دجال کو قتل کر دیں گے۔ پھر لوگ سات سال اس طرح گزاریں گے کہ کسی بھی دو اشخاص کے درمیان کوئی عداوت نہ ہوگی۔ پھر اللہ تعالیٰ شام کی طرف سے ایک ٹھنڈی ہوا بھیجے گا جس سے زمین پر کوئی بھی ایسا آدمی باقی نہیں رہے گا کہ اُس کی روح قبض کر لی جائے گی، جس کے دل میں ایک ذرّہ کے برابر بھی بھلائی یا ایمان ہوگا یہاں تک کہ اگر ان میں سے کوئی پہاڑ کے اندر داخل ہو گیا تو وہ اس میں اُس تک پہنچ کر اسے قبض کر کے ہی

عَيْشُهُمْ، ثُمَّ يُنْفَخ فِي الصُّورِ، فَلَا يَسْمَعُهُ أَحَدٌ إِلَّا أَصْغَىٰ لِيتًا وَرَفَعَ لِيتًا[٢]، قَالَ: وَأَوَّلُ مَنْ يَسْمَعُهُ رَجُلٌ يَلُوطُ حَوْضَ إِبِلِهِ قَالَ: فَيَصْعَقُ، وَيَصْعَقُ النَّاسُ، ثُمَّ يُرْسِلُ اللهُ - أَوْ قَالَ يُنْزِلُ اللهُ- مَطَرًا كَأَنَّهُ الطَّلُّ أَوِ الظِّلُّ - نُعْمَانُ الشَّاكُّ- فَتَنْبُتُ مِنْهُ أَجْسَادُ النَّاسِ، ثُمَّ يُنْفَخُ فِيهِ أُخْرَىٰ فَإِذَا هُمْ قِيَامٌ يَنْظُرُونَ، ثُمَّ يُقَالُ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! هَلُمُّوا إِلَىٰ رَبِّكُمْ، وَقِفُوهُمْ إِنَّهُمْ مَسْئُولُونَ، [قَالَ]: ثُمَّ يُقَالُ: أَخْرِجُوا بَعْثَ النَّارِ، فَيُقَالُ: مِنْ كَمْ؟ فَيُقَالُ: مِنْ كُلِّ أَلْفٍ، تِسْعَمِائَةٍ وَتِسْعَةً وَتِسْعِينَ قَالَ: فَذٰلِكَ يَوْمَ يَجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيبًا، وَذٰلِكَ يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ».

چھوڑے گی۔اسے میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا۔ پھر برے لوگ ہی باقی رہ جائیں گے جو چڑیوں کی طرح جلد باز اور بے عقل درندہ صفت ہوں گے۔ وہ کسی نیکی کو نہ پہچانیں گے اور نہ بُرائی کو بُرائی تصور کریں گے۔ان کے پاس شیطان کسی بھیس میں آئے گا، تو وہ کہے گا: کیا تم میری بات نہیں مانتے؟ تو وہ کہیں گے کہ تُو ہمیں کیا حکم دیتا ہے۔تو شیطان انہیں بتوں کی پوجا کرنے کا حکم دے گا اور وہ اسی بُت پرستی میں ڈوبے ہوئے ہوں گے۔ان کا رزق اچھا ہوگا اور ان کی زندگی عیش وعشرت کی ہوگی۔ پھر صور پھونکا جائے گا جو بھی اس کی آواز سنے گا وہ اپنی گردن کو ایک مرتبہ ایک طرف جھکائے گا اور دوسری طرف سے اُٹھالے گا اور جو شخص سب سے پہلے صور کی آواز سنے گا وہ اپنے اونٹوں کا حوض درست کر رہا ہوگا۔ وہ بے ہوش ہوجائے گا اور دوسرے لوگ بھی بے ہوش ہو جائیں گے پھر اللہ بھیجے گا یا اللہ شبنم کی طرف بارش نازل کرے گا جس سے لوگوں کے جسم اُگ پڑیں گے پھر صور میں دوسری دفعہ پھونکا جائے گا تو لوگ کھڑے ہوجائیں گے اور دیکھتے ہوں گے۔ پھر کہا جائے گا: اے لوگو! اپنے رب کی طرف آؤ اور ان کو کھڑا کرو۔ان سے سوال کیا جائے گا۔ پھر کہا جائے گا: دوزخ کے لیے ایک جماعت نکالو۔تو کہا جائے گا: کتنے لوگوں کی جماعت؟ کہا جائے گا ہر ہزار سے نو سو ننانویں ۔آپ ﷺ نے فرمایا: یہ وہ دن ہے جو بچوں کو بوڑھا کر دے گا اور اس دن پنڈلی کھول دی جائے گی

(مسلم:7381)

فتنوں کے دور میں کیا کرنا چاہئے؟

(1) جہاد کرنا چاہئے

(i) اللہ تعالیٰ کی حدود قائم کرنے میں سستی نہیں برتنی چاہئے

[283] حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ: حَدَّثَنَا الأَعْمَشُ عَنِ الشَّعْبِيِّ، عَنِ النُّعْمَانِ بْنِ بَشِيرٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «مَثَلُ الْقَائِمِ عَلَى حُدُودِ اللهِ وَالْمُدْهِنِ فِيهَا كَمَثَلِ قَوْمٍ اسْتَهَمُوا عَلَى سَفِينَةٍ فِي الْبَحْرِ، فَأَصَابَ بَعْضُهُمْ أَعْلَاهَا وَأَصَابَ بَعْضُهُمْ أَسْفَلَهَا، فَكَانَ الَّذِينَ فِي أَسْفَلِهَا يَصْعَدُونَ فَيَسْتَقُونَ الْمَاءَ فَيَصُبُّونَ عَلَى الَّذِينَ فِي أَعْلَاهَا، فَقَالَ الَّذِينَ فِي أَعْلَاهَا: لَا نَدَعُكُمْ تَصْعَدُونَ فَتُؤْذُونَنَا، فَقَالَ الَّذِينَ فِي أَسْفَلِهَا: فَإِنَّا نَنْقُبُهَا فِي أَسْفَلِهَا فَنَسْتَقِي، فَإِنْ أَخَذُوا عَلَى أَيْدِيهِمْ فَمَنَعُوهُمْ نَجَوْا جَمِيعًا، وَإِنْ تَرَكُوهُمْ غَرِقُوا جَمِيعًا».

[قَالَ أَبُو عِيسَى]: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ.

حضرت نعمان بن بشیر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”اللہ تعالیٰ کی حدود قائم کرنے والے اور اس میں سستی برتنے والوں کی مثال ان لوگوں کی طرح ہے جو سمندر میں کشتی پر سوار ہوئے تو انہوں نے آپس میں قرعہ ڈالا۔ بعض کو اوپر کا حصہ ملا اور بعض کو نیچے والا۔ نچلے حصے والے اوپر جا کر پانی طلب کرتے ہیں۔ پھر اوپر والے کہنے لگے: ہم تمہیں ایسے نہیں چھوڑیں گے کہ تم اوپر آ کر ہمیں تکلیف پہنچاؤ۔ نیچے والوں نے کہا: ہم کشتی کے نیچے سوراخ کر کے وہاں سے ہی پانی حاصل کر لیتے ہیں۔ اگر اوپر والے ان کے ہاتھ کو پکڑ لیں اور سوراخ کرنے سے روک دیں تو سب نجات پا جائیں گے اور اگر نہ روکیں تو سب غرق ہو جائیں گے۔“

(ترمذی:2173)

(ii) حق بات کہنی چاہئے

[284] حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى: أَنْبَأَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ، عَنْ أَبِي نَضْرَةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ، قَامَ خَطِيبًا. فَكَانَ فِيمَا قَالَ: «أَلَا، لَا يَمْنَعَنَّ رَجُلًا، هَيْبَةُ النَّاسِ، أَنْ يَقُولَ بِحَقٍّ، إِذَا عَلِمَهُ».

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ خطبہ پڑھنے کے لئے کھڑے ہوئے تو خطبہ میں فرمایا: ”آگاہ رہو! کسی آدمی کو حق کہنے سے لوگوں کی ہیبت نہ ہونی چاہیے جب وہ حق کو جانتا ہو۔“ یہ حدیث بیان کر کے ابوسعید

قَالَ: فَبَكَىٰ أَبُو سَعِيدٍ، وَقَالَ: قَدْ وَاللهِ رَأَيْنَا أَشْيَاءَ، فَهِبْنَا.

رضی اللہ عنہ روئے اور کہنے لگے: قسم خدا کی! ہم نے تو کئی چیزیں (شرع کے خلاف) دیکھیں لیکن ہم کو ہیبت آ گئی۔

(ابن ماجہ:4007)

(iii) مسلمانوں کی جماعت کو لازم پکڑنا

[285] حَدَّثَنَا عَلِيُّ بْنُ مُحَمَّدٍ: حَدَّثَنَا الْوَلِيدُ بْنُ مُسْلِمٍ: حَدَّثَنِي عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ يَزِيدَ ابْنِ جَابِرٍ: حَدَّثَنِي بُسْرُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ: حَدَّثَنِي أَبُو إِدْرِيسَ الْخَوْلَانِيُّ أَنَّهُ سَمِعَ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ يَقُولُ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يَكُونُ دُعَاةٌ عَلَى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ. مَنْ أَجَابَهُمْ إِلَيْهَا قَذَفُوهُ فِيهَا» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ صِفْهُمْ لَنَا. قَالَ: «هُمْ قَوْمٌ مِنْ جِلْدَتِنَا، يَتَكَلَّمُونَ بِأَلْسِنَتِنَا» قُلْتُ: فَمَا تَأْمُرُنِي، إِنْ أَدْرَكَنِي ذٰلِكَ؟ قَالَ: «فَالْزَمْ جَمَاعَةَ الْمُسْلِمِينَ وَإِمَامَهُمْ. فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلَا إِمَامٌ، فَاعْتَزِلْ تِلْكَ الْفِرَقَ كُلَّهَا. وَلَوْ أَنْ تَعَضَّ بِأَصْلِ شَجَرَةٍ حَتَّى يُدْرِكَكَ الْمَوْتُ، وَأَنْتَ كَذٰلِكَ».

حضرت حذیفہ بن یمان رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''جہنم کے دروازوں پر بلانے والے پیدا ہوں گے۔ جو کوئی ان کی طرف گیا اس کو انہوں نے اٹھایا اور جہنم میں ڈال دیا۔'' میں نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! ان لوگوں کا حال مجھ سے بیان کر دیجئے (تا کہ جب وہ لوگ پیدا ہوں ان کو میں پہچان لوں)۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ لوگ (یعنی جہنم کی طرف بلانے والے) ہماری طرح کے ہوں گے اور ہماری زبان بولیں گے (یعنی عرب ہوں گے یا بظاہر مسلمان ہوں گے اور مسلمانی زبان بولیں گے)۔'' میں نے عرض کیا: پھر آپ ﷺ مجھ کو کیا حکم فرماتے ہیں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو لازم کر لے مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کو (جب امام برحق قریشی قابل خلافت موجود ہو تو اس کے ساتھ رہ) اگر جماعت اور امام بھی نہ ہو (اور مسلمانوں کے کئی جدا جدا فرقہ ہو جائیں اور ہر ایک فرقہ خودمختار ہو اور خودرائے ہو جیسے اس زمانہ میں ہے) تو ان سب فرقوں سے جو گمراہی پر ہوں الگ رہ۔ اگرچہ تو جنگل میں ایک ایک جھاڑ کی جڑ کو چباتا رہے (بھوک سے) جینے تک تو اسی حال میں ہو۔''

(ابن ماجہ:3979)

(iv) جماعت سے الگ نہیں ہونا چاہیے

[286] حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ نَافِعٍ الْبَصْرِيُّ: حَدَّثَنِي الْمُعْتَمِرُ بْنُ سُلَيْمَانَ: حَدَّثَنَا سُلَيْمَانُ الْمَدَنِيُّ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّ اللهَ لَا يَجْمَعُ أُمَّتِي» - أَوْ قَالَ: «أُمَّةَ [مُحَمَّدٍ] ﷺ - عَلَى ضَلَالَةٍ، وَيَدُ اللهِ عَلَى الْجَمَاعَةِ، وَمَنْ شَذَّ شَذَّ إِلَى النَّارِ».

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ”بلاشبہ اللہ تعالیٰ میری امت کو یا امت محمد ﷺ کو گمراہی پر جمع نہیں کرے گا۔ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ جماعت پر ہے اور جو جماعت سے الگ ہوا اسے آگ میں الگ کیا جائے گا۔“

(ترمذی:2167)

(v) تفرقے سے بچنا چاہیے

[287] حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ مَنِيعٍ: أَخْبَرَنَا النَّضْرُ بْنُ إِسْمَاعِيلَ أَبُو الْمُغِيرَةِ، عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ دِينَارٍ، عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: خَطَبَنَا عُمَرُ بِالْجَابِيَةِ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ! إِنِّي قُمْتُ فِيكُمْ كَمَقَامِ رَسُولِ اللهِ ﷺ فِينَا فَقَالَ: «أُوصِيكُمْ بِأَصْحَابِي ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ الَّذِينَ يَلُونَهُمْ ثُمَّ يَفْشُو الْكَذِبُ حَتَّى يَحْلِفَ الرَّجُلُ وَلَا يُسْتَحْلَفُ، وَيَشْهَدُ الشَّاهِدُ وَلَا يُسْتَشْهَدُ، أَلَا لَا يَخْلُوَنَّ رَجُلٌ بِامْرَأَةٍ إِلَّا كَانَ ثَالِثَهُمَا الشَّيْطَانُ، عَلَيْكُمْ بِالْجَمَاعَةِ، وَإِيَّاكُمْ وَالْفُرْقَةَ، فَإِنَّ الشَّيْطَانَ مَعَ الْوَاحِدِ وَهُوَ مِنَ الاثْنَيْنِ أَبْعَدُ. مَنْ أَرَادَ بُحْبُوحَةَ الْجَنَّةِ فَلْيَلْزَمِ الْجَمَاعَةَ، مَنْ سَرَّتْهُ حَسَنَتُهُ وَسَاءَتْهُ سَيِّئَتُهُ فَذَلِكُمُ الْمُؤْمِنُ».

[قَالَ أَبُو عِيسَى]: هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ مِنْ هٰذَا الْوَجْهِ، وَقَدْ رَوَاهُ ابْنُ الْمُبَارَكِ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سُوقَةَ. وَقَدْ رُوِيَ هٰذَا الْحَدِيثُ مِنْ غَيْرِ وَجْهٍ عَنْ عُمَرَ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ.

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ نے ہمیں مقامِ جابیہ پر خطبہ دیتے ہوئے ارشاد فرمایا: اے لوگو! میں تمہارے درمیان اس طرح کھڑا ہوں جس طرح رسول اللہ ﷺ ہمارے درمیان کھڑے ہوئے تھے۔ آپ ﷺ نے فرمایا تھا: ”میں تم کو اپنے صحابہ رضی اللہ عنہم کے بارے میں وصیت کرتا ہوں اور ان لوگوں کے بارے میں جو ان سے متصل (تابعین) ہوں گے۔ پھر وہ لوگ جو ان سے متصل (تبع تابعین) ہوں گے۔ پھر جھوٹ عام ہو جائے گا حتی کہ قسم طلب کئے بغیر آدمی ازخود قسم اٹھائے گا اور گواہی کے طلب کئے بغیر گواہی دے گا۔ خبردار! کوئی شخص کسی عورت کے ساتھ تنہا نہیں ہوتا مگر ان میں تیسرا شیطان ہوتا ہے۔ تم جماعت کو لازم پکڑو اور تفرقہ سے بچو۔ شیطان ایک کے ساتھ ہوتا ہے اور دو سے دور ہوتا ہے۔ جو شخص جنت کا درمیان اور بہتر حصہ چاہتا ہے وہ جماعت کو لازم پکڑے۔ جس شخص کو

اس کی نیکی خوش کرے اور برائی پریشان کرے تو وہ ایماندار ہے۔"

(ترمذی:2165)

(vi) معروف کا حکم دینا اور منکر سے منع کرنا چاہئے

[288] حَدَّثَنَا أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا أَبُو مُعَاوِيَةَ عَنِ الأَعْمَشِ، عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ رَجَاءٍ، عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ وَ عَنْ قَيْسِ ابْنِ مُسْلِمٍ، عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ قَالَ: أَخْرَجَ مَرْوَانُ الْمِنْبَرَ فِي يَوْمِ عِيدٍ. فَبَدَأَ بِالْخُطْبَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ. فَقَالَ رَجُلٌ: يَا مَرْوَانُ خَالَفْتَ السُّنَّةَ: أَخْرَجْتَ الْمِنْبَرَ فِي هٰذَا الْيَوْمِ، وَلَمْ يَكُنْ يُخْرَجُ. وَبَدَأْتَ بِالْخُطْبَةِ قَبْلَ الصَّلَاةِ، وَلَمْ يَكُنْ يُبْدَأُ بِهَا. فَقَالَ أَبُو سَعِيدٍ: أَمَّا هٰذَا فَقَدْ قَضَىٰ مَا عَلَيْهِ. سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مَنْ رَأَىٰ مِنْكُمْ مُنْكَرًا. فَاسْتَطَاعَ أَنْ يُغَيِّرَهُ بِيَدِهِ، فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ. فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ، فَبِلِسَانِهِ. فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ، فَبِقَلْبِهِ. وَذٰلِكَ أَضْعَفُ الإِيمَانِ».

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ مروان نے عید کے دن اپنے ساتھ منبر نکالا (عیدگاہ میں اس پر کھڑے ہو کر خطبہ پڑھنے کے لئے) اور پہلے خطبہ پڑھا پھر عید کی نماز پڑھی۔ ایک شخص نے کہا: اے مروان تو نے سنت کے خلاف کیا۔ ایک تو منبر نکالا آج کے دن اور اس دن منبر نہیں نکالا جاتا تھا (بلکہ آپ ﷺ شہر کے باہر عیدگاہ میں نماز کے بعد خطبہ سناتے بغیر منبر کے) اور تو نے خطبہ نماز سے پہلے پڑھا حالانکہ نماز پہلے پڑھی جاتی تھی پھر خطبہ ہوتا تھا۔ یہ سن کر حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے کہا: اس شخص نے تو اپنا حق جو اس پر تھا (امر بالمعروف کا) ادا کردیا۔ میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا، آپ ﷺ فرماتے تھے: "جو شخص تم میں سے کوئی بات خلافِ شرع دیکھے پھر ہاتھ سے اس کو مٹانے کی طاقت رکھتا ہو تو ہاتھ سے اس کو مٹائے۔ اگر ہاتھ سے مٹانے کی طاقت نہ رکھتا ہو تو زبان سے کہے۔ اگر زبان سے بھی کہنے کی طاقت نہ ہو تو دل سے اس کو برا جانے اور یہ سب سے زیادہ ضعیف ایمان ہے۔"

(ابن ماجہ:4013)

[289] حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ هِشَامٍ عَنْ هِشَامِ بْنِ سَعْدٍ،

ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے میں نے آنحضرت ﷺ سے سنا آپ ﷺ فرماتے تھے:"

عَنْ عَمْرِو بِنِ عُثْمَانَ، عَنْ عَاصِمِ بْنِ عُمَرَ بْنِ عُثْمَانَ، عَنْ عُرْوَةَ، عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «مُرُوا بِالْمَعْرُوفِ، وَانْهَوْا عَنِ الْمُنْكَرِ، قَبْلَ أَنْ تَدْعُوا فَلَا يُسْتَجَابَ لَكُمْ».

معروف کا یعنی اچھی بات کا حکم کرو اور منکر یعنی بری بات سے منع کرو اس سے پہلے تم دعا کرو اور تمہاری دعا قبول نہ کی جائے۔"

(ابن ماجه:4004)

[290] حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ نُمَيْرٍ وَ أَبُو أُسَامَةَ عَنْ إِسْمَاعِيلَ بْنِ أَبِي خَالِدٍ، عَنْ قَيْسِ بْنِ أَبِي حَازِمٍ قَالَ: قَامَ أَبُو بَكْرٍ فَحَمِدَ اللهَ وَأَثْنَىٰ عَلَيْهِ. ثُمَّ قَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنَّكُمْ تَقْرَءُونَ هٰذِهِ الآيَةِ: ﴿يَٰٓأَيُّهَا ٱلَّذِينَ ءَامَنُواْ عَلَيْكُمْ أَنفُسَكُمْۖ لَا يَضُرُّكُم مَّن ضَلَّ إِذَا ٱهْتَدَيْتُمْۚ﴾ [المائدة: ١٠٥] وَإِنَّا سَمِعْنَا رَسُولَ اللهِ ﷺ، يَقُولُ: «إِنَّ النَّاسَ، إِذَا رَأَوُا الْمُنْكَرَ فَلَا يُغَيِّرُونَهُ، أَوْشَكَ أَنْ يَعُمَّهُمُ اللهُ بِعِقَابِهِ».
قَالَ أَبُو أُسَامَةَ، مَرَّةً أُخْرَىٰ: فَإِنِّي سَمِعْتُ رَسُولَ اللهِ ﷺ يَقُولُ.

حضرت قیس بن ابی حازم رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضرت ابوبکر رضی اللہ عنہ کھڑے ہوئے اور اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی تعریف اس کی ثنا کی ۔ پھر کہا: اے لوگو! تم یہ آیت پڑھتے ہو: "اے ایمان والو اپنے نفسوں کی فکر کرو اور تم کو دوسرے شخص کی گمراہی ضرر نہ کرے گی جب تم ہدایت پر ہو" اور ہم نے تو آنحضرت ﷺ سے سنا ہے آپ ﷺ فرماتے تھے: "جب لوگ کوئی بری بات دیکھیں پھر اس کو موقوف نہ کرادیں تو قریب ہے کہ اللہ تعالیٰ ان پر عام عذاب اتارے۔"

(ابن ماجه:4005)

(vii) لوگوں کو برائی سے بچانا چاہیے

[291] حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ: حَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ حَمْزَةَ: حَدَّثَنَا الزُّبَيْدِيُّ: حَدَّثَنِي الزُّهْرِيُّ عَنْ عَطَاءِ بْنِ يَزِيدَ اللَّيْثِيِّ، عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ أَنَّ رَجُلًا أَتَى النَّبِيَّ ﷺ فَقَالَ: أَيُّ النَّاسِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: «رَجُلٌ مُجَاهِدٌ فِي سَبِيلِ اللهِ بِنَفْسِهِ وَمَالِهِ» قَالَ: ثُمَّ مَنْ؟ قَالَ: «ثُمَّ امْرُؤٌ فِي شِعْبٍ مِنَ الشِّعَابِ، يَعْبُدُ اللهَ عَزَّ وَجَلَّ، وَيَدَعُ النَّاسَ مِنْ شَرِّهِ».

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے ایک شخص آنحضرت ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! کون سا شخص افضل ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "اللہ تعالیٰ کی راہ میں جہاد کرنے والا اپنی جان اور مال سے" اس نے کہا: پھر کون سا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "پھر وہ آدمی جو کسی ایک گھاٹی میں اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا ہے اور لوگوں کو

برائی سے بچاتا ہے۔"

(ابن ماجہ:3978)

(viii) ظالم بادشاہ کے سامنے کلمۂ حق کہنا چاہیے

[292] حَدَّثَنَا الْقَاسِمُ بْنُ دِينَارٍ الْكُوفِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الرَّحْمٰنِ بْنُ مُصْعَبٍ أَبُو يَزِيدَ: حَدَّثَنَا إِسْرَائِيلُ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ جُحَادَةَ، عَنْ عَطِيَّةَ، عَنْ أَبِي سَعِيدٍ الْخُدْرِيِّ: أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «إِنَّ مِنْ أَعْظَمِ الْجِهَادِ كَلِمَةُ عَدْلٍ عِنْدَ سُلْطَانٍ جَائِرٍ».

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں حضرت نبی ﷺ نے فرمایا: "سب سے بڑا جہاد ظالم بادشاہ کے سامنے کلمۂ حق کہنا ہے۔"

(ترمذی:2174)

(ix) ظالم کا ہاتھ پکڑ کر انصاف پر مجبور کرنا چاہیے

[293] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ حَاتِمٍ الْمُؤَدِّبُ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ عَبْدِ اللهِ الْأَنْصَارِيُّ: حَدَّثَنَا حُمَيْدٌ الطَّوِيلُ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «انْصُرْ أَخَاكَ ظَالِمًا أَوْ مَظْلُومًا». قِيلَ: يَا رَسُولَ اللهِ! نَصَرْتُهُ مَظْلُومًا فَكَيْفَ أَنْصُرُهُ ظَالِمًا؟ قَالَ: «تَكُفُّهُ عَنِ الظُّلْمِ فَذَاكَ نَصْرُكَ إِيَّاهُ».

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "تو اپنے بھائی کی مدد کر خواہ وہ ظالم ہو یا مظلوم۔" عرض کیا گیا: اللہ کے رسول ﷺ! میں مظلوم کی مدد کر سکتا ہوں۔ ظالم کی مدد کیسے کروں؟ فرمایا: "تو اسے ظلم سے روک دے یہی اس کے لیے تیری مدد ہے۔"

(ترمذی:2255)

(x) اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر دشمن کو ڈرانا چاہیے

[294] حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى الْقَزَّازُ الْبَصْرِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنْ رَجُلٍ، عَنْ طَاوُسٍ، عَنْ أُمِّ مَالِكٍ الْبَهْزِيَّةِ قَالَتْ: ذَكَرَ رَسُولُ اللهِ ﷺ فِتْنَةً فَقَرَّبَهَا، قَالَتْ: قُلْتُ يَا رَسُولَ اللهِ! مَنْ خَيْرُ النَّاسِ فِيهَا؟ قَالَ: «رَجُلٌ فِي مَاشِيَتِهِ يُؤَدِّي حَقَّهَا وَيَعْبُدُ رَبَّهُ، وَرَجُلٌ آخِذٌ بِرَأْسِ فَرَسِهِ يُخِيفُ الْعَدُوَّ وَيُخَوِّفُونَهُ».

حضرت ام مالک بہزیہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں رسول اللہ ﷺ نے فتنے کا ذکر اس انداز سے فرمایا جیسا کہ وہ جلد ہی برپا ہونے والا ہے۔ میں نے عرض کیا: اللہ کے رسول ﷺ! اس فتنہ میں بہتر شخص کون ہوگا؟ آپ ﷺ نے فرمایا: "وہ شخص جو اپنے مویشیوں میں رہ کر ان کا حق ادا کرے اور اپنے رب کی عبادت کرے اور وہ آدمی جو اپنے گھوڑے پر سوار ہو کر

دشمن کو ڈرائے اور دشمن اسے ڈرائیں۔''

(ترمذی:2177)

(2) جہاد نہ کر سکنے کی صورت میں کیا کرنا چاہئے؟

(i) اپنی فکر کرنی چاہئے

[295] حَدَّثَنَا هِشَامُ بْنُ عَمَّارٍ وَ مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ، قَالَا: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ: حَدَّثَنِي أَبِي، عَنْ عُمَارَةَ بْنِ حَزْمٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَمْرٍو أَنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «كَيْفَ بِكُمْ وَبِزَمَانٍ يُوشِكُ أَنْ يَأْتِيَ، يُغَرْبَلُ النَّاسُ فِيهِ غَرْبَلَةً، وَتَبْقَىٰ حُثَالَةٌ مِنَ النَّاسِ، قَدْ مَرِجَتْ عُهُودُهُمْ وَأَمَانَاتُهُمْ، فَاخْتَلَفُوا، وَكَانُوا هٰكَذَا؟» وَشَبَّكَ بَيْنَ أَصَابِعِهِ قَالُوا: كَيْفَ بِنَا يَا رَسُولَ اللهِ إِذَا كَانَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: «تَأْخُذُونَ بِمَا تَعْرِفُونَ. وَتَدَعُونَ مَا تُنْكِرُونَ، وَتُقْبِلُونَ عَلَى خَاصَّتِكُمْ، وَتَذَرُونَ أَمْرَ عَوَامِّكُمْ».

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''تمہارا کیا حال ہوگا اس زمانہ میں جب لوگ چھانے جائیں گے (جیسے آٹا چھانا جاتا ہے تو چھلنی میں سے بھوسے کے سوا کچھ نہیں رہتا ایسی دنیا چھلنی کی طرح ہوگی جس میں اچھے لوگ گزر جائیں گے اور بھوسے کی طرح (خراب) لوگ رہ جائیں گے اور چھے اور برے مختلف ہوکر ایسے ہوجائیں گے اور آپ ﷺ نے انگلیوں کو انگلیوں میں ڈالا (یعنی ایمان دار اور بے ایمان کی تمیز نہ رہے گی)۔'' صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! اس وقت ہم کیا کریں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''جس بات کو اچھا سمجھتے ہو وہ کرو اور جس کو برا سمجھتے ہو اس کو چھوڑ دو اور خاص کر اپنی فکر کرو عوام کا خیال چھوڑ دو۔''

(ابن ماجه:3957)

(ii) اپنا ہاتھ روک لینا چاہئے

[296] حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بنُ يَحْيَى بنِ فارِسٍ: حَدَّثَنا عُبَيْدُ الله بْنُ مُوسَى عن شَيْبَانَ، عن الأعْمَشِ، عن أَبِي صَالِحٍ، عن أَبِي هُرَيْرَةَ؛ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قالَ: «وَيْلٌ لِلْعَرَبِ مِنْ شَرٍّ قَدِ اقْتَرَبَ، أَفْلَحَ مَنْ كَفَّ يَدَهُ».

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے ارشاد فرمایا: '' خرابی اور بربادی ہے عرب پر اس فتنہ کی وجہ سے جو نزدیک آگیا ہے کامیاب ہوا جس نے اپنا ہاتھ روک لیا۔''

(ابوداود:4249)

(iii) اپنے ہتھیار توڑ ڈالنے چاہئیں

[297] حَدَّثَنَا عِمْرَانُ بْنُ مُوسَى اللَّيْثِيُّ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْوَارِثِ بْنُ سَعِيدٍ: حَدَّثَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَرْوَانَ، عَنْ هُزَيْلِ ابْنِ شُرَحْبِيلَ، عَنْ أَبِي مُوسَى الأَشْعَرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّ بَيْنَ يَدَيِ السَّاعَةِ فِتَنًا كَقِطَعِ اللَّيْلِ الْمُظْلِمِ. يُصْبِحُ الرَّجُلُ فِيهَا مُؤْمِنًا، وَيُمْسِي كَافِرًا. وَيُمْسِي مُؤْمِنًا وَيُصْبِحُ كَافِرًا. الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْقَائِمِ. وَالْقَائِمُ فِيهَا خَيْرٌ مِنَ الْمَاشِي. وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي. فَكَسِّرُوا قِسِيَّكُمْ، وَقَطِّعُوا أَوْتَارَكُمْ، وَاضْرِبُوا بِسُيُوفِكُمُ الْحِجَارَةَ. فَإِنْ دُخِلَ عَلَى أَحَدِكُمْ. فَلْيَكُنْ كَخَيْرِ ابْنَيْ آدَمَ».

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ”قیامت کے قریب ایسے فتنے ہوں گے جیسے اندھیری رات کے حصے۔ صبح کو آدمی ان میں مومن ہوگا تو شام کو کافر ہوگا اور شام کو مومن ہوگا اور صبح کو کافر ہوگا۔ ان فتنوں میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہونے والا ان میں چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا ان میں دوڑنے والے سے بہتر ہوگا اور ان فتنوں میں اپنی کمانیں توڑ ڈالو اور اپنی تلواریں پتھر پر مار کر کند کر دو یا توڑ ڈالو۔ اگر تم میں سے کسی کے پاس کوئی گھس آئے (اس کو مارنے کو) تو وہ ایسا ہی کرے گا جیسے آدم علیہ السلام کے دو بیٹوں (ہابیل اور قابیل) میں سے جو بہتر تھا اس نے کیا۔“

(ابن ماجه:3961)

[298] حَدَّثَنَا أَبُو بَكْرِ بْنُ أَبِي شَيْبَةَ: حَدَّثَنَا يَزِيدُ بْنُ هَارُونَ، عَنْ حَمَّادِ بْنِ سَلَمَةَ، عَنْ ثَابِتٍ أَوْ عَلِيِّ بْنِ زَيْدِ بْنِ جُدْعَانَ. شَكَّ أَبُو بَكْرٍ، عَنْ أَبِي بُرْدَةَ قَالَ: دَخَلْتُ عَلَى مُحَمَّدِ بْنِ مَسْلَمَةَ فَقَالَ: إِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ قَالَ: «إِنَّهَا سَتَكُونُ فِتْنَةٌ وَفُرْقَةٌ وَاخْتِلَافٌ. فَإِذَا كَانَ ذٰلِكَ، فَأْتِ بِسَيْفِكَ أُحُدًا، فَاضْرِبْهُ حَتَّى يَنْقَطِعَ. ثُمَّ اجْلِسْ فِي بَيْتِكَ حَتَّى تَأْتِيَكَ يَدٌ خَاطِئَةٌ، أَوْ مَنِيَّةٌ قَاضِيَةٌ». فَقَدْ وَقَعَتْ. وَفَعَلْتُ مَا قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ.

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے میں محمد بن مسلمہ کے پاس گیا۔ انہوں نے کہا کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ”قریب میں ایک فتنہ ہوگا اور پھوٹ ہوگی اور اختلاف ہوگا۔ مسلمانوں میں جب یہ زمانہ آئے تو تو اپنی تلوار لے کر احد پہاڑ پر جا اور اس پر مار یہاں تک کہ وہ ٹوٹ جائے۔ پھر اپنے گھر میں بیٹھا رہ یہاں تک کہ کوئی باغی اور خاطی تجھ کو مار ڈالے یا تیری موت آئے۔ محمد بن مسلمہ نے کہا: تو یہ فتنہ آ گیا اور میں نے وہی کیا جو آنحضرت ﷺ نے فرمایا تھا۔“

(ابن ماجه:3962)

(iv) اپنے گھروں کو لازم پکڑنا چاہیے

[299] حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ عَبْدِ الرَّحْمَنِ: حَدَّثَنَا سَهْلُ بْنُ حَمَّادٍ: حَدَّثَنَا هَمَّامٌ: أَخْبَرَنَا مُحَمَّدُ بْنُ جُحَادَةَ عَنْ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ بْنِ ثَرْوَانَ، عَنْ هُزَيْلِ بْنِ شُرَحْبِيلَ، عَنْ أَبِي مُوسَى عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ فِي الْفِتْنَةِ: «كَسِّرُوا فِيهَا قِسِيَّكُمْ، وَقَطِّعُوا فِيهَا أَوْتَارَكُمْ، وَالْزَمُوا فِيهَا أَجْوَافَ بُيُوتِكُمْ، وكُونُوا كَابْنِ آدَمَ».

حضرت ابوموسیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ”فتنہ کے دور میں تم اپنی کمانوں کو توڑ دو اور ان کی زہیوں کو کاٹ دو اور اپنے گھروں کو لازم پکڑو (یعنی فتنہ میں داخل نہ ہو) اور تم آدم علیہ السلام کے (مقتول بیٹے ہابیل) کی طرح ہو جاؤ۔“

(ترمذی:2204)

(v) اپنے گھر میں بیٹھ رہنا چاہیے

[300] حَدَّثَنَا أَحْمَدُ بْنُ عَبْدَةَ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنْ أَبِي عِمْرَانَ الْجَوْنِيِّ، عَنِ الْمُشَعَّثِ بْنِ طَرِيفٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ الصَّامِتِ، عَنْ أَبِي ذَرٍّ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «كَيْفَ أَنْتَ، يَا أَبَا ذَرٍّ وَمَوْتًا يُصِيبُ النَّاسَ حَتَّى يُقَوَّمَ الْبَيْتُ بِالْوَصِيفِ؟» يَعْنِي الْقَبْرَ قُلْتُ: مَا خَارَ اللهُ لِي وَرَسُولُهُ أَوْ قَالَ: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ قَالَ: «تَصَبَّرْ» قَالَ: «كَيْفَ أَنْتَ وَجُوعًا يُصِيبُ النَّاسَ حَتَّى تَأْتِيَ مَسْجِدَكَ فَلَا تَسْتَطِيعَ أَنْ تَرْجِعَ إِلَى فِرَاشِكَ. وَلَا تَسْتَطِيعَ أَنْ تَقُومَ مِنْ فِرَاشِكَ إِلَى مَسْجِدِكَ؟» قَالَ، قُلْتُ: اللهُ وَرَسُولُهُ أَعْلَمُ أَوْ مَا خَارَ اللهُ لِي وَرَسُولُهُ قَالَ: «عَلَيْكَ بِالْعِفَّةِ» ثُمَّ قَالَ: «كَيْفَ أَنْتَ وَقَتْلًا يُصِيبُ النَّاسَ حَتَّى تُغْرَقَ حِجَارَةُ الزَّيْتِ بِالدَّمِ؟» قُلْتُ: مَا خَارَ اللهُ لِي وَرَسُولُهُ. قَالَ: «الْحَقْ بِمَنْ أَنْتَ مِنْهُ» قَالَ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ

حضرت ابوذر غفاری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ”اے ابوذر! تیرا کیا حال ہوگا جب لوگوں پر موت آئے گی (شاید طاعون عمواس مراد ہے جو حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی خلافت میں ہوا) یہاں تک کہ ایک قبر کی قیمت ایک بردہ ہوگی۔“ میں نے عرض کیا: جو اللہ اور اس کا رسول ﷺ میرے لیے پسند کرے یا یوں کہا: اللہ اور اس کا رسول ﷺ خوب جانتا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”صبر کرنا۔“ آپ ﷺ نے فرمایا: ”تیرا کیا حال ہوگا جب لوگوں پر قحط پڑے گا اور بھوک کا غلبہ ہوگا یہاں تک تو اس مسجد میں آئے گا، پھر تو اپنے بچھونے کی طرف لوٹنے کی طاقت نہ رکھے گا اور اپنے بچھونے سے مسجد تک آنے کی۔“ میں نے کہا: اللہ اور اس کا رسول ﷺ خوب جانتا ہے یا یوں کہا: جو اللہ اور اس کا رسول ﷺ پسند کرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ”اپنے اوپر حرام سے بچنے کو لازم کر لینا (گو بھوکا ہو)۔“ پھر آپ ﷺ نے

اللهِ أَفَلَا آخُذُ بِسَيْفِي فَأَضْرِبُ بِهِ مَنْ فَعَلَ ذٰلِكَ؟ قَالَ: «شَارَكْتَ الْقَوْمَ إِذًا. وَلٰكِنِ ادْخُلْ بَيْتَكَ» قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ فَإِنْ دُخِلَ بَيْتِي؟ قَالَ: «إِنْ خَشِيتَ أَنْ يَبْهَرَكَ شُعَاعُ السَّيْفِ، فَأَلْقِ طَرَفَ رِدَائِكَ عَلَى وَجْهِكَ. فَيَبُوءَ بِإِثْمِهِ وَإِثْمِكَ، فَيَكُونَ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ».

فرمایا: ''تیرا کیا حال ہوگا جب لوگ قتل ہوں گے (مدینہ منورہ کے) یہاں تک کہ حجارۃ الزیت (ایک پتھریلا مقام ہے مدینہ طیبہ میں) خون سے غرق ہو جائے گا۔'' میں نے کہا: جو اللہ اور اس کا رسول ﷺ پسند کرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''تو جن لوگوں میں ہے ان سے ملا رہ یعنی اہل مدینہ اور خدا اور رسول ﷺ کے ساتھ رہ۔'' ابوذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں اپنے تلوار لے کر ان لوگوں کو نہ ماروں (جو ایسا کریں) یعنی اہل مدینہ کو قتل کریں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''ایسا کرے تو تو بھی فسادیوں میں شریک ہو گیا بلکہ اپنے گھر میں بیٹھ رہ۔'' میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اگر وہ میرے گھر میں گھس میں آئیں تو میں کیا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''اگر تجھ کو تلوار کی چمک کا ڈر ہو تو اپنی چادر کا کونہ اپنے منہ پر ڈال (اور قتل ہو جا) وہ قتل کرنے والا اپنا اور تیرا دونوں کا گناہ سمیٹ لے گا اور دوزخی ہوگا۔''

(ابن ماجہ: 3958) ابو داؤد: 4261

(vi) حتی المقدور بچنے کی کوشش کرنی چاہیئے

[301] حَدَّثَنِي أَبُو كَامِلٍ الْجَحْدَرِيُّ فُضَيْلُ بْنُ حُسَيْنٍ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ: حَدَّثَنَا عُثْمَانُ الشَّحَّامُ قَالَ: انْطَلَقْتُ أَنَا وَفَرْقَدٌ السَّبَخِيُّ[1] إِلَىٰ مُسْلِمِ بْنِ أَبِي بَكْرَةَ، وَهُوَ فِي أَرْضِهِ، فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ فَقُلْنَا: هَلْ سَمِعْتَ أَبَاكَ يُحَدِّثُ فِي الْفِتَنِ حَدِيثًا؟ قَالَ: قَالَ نَعَمْ، سَمِعْتُ أَبَا بَكْرَةَ يُحَدِّثُ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِنَّهَا سَتَكُونُ فِتَنٌ، أَلَا! ثُمَّ تَكُونُ فِتَنٌ الْقَاعِدُ فِيهَا خَيْرٌ

حضرت عثمان الشحام رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ میں اور فرقد سبخی رحمہ اللہ مسلم بن ابوبکر کی طرف چلے اور وہ اپنی زمین میں تھے۔ ہم ان کے پاس حاضر ہوئے تو ہم نے کہا: کیا آپ نے اپنے باپ سے فتنوں کے بارے میں حدیث بیان کرتے سنا ہے؟ انہوں نے کہا: ہاں! میں نے ابوبکر رضی اللہ عنہ کو بیان کرتے سنا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''عنقریب فتنے برپا ہوں

مِنَ الْمَاشِي [فِيهَا]، وَالْمَاشِي فِيهَا خَيْرٌ مِنَ السَّاعِي إِلَيْهَا، أَلَا! فَإِذَا نَزَلَتْ أَوْ وَقَعَتْ، فَمَنْ كَانَ لَهُ إِبِلٌ فَلْيَلْحَقْ بِإِبِلِهِ، وَمَنْ كَانَتْ لَهُ غَنَمٌ فَلْيَلْحَقْ بِغَنَمِهِ، وَمَنْ كَانَتْ لَهُ أَرْضٌ فَلْيَلْحَقْ بِأَرْضِهِ». قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَرَأَيْتَ مَنْ لَمْ تَكُنْ لَهُ إِبِلٌ وَلَا غَنَمٌ وَلَا أَرْضٌ؟ قَالَ: «يَعْمِدُ إِلَىٰ سَيْفِهِ فَيَدُقُّ عَلَىٰ حَدِّهِ بِحَجَرٍ، ثُمَّ لْيَنْجُ إِنِ اسْتَطَاعَ النَّجَاءَ، اللَّهُمَّ! هَلْ بَلَّغْتُ؟ اللَّهُمَّ! هَلْ بَلَّغْتُ؟ اللَّهُمَّ! هَلْ بَلَّغْتُ؟» قَالَ: فَقَالَ رَجُلٌ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَرَأَيْتَ إِنْ أُكْرِهْتُ حَتَّىٰ يُنْطَلَقَ بِي إِلَىٰ أَحَدِ الصَّفَّيْنِ، أَوْ إِحْدَىٰ الْفِئَتَيْنِ، فَضَرَبَنِي رَجُلٌ بِسَيْفِهِ، أَوْ يَجِيءُ سَهْمٌ فَيَقْتُلُنِي؟ قَالَ: «يَبُوءُ بِإِثْمِهِ وَإِثْمِكَ، وَيَكُونُ مِنْ أَصْحَابِ النَّارِ».

گے۔آگاہ رہو! پھر فتنے ہوں گے۔ ان میں بیٹھنے والا چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا ان کی طرف دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔آگاہ رہو! جب یہ نازل ہوں یا واقع ہوں تو جس کے پاس اونٹ ہوں وہ اپنے اونٹوں کے ساتھ ہی لگا رہے اور جس کے پاس بکریاں ہوں وہ اپنی بکریوں کے ساتھ ہی لگا رہے اور جس کی زمین ہو وہ اپنی زمین سے ہی چمٹا رہے۔'' ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ اس کے بارے میں کیا فرماتے ہیں جس کے پاس نہ اونٹ ہوں اور نہ بکریاں اور نہ ہی زمین؟ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ اپنی تلوار لے کر اُس کی دھار پتھر کے ساتھ رگڑ کر کند اور ناکارہ کر دے۔ پھر اگر وہ نجات حاصل کرنے کی طاقت رکھتا ہے تو نجات حاصل کرے۔ اے اللہ! میں نے تیرا حکم پہنچا دیا۔ اے اللہ! میں نے تیرا حکم پہنچا دیا۔ اے اللہ میں نے تیرا حکم پہنچا دیا۔'' ایک آدمی نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! آپ ﷺ کیا فرماتے ہیں کہ اگر مجھے ناپسندیدگی اور ناگواری کے باوجود ان دونوں صفوں میں سے ایک صف یا ایک گروپ میں کھڑا کر دیا جائے، پھر کوئی آدمی اپنی تلوار سے مجھے مار دے یا کوئی تیر میری طرف آ جائے جو مجھے قتل کر ڈالے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: ''وہ آدمی اپنے گناہ اور تیرے گناہ کے ساتھ لوٹے گا اور دوزخ والوں میں سے ہوگا۔''

(مسلم:7250)

(vii) لوگوں سے الگ ہو جانا چاہیے

[302] حدَّثنا مُحَمَّدُ بْنُ المُثَنَّى: حدَّثنا الوَلِيدُ بْنُ مُسْلِم: حدَّثنا ابْنُ جابِرٍ: حدَّثَني بُسْرُ ابْنُ عُبَيْدِ اللهِ الحَضْرَمِيُّ: أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا إِدْرِيسَ الخَوْلانِيَّ: أَنَّهُ سَمِعَ حُذَيْفَةَ بنَ اليَمَانِ يَقُولُ: كانَ النَّاسُ يَسْأَلُونَ رَسُولَ اللهِ ﷺ عَنِ الخَيرِ، وَكُنْتُ أسألُهُ عَنِ الشَّرِّ مَخافَةَ أَنْ يُدْرِكَني، فَقُلْتُ: يا رَسُولَ اللهِ، إِنَّا كُنَّا في جاهِلِيَّةٍ وَشَرٍّ فَجاءَنَا اللهُ بهٰذا الخَيرِ، فَهَلْ بَعْدَ هٰذا الخَيرِ مِنْ شَرٍّ؟ قالَ: «نَعَمْ»، قُلْتُ: وَهَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الشَّرِّ مِنْ خَيرٍ؟ قالَ: «نَعَمْ، وَفِيهِ دَخَنٌ»، قُلْتُ: وَما دَخَنُهُ؟ قالَ: «قَوْمٌ يَهْدُونَ بِغَيرِ هَدْيِي تَعْرِفُ مِنْهم وَتُنْكِرُ». قُلْتُ: فَهَلْ بَعْدَ ذٰلِكَ الخَيرِ مِنْ شَرٍّ؟ قالَ: «نَعَمْ، دُعاةٌ عَلى أَبْوَابِ جَهَنَّمَ، مَنْ أجابَهِمْ إِلَيهَا قَذَفُوهُ فِيهَا». قُلْتُ: يا رَسُولَ اللهِ صِفْهُمْ لَنا، قالَ: «هُمْ مِنْ جِلْدَتِنَا وَيَتَكَلَّمُونَ بِأَلْسِنَتِنا». قُلْتُ: فَما تَأْمُرُنِي إِنْ أَدْرَكَني ذٰلكَ؟ قالَ: «تَلْزَمُ جَمَاعَةَ المُسْلِمِينَ وَإِمامَهُمْ». قُلْتُ: فَإِنْ لَمْ يَكُنْ لَهُمْ جَمَاعَةٌ وَلا إِمامٌ؟ قالَ: «فاعْتَزِلْ تِلْكَ الفِرَقَ كُلَّهَا وَلَوْ أَنْ تَعَضَّ بِأَصْلِ شَجَرَةٍ حتى يُدْرِكَكَ المَوْتُ وَأَنْتَ عَلىٰ ذٰلكَ».

[راجع: ٣٦٠٦]

حضرت حذیفہ بن الیمان رضی اللہ عنہ سے سنا گیا، انہوں نے بیان کیا کہ لوگ رسول اللہ ﷺ سے خیر کے بارے میں پوچھا کرتے تھے لیکن میں شر کے بارے میں پوچھتا تھا اس خوف سے کہ کہیں میری زندگی میں ہی شر نہ پیدا ہو جائے۔ میں نے پوچھا: یا رسول اللہ ﷺ! ہم جاہلیت اور شر کے دور میں تھے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے ہمیں اس خیر سے نوازا تو کیا اس خیر کے بعد پھر شر کا زمانہ آئے گا؟ آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ”ہاں لیکن اس خیر میں کمزوری ہوگی۔“ میں نے پوچھا کہ کمزوری کیا ہوگی؟ فرمایا: ”کچھ لوگ ہوں گے جو میرے طریقے کے خلاف چلیں گے۔ ان کی بعض باتیں اچھی ہوں گی لیکن بعض میں تم برائی دیکھو گے۔“ میں نے پوچھا: کیا پھر دورِ خیر کے بعد دورِ شر آئے گا؟ فرمایا: ”ہاں! جہنم کی طرف بلانے والے دوزخ کے دروازوں پر کھڑے ہوں گے۔ جو ان کی بات مان لے گا وہ اس میں انہیں جھٹک دیں گے۔“ میں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! ان کی کچھ صفت بیان کیجئے۔ فرمایا: ”وہ ہمارے ہی جیسے ہوں گے اور ہماری ہی زبان عربی بولیں گے۔“ میں نے پوچھا: پھر اگر میں نے وہ زمانہ پایا تو آپ ﷺ مجھے ان کے بارے میں کیا حکم دیتے ہیں؟ فرمایا: ”مسلمانوں کی جماعت اور ان کے امام کے ساتھ رہنا۔“ میں نے کہا: اگر مسلمانوں کی جماعت نہ ہو اور نہ ان کا کوئی امام ہو؟ فرمایا: ”پھر ان تمام لوگوں سے الگ ہو کر خواہ تمہیں جنگل میں جا کر درختوں کی جڑیں چبانی پڑیں یہاں تک کہ اسی حالت

میں تمہاری موت آجائے۔"

(بخاری:7084)

(viii) پناہ کی جگہ تلاش کرنا

[303] حدَّثَنا مُحَمَّدُ بْنُ عُبَيْدِ اللهِ: حدَّثَنا إبْرَاهِيمُ بْنُ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ، عَنْ أَبِي سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ.

قال إبْرَاهِيمُ: وَحدَّثَنِي صَالِحُ بْنُ كَيْسَانَ عَنِ ابْنِ شِهَابٍ، عَنْ سَعِيدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قالَ: قالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «سَتَكُونُ فِتَنٌ القَاعِدُ فِيها خَيرٌ مِنَ القائِمِ، وَالقائِمُ فِيها خَيرٌ مِنَ المَاشِي، وَالمَاشِي فِيها خَيرٌ مِنَ السَّاعِي، مَنْ تَشَرَّفَ لَهَا تَسْتَشْرِفْهُ، فمَنْ وَجَدَ فيهَا مَلْجَأً أَوْ مَعاذًا فَلْيَعُذْ بِهِ». [راجع: ٣٦٠١]

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: "عنقریب ایسے فتنے برپا ہوں گے جن میں بیٹھنے والا کھڑے ہونے والے سے بہتر ہوگا اور کھڑا ہونے والا ان میں چلنے والے سے بہتر ہوگا اور چلنے والا ان میں دوڑنے والے سے بہتر ہوگا۔ جو دور سے ان کی طرف جھانک کر بھی دیکھے گا تو وہ ان کو بھی سمیٹ لیں گے اس وقت جس کسی کو کوئی پناہ کی جگہ مل جائے یا بچاؤ کا مقام مل سکے وہ اس میں چلا جائے۔"

(بخاری:7081)

(ix) جنگل میں جا رہنا چاہیے

[304] حدَّثَنا قُتَيْبَةُ بْنُ سَعِيدٍ: حدَّثَنا حاتِمٌ عَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ، عَنْ سَلَمَةَ بْنِ الأَكْوَعِ: أَنَّهُ دَخَلَ عَلَى الحَجَّاجِ فَقالَ: يا ابْنَ الأَكْوَعِ، ارْتَدَدْتَ عَلَى عَقِبَيْكَ، تَعَرَّبْتَ؟ قالَ: لا، وَلٰكِنَّ رَسُولَ اللهِ ﷺ أَذِنَ لِي فِي البَدْوِ.

وَعَنْ يَزِيدَ بْنِ أَبِي عُبَيْدٍ قالَ: لَمَّا قُتِلَ عُثْمانُ ابْنُ عَفَّانَ خَرَجَ سَلَمَةُ بْنُ الأَكْوَعِ إِلَى الرَّبَذَةِ وَتَزَوَّجَ هُنَاكَ امْرَأَةً وَوَلَدَتْ لَهُ أَوْلَادًا فَلَمْ يَزَلْ بِهَا حتَّى قَبْلَ أَنْ يَمُوتَ بِلَيالٍ نَزَلَ المَدِينَةَ.

حضرت سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ وہ حجاج کے یہاں گئے تو اس نے کہا کہ اے ابن الاکوع! تم گاؤں میں رہنے لگے ہو، کیا الٹے پاؤں پھر گئے؟ کہا: نہیں بلکہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے جنگل میں رہنے کی اجازت دی تھی۔ اور یزید بن ابی عبید سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ جب حضرت عثمان بن عفان رضی اللہ عنہ شہید کئے گئے تو سلمہ بن الاکوع رضی اللہ عنہ ربذہ چلے گئے اور وہاں ایک عورت سے شادی کر لی اور وہاں ان کے بچے بھی پیدا ہوئے۔ وہ برابر وہیں رہے یہاں تک کہ وفات سے چند دن پہلے مدینہ آ گئے تھے۔

(بخاری:7087)

(x) پہاڑ کی چوٹیوں اور بارش برسنے کی جگہوں پر چلے جانا چاہیے

[305] **حَدَّثَنَا** أَبُو كُرَيْبٍ: حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ ابْنُ نُمَيْرٍ عَنْ يَحْيَى بْنِ سَعِيدٍ، عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ الأَنْصَارِيِّ، عَنْ أَبِيهِ أَنَّهُ سَمِعَ أَبَا سَعِيدٍ الْخُدْرِيَّ يَقُولُ: قَالَ: رَسُولُ اللهِ ﷺ: «يُوشِكُ أَنْ يَكُونَ خَيْرَ مَالِ الْمُسْلِمِ غَنَمٌ يَتْبَعُ بِهَا شَعَفَ الْجِبَالِ، وَمَوَاقِعَ الْقَطْرِ. يَفِرُّ بِدِينِهِ مِنَ الْفِتَنِ».

حضرت ابوسعید خدری رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: ''وہ وقت قریب ہے کہ مسلمان کا بہترین مال وہ بکریاں ہوں گی جنہیں وہ لے کر پہاڑی کی چوٹیوں اور بارش برسنے کی جگہوں پر چلا جائے گا۔ وہ فتنوں سے اپنے دین کی حفاظت کے لیے وہاں بھاگ کر آجائے گا۔''

(بخاری:7088)ابن ماجہ:3980

(xi) عبادت کرنی چاہیے

[306] **حَدَّثَنَا** حُمَيْدُ بْنُ مَسْعَدَةَ: حَدَّثَنَا جَعْفَرُ بْنُ سُلَيْمَانَ عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ زِيَادٍ، عَنْ مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ، عَنْ مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «الْعِبَادَةُ فِي الْهَرْجِ، كَهِجْرَةٍ إِلَيَّ».

حضرت معقل بن یسار رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: ''فساد کے زمانہ میں عبادت کرنا میری طرف ہجرت کرنے کے برابر ہے۔''

(مسلم :7400)ابن ماجہ:3985

[307] **حَدَّثَنَا** قُتَيْبَةُ: حَدَّثَنَا حَمَّادُ بْنُ زَيْدٍ عَنِ الْمُعَلَّى بْنِ زِيَادٍ رَدَّهُ إِلَى مُعَاوِيَةَ بْنِ قُرَّةَ فَرَدَّهُ إِلَى مَعْقِلِ بْنِ يَسَارٍ، رَدَّهُ إِلَى النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: «الْعِبَادَةُ فِي الْهَرْجِ كَالْهِجْرَةِ إِلَيَّ».

[~~قَالَ أَبُو عِيسَى~~]: ~~هٰذَا~~ حَدِيثٌ صَحِيحٌ غَرِيبٌ، إِنَّمَا نَعْرِفُهُ مِنْ حَدِيثِ [حَمَّادِ بْنِ زَيْدٍ] عَنِ الْمُعَلَّى بنِ زِيَادٍ.

حضرت معلیٰ بن زیاد نے اس حدیث کو معاویہ بن قرۃ کی طرف لوٹایا انہوں نے اس کو معقل بن یسار رضی اللہ عنہ کی طرف لوٹایا ہے۔ انہوں نے نبی ﷺ کی طرف لوٹایا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: ''قتل وغارت کے فتنہ میں عبادت ایسے ہے جیسا کہ میری طرف ہجرت کرنا ہے۔''

(ترمذی:2201)

[308] **حَدَّثَنَا** مُحَمَّدُ بْنُ الصَّبَّاحِ: حَدَّثَنَا عَبْدُ الْعَزِيزِ بْنُ أَبِي حَازِمٍ: أَخْبَرَنِي أَبِي عَنْ بَعْجَةَ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ بَدْرٍ الْجُهَنِيِّ، عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: «خَيْرُ مَعَايِشِ النَّاسِ

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''بہتر اس آدمی کی ہے جو اپنے گھوڑے کی باگ تھامے ہوئے ہے اللہ کی راہ میں اور اس کی پیٹھ پر اڑتا ہے

لَهُمْ، رَجُلٌ مُمْسِكٌ بِعِنَانِ فَرَسِهِ فِي سَبِيلِ اللهِ. وَيَطِيرُ عَلَى مَتْنِهِ. كُلَّمَا سَمِعَ هَيْعَةً أَوْ فَزْعَةً طَارَ عَلَيْهِ إِلَيْهَا. يَبْتَغِي الْمَوْتَ أَوِ الْقَتْلَ، مَظَانَّهُ. وَرَجُلٌ فِي غُنَيْمَةٍ، فِي رَأْسِ شَعَفَةٍ مِنْ هٰذِهِ الشِّعَافِ، أَوْ بَطْنِ وَادٍ مِنْ هٰذِهِ الأَوْدِيَةِ. يُقِيمُ الصَّلَاةَ، وَيُؤْتِي الزَّكَاةَ، وَيَعْبُدُ رَبَّهُ حَتَّى يَأْتِيَهُ الْيَقِينُ. لَيْسَ مِنَ النَّاسِ إِلَّا فِي خَيْرٍ».

۔جب دشمن کی آواز سنتا ہے یا مقابلے کا وقت آتا ہے تو اس کی طرف جاتا ہے اور موت اور قتل کے در پے ہے۔پس جہاں ان دونوں کا موقع پاتا ہے اس طرف مستعدی سے روانہ ہوتا ہے اور اس آدمی کی جو اپنی چند بکریاں لئے ہوئے ان پہاڑوں میں سے کسی وادی میں (وادی پہاڑ کے درمیان تنگ راستہ ہوتا ہے) اور وہ نماز وقت پر ادا کرتا ہے اور زکوۃ دیتا ہے اور اپنے رب کی عبادت کرتا ہے یہاں تک اس کو موت آ جائے اور کسی آدمی کی برائی میں نہیں ہے بلکہ ہر ایک کی بھلائی ہی چاہتا ہے۔"

(ابن ماجه:3977)

رسول اللہ ﷺ نے فتنوں سے پناہ مانگنی سکھائی

[309] حدَّثنا مُعاذُ بْنُ فَضالَةَ: حدَّثنا هِشامٌ عَنْ قَتادَةَ، عَنْ أَنسٍ رَضِيَ اللهُ عَنْهُ قالَ: سَأَلُوا النَّبِيَّ ﷺ حَتَّى أَحْفَوْهُ بِالمَسْأَلَةِ فَصَعِدَ النَّبِيُّ ﷺ ذاتَ يَوْمٍ المِنْبَرَ فَقالَ: «لا تَسأَلُونِي عَنْ شَيْءٍ إلا بَيَّنْتُ لَكُمْ»، فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ يَمِينًا وَشِمالًا فَإذا كُلُّ رَجُلٍ رَأْسُهُ في ثَوبِهِ يَبْكِي، فَأَنْشَأَ رَجُلٌ كانَ إذا لاحَى يُدْعَى إلَى غَيرِ أَبِيهِ فَقالَ: يا نَبِيَّ اللهِ، مَنْ أَبِي؟ فَقالَ: «أَبُوكَ حُذافَةُ». ثُمَّ أَنْشَأَ عُمَرُ فَقالَ: رَضِينا بِاللهِ رَبًّا وَبِالإسْلامِ دِينًا وَبِمُحَمَّدٍ رَسُولًا، نَعُوذُ بِاللهِ مِنْ سُوءِ الفِتَنِ. فَقالَ النَّبِيُّ ﷺ: «ما رَأَيْتُ في الخَيرِ وَالشَّرِّ كاليَوْمِ قَطُّ، إنَّهُ صُوِّرَتْ [لِيَ] الجَنَّةُ وَالنَّارُ حتّى رَأَيْتُهُما دونَ الحائِطِ».

قالَ قَتادَةُ: يُذْكَرُ هٰذا الحَدِيثُ عِنْدَ هٰذِهِ الآيةِ ﴿يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا لَا تَسْأَلُوا عَنْ أَشْيَاءَ إِن تُبْدَ لَكُمْ تَسُؤْكُمْ﴾ [المائدة: ١٠١]. [راجع: ٩٣]

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم ﷺ سے لوگوں نے سوالات کئے۔ آخر جب لوگ بار بار سوال کرنے لگے تو آنحضرت ﷺ منبر پر ایک دن چڑھے اور فرمایا: ''آج تم مجھ سے جو سوال بھی کرو گے میں تمہیں اس کا جواب دوں گا۔'' انس رضی اللہ عنہ نے بیان کیا کہ پھر میں دائیں بائیں دیکھنے لگا تو ہر شخص کا سر اس کے کپڑے میں چھپا ہوا تھا اور وہ رو رہا تھا۔ آخر ایک شخص نے خاموشی توڑی۔ اس کا جب کسی سے جھگڑا ہوتا تو انہیں ان کے باپ کے سوا دوسرے باپ کی طرف پکارا جاتا۔ انہوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! میرے والد کون ہیں؟ فرمایا: ''تمہارے والد حذافہ ہیں۔'' پھر عمر رضی اللہ عنہ سامنے آئے اور عرض کیا: ہم اللہ سے کہ وہ رب ہے، اسلام سے کہ وہ دین ہے، محمد ﷺ سے کہ وہ رسول ہیں راضی ہیں اور آزمائش کی برائی سے ہم اللہ کی پناہ مانگتے ہیں۔ پھر آنحضرت ﷺ نے فرمایا: ''میں نے خیر و شر آج جیسا دیکھا کبھی نہیں دیکھا تھا۔ میرے سامنے جنت اور دوزخ کی صورت پیش کی گئی اور میں نے انہیں دیوار کے قریب دیکھا۔'' قتادہ نے بیان کیا کہ یہ بات اس آیت کے ساتھ ذکر کی جاتی ہے کہ ''اے ایمان والو! ایسی چیزوں کے بارے میں سوال نہ کرو کہ اگر وہ تم پر ظاہر کر دی جائیں تو تمہیں بُری لگیں۔''

(بخاری:7089)

[310] وَقالَ عَبَّاسٌ النَّرْسِيُّ: حدَّثَنا يَزِيدُ ابْنُ زُرَيْعٍ: حدَّثَنا سَعِيدٌ: حدَّثَنا قَتادَةُ: أَنَّ أَنَسًا حدَّثَهُمْ أَنَّ نَبِيَّ اللهِ ﷺ بِهٰذَا، وَقالَ: كُلُّ رَجُلٍ لافًّا رَأْسَهُ في ثَوْبِهِ يَبْكِي، وَقالَ: عائِذًا بِاللهِ مِنْ سُوءِ الفِتَنِ، أَوْ قالَ: أَعُوذُ بِاللهِ مِنْ سَوأَى الفِتَنِ. [راجع: ٩٣]

اس حدیث میں یہ الفاظ زائد ہیں: حضرت انس رضی اللہ عنہ نے کہا: ہر شخص کپڑے میں اپنا سر لپیٹے رو رہا تھا اور فتنے سے اللہ کی پناہ مانگ رہا تھا یا یوں کہہ رہا تھا کہ میں اللہ کی فتنہ کی برائی سے پناہ مانگتا ہوں۔

(بخاری:7090)

(1) دنیا کے فتنوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں

[311] حَدَّثَني إسحاقُ بنُ إبراهيمَ: أَنْبأَنا الحُسَينُ عَنْ زَائِدَةَ، عَنْ عَبدِ الملكِ، عَنْ مُصْعَبِ بْنِ سَعْدٍ، عَنْ أَبِيهِ قالَ: تَعَوَّذوا بِكَلِماتٍ كانَ النَّبِيُّ ﷺ يَتَعَوَّذُ بهِنَّ: «اللَّهُمَّ إنّي أعوذُ بكَ مِنَ الجُبنِ، وأعوذُ بكَ مِنَ البُخْلِ، وأعوذُ بكَ مِنْ أن أُرَدَّ إلى أرذَلِ العُمُرِ، وأعوذ بكَ مِنْ فِتْنَةِ الدّنيا وَعَذابِ القَبرِ». [راجع: ٢٨٢٢]

حضرت مصعب بن سعد سے ان کے والد نے بیان کیا کہ ان کلمات کے ذریعے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو جن کے ذریعے رسول اللہ ﷺ پناہ مانگا کرتے تھے: ''اے اللہ! میں بزدلی اور کنجوسی سے تیری پناہ چاہتا ہوں۔ اور اس بات سے بھی تیری پناہ چاہتا ہوں کہ مجھے رذیل عمر کی طرف پھیر دیا جائے اور اسی طرح میں دنیاوی فتنوں اور عذاب قبر سے بھی تیری پناہ چاہتا ہوں۔''

(بخاری:6374)

(2) دن اور رات کے فتنوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں

[312] اَعُوْذُ بِكَلِمَاتِ اللّٰهِ التَّآمَّاتِ الَّتِيْ لَا يُجَاوِزُهُنَّ بَرٌّ وَّلَا فَاجِرٌ مِّنْ شَرِّ مَا خَلَقَ وَبَرَاَ وَذَرَاَ وَمِنْ شَرِّ مَا يَنْزِلُ مِنَ السَّمَآءِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَعْرُجُ فِيْهَا وَمِنْ شَرِّ مَا ذَرَاَ فِي الْاَرْضِ وَمِنْ شَرِّ مَا يَخْرُجُ مِنْهَا وَمِنْ شَرِّ فِتَنِ اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَشَرِّ كُلِّ طَارِقٍ اِلَّا طَارِقًا يَّطْرُقُ بِخَيْرٍ يَّا رَحْمَانُ

''میں اللہ تعالیٰ کے ان مکمل کلمات کی پناہ میں آتا ہوں جن سے آگے نہیں گزر سکتا کوئی نیک اور نہ کوئی بد آدمی، اس چیز کے شر سے جسے اس نے پیدا فرمایا اور وجود عطا کیا اور پھیلایا اور اس چیز کے شر سے جو اترتی ہے آسمان سے اور اس چیز کے شر سے جو چڑھتی ہے اس میں اور اس چیز کے شر سے جسے اس نے پھیلایا ہے زمین میں اور اس چیز کے شر سے جو نکلتی ہے اس سے اور رات اور دن کے فتنوں کے شر سے

اور رات کے وقت ہر آنے والے کے شر سے سوائے ایسے رات کو آنے والے کے جو آئے خیر کے ساتھ، اے نہایت رحم کرنے والے۔"

(احمد:3/419،ابن السنی:637)

(3) زندگی اور موت کے فتنوں سے اللہ تعالیٰ پناہ مانگتے ہیں

[313] وَحَدَّثَنَا يَحْيَى بْنُ أَيُّوبَ: حَدَّثَنَا ابْنُ عُلَيَّةَ - قَالَ: وَأَخْبَرَنَا سُلَيْمَانُ التَّيْمِيُّ: حَدَّثَنَا أَنَسُ بْنُ مَالِكٍ قَالَ: كَانَ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَقُولُ: «اللّٰهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْعَجْزِ وَالْكَسَلِ، وَالْجُبْنِ وَالْهَرَمِ، وَالْبُخْلِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ».

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ یوں دعا فرماتے تھے: "اے اللہ! بے شک میں تیری پناہ چاہتا ہوں عاجزی اور سستی سے اور بزدلی اور بہت بڑھاپے سے اور بخل سے اور میں تیری پناہ مانگتا ہوں قبر کے عذاب سے اور زندگی اور موت کے فتنوں سے۔"

(مسلم :6873)

(4) امیری اور فقیری کے فتنے سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے ہیں

[314] «اللّٰهُمَّ إِنِّي أعوذُ بكَ مِنْ فِتْنَةِ النَّارِ وَمِنْ عَذابِ النَّارِ، وَأعوذُ بكَ مِنْ فِتْنَةِ القَبرِ، وأعوذُ بكَ مِنْ عَذابِ القَبرِ، وَأعوذُ بكَ مِنْ فِتْنَةِ الغِنَىٰ، وَأعوذُ بكَ مِنْ فِتْنَةِ الفَقْرِ، وأعوذُ بكَ مِنْ فِتْنَةِ المسيحِ الدَّجَّالِ».
[راجع: ٨٣٢]

"اے اللہ! میں آگ کے فتنے سے آپ کی پناہ مانگتا ہوں اور آگ کے عذاب سے اور قبر کے فتنے سے اور قبر کے عذاب سے اور امیری کے فتنے سے اور فقیری کے فتنے سے اور مسیح دجال کے فتنے سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔"

(بخاری:6376)

(5) مسیح دجال کے فتنے سے پناہ مانگتے ہیں

[315] وَحَدَّثَنِي أَبُو بَكْرِ بْنُ إِسْحٰقَ: أَخْبَرَنَا أَبُو الْيَمَانِ: أَخْبَرَنَا شُعَيْبٌ عَنِ الزُّهْرِيِّ. قَالَ: أَخْبَرَنِي عُرْوَةُ بْنُ الزُّبَيْرِ، أَنَّ عَائِشَةَ زَوْجَ النَّبِيِّ ﷺ أَخْبَرَتْهُ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ كَانَ يَدْعُو فِي الصَّلَاةِ «اللّٰهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ رسول اللہ ﷺ نماز میں (آخری قعدے میں) یہ دُعا کرتے تھے: "الٰہی! میں تیری پناہ میں آتا ہوں عذابِ قبر سے اور تیری پناہ میں آتا ہوں دجال کے فتنے سے اور تیری پناہ میں آتا ہوں موت

الْقَبْرِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ، وَأَعُوذُ بِكَ مِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، اللّٰهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنَ الْمَأْثَمِ وَالْمَغْرَمِ» قَالَتْ: فَقَالَ لَهُ قَائِلٌ: مَا أَكْثَرَ مَا تَسْتَعِيذُ مِنَ الْمَغْرَمِ يَا رَسُولَ اللهِ! فَقَالَ: «إِنَّ الرَّجُلَ إِذَا غَرِمَ، حَدَّثَ فَكَذَبَ، وَوَعَدَ فَأَخْلَفَ». [انظر: ٦٨٧١]

وحیات کے فتنے سے۔ الٰہی! میں گناہ سے اور قرض سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔"

(مسلم:1325)

[316] عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: «إِذَا تَشَهَّدَ أَحَدُكُمْ فَلْيَسْتَعِذْ بِاللهِ مِنْ أَرْبَعٍ، يَقُولُ: اللّٰهُمَّ! إِنِّي أَعُوذُ بِكَ مِنْ عَذَابِ جَهَنَّمَ، وَمِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ، وَمِنْ فِتْنَةِ الْمَحْيَا وَالْمَمَاتِ، وَمِنْ شَرِّ فِتْنَةِ الْمَسِيحِ الدَّجَّالِ». [انظر: ١٣٢٦]

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: تشہد میں چار چیزوں سے اللہ تعالیٰ کی پناہ ضرور طلب کرو: "اے اللہ! میں جہنم اور قبر کے عذاب سے، موت وحیات کے فتنہ اور مسیح دجال کے فتنے کے شر سے تیری پناہ مانگتا ہوں۔"

(مسلم:1324)

(6) ہمیں فتنے میں مبتلا نہ کرنا

[317] اَللّٰهُمَّ تَوَفَّنَا مُسْلِمِيْنَ وَاَحْيِنَا مُسْلِمِيْنَ وَاَلْحِقْنَا بِالصَّالِحِيْنَ غَيْرَ خَزَايَا وَلَا مَفْتُوْنِيْنَ

اے اللہ! ہمیں اسلام کی حالت میں موت دینا اور اسی حال میں زندہ رکھنا اور ہمیں نیکوکاروں کے ساتھ ملا دینا، نہ رسوا کرنا اور نہ فتنے میں ڈالنا۔

(احمد424/3)

(7) ہمیں فتنے میں ڈالے بغیر وفات دینا

[318] اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْاَلُکَ فِعْلَ الْخَيْرَاتِ وَتَرْکَ الْمُنْكَرَاتِ وَحُبَّ الْمَسَاكِيْنِ وَاَنْ تَغْفِرَلِیْ وَتَرْحَمَنِیْ وَاِذَا اَرَدْتَّ فِتْنَةَ قَوْمٍ فَتَوَفَّنِیْ غَيْرَ مَفْتُوْنٍ وَّاَسْاَلُکَ حُبَّکَ وَحُبَّ مَنْ يُّحِبُّکَ وَحُبَّ عَمَلٍ يُقَرِّبُنِیْ اِلٰی حُبِّکَ

"اے اللہ! میں آپ سے بھلائی کے کاموں کا سوال کرتا ہوں اور برائیوں کے چھوڑنے کا اور مساکین کی محبت کا اور یہ کہ آپ مجھے بخش دیں اور مجھ پر رحم کریں اور جب آپ اس قوم کو فتنے میں ڈالنے کا ارادہ کریں تو مجھے فتنے میں ڈالے بغیر وفات دے دیں اور میں آپ سے آپ کی محبت کا سوال کرتا ہوں اور اس کی محبت کا جو آپ سے محبت کرتا ہے اور اس عمل کی محبت کا جو مجھے آپ کی محبت کے قریب کر دے۔"

(احمد:243/5، ترمذی:3235)

(8) گمراہ کرنے والے فتنے سے پناہ مانگتے ہیں

[319] اَللّٰھُمَّ بِعِلْمِکَ الْغَیْبِ وَقُدْرَتِکَ عَلَی الْخَلْقِ اَحْیِنِیْ مَا عَلِمْتَ الْحَیَاۃَ خَیْرًا لِّیْ وَتَوَفَّنِیْ اِذَا عَلِمْتَ الْوَفَاۃَ خَیْرًا لِّیْ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْاَلُکَ خَشْیَتَکَ فِی الْغَیْبِ وَ الشَّھَادَۃِ وَاَسْاَلُکَ کَلِمَۃَ الْحَقِّ فِی الرِّضَا وَالْغَضَبِ وَاَسْاَلُکَ الْقَصْدَ فِی الْغِنٰی وَالْفَقْرِ وَاَسْاَلُکَ نَعِیْمًا لَّا یَنْفَدُ وَاَسْاَلُکَ قُرَّۃَ عَیْنٍ لَّا تَنْقَطِعُ وَاَسْاَلُکَ الرِّضَا بَعْدَ الْقَضَآءِ وَاَسْاَلُکَ بَرْدَ الْعَیْشِ بَعْدَ الْمَوْتِ وَاَسْاَلُکَ لَذَّۃَ النَّظَرِ اِلٰی وَجْھِکَ وَالشَّوْقَ اِلٰی لِقَآءِکَ فِیْ غَیْرِ ضَرَّآءَ مُضِرَّۃٍ وَّلَا فِتْنَۃٍ مُّضِلَّۃٍ اَللّٰھُمَّ زَیِّنَّا بِزِیْنَۃِ الْاِیْمَانِ وَاجْعَلْنَا ھُدَاۃً مُّھْتَدِیْنَ

’’اے اللہ! تو اپنے علمِ غیب کی برکت سے اور مخلوق پر اپنی قدرت کے ذریعے مجھے زندہ رکھ جب تک کہ تو جانتا ہے کہ میرے لیے زندہ رہنا بہتر ہے اور مجھے موت دے جب تو جانتا ہے کہ میرے لیے مرنا بہتر ہے۔ اے اللہ! میں تو ظاہر اور باطن میں تیرا خوف چاہتا ہوں، خوشی اور غصے کے وقت حق بات کہنے کی توفیق چاہتا ہوں اور تونگری اور محتاجی میں میانہ روی چاہتا ہوں اور نہ ختم ہونے والی نعمت مانگتا ہوں اور نہ قطع ہونے والی آنکھوں کی ٹھنڈک مانگتا ہوں اور تقدیر کے فیصلے کے بعد اس پر راضی ہونے کا سوال کرتا ہوں اور موت کے بعد اچھے عیش کا طالب ہوں اور تیرے چہرۂ انور کو دیکھنے کی لذت کا آرزو مند ہوں اور تیری ملاقات کے شوق کا سوال کرتا ہوں بغیر کسی ایسی تکلیف کے جو نقصان پہنچائے اور بغیر کسی ایسے فتنہ کے جو گمراہ کر دے۔ اے اللہ! ہم کو ایمان کی زینت سے مزین کر دے اور ہم کو ہدایت یافتہ لوگوں کا راہ نما بنا دے۔‘‘

(النسائی:3/,54,55، احمد:18515، 364/4)